وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا
المعلم
لترجمۃ
صحیح مسلم

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد خامس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد خامس المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ جہاد اور سفر کا بیان

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَا سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوِ الْبَتَّةَ بِنْتَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ **ترجمہ** ابن عون رضہ سے روایت ہی مین نے نافع کو لکھا لڑائی سی پہلے کافرون کو دعوت دینا ضروری ہی انہون نے جواب مین لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام مین تہا (جبکہ کافرون کو دین کی دعوت نہین پہنچی تہی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تہے اُنکی جانور پانی پی رہے تہے آپنے قتل کیا اون مین سی جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اُسیدن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجہسی عبداللہ بن عمر نے بیان کی وہ اُس لشکر مین شریک تہے

فائدہ نووی نے کہا اسحدیث سی یہ نکلتا ہے کہ جن کافرونکو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اُن پر یکایک حملہ کرنا غفلت کیحالت مین درست ہی اور اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضروری ہی یہ قول ہی مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہین یہ اُس سے بہی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے تیسرے یہ کہ اگر اونکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اسحدیث سے یہ بہی نکلا کہ عربون کو غلام لونڈی بنانا درست ہی کیونکہ بنی مصطلق عرب ہین خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کی نزدیک عرب غلام لونڈی نہین ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ

بنت الحارث فی لم یشتک۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تامیر الامام الامراء علی
البعوث ووصیتہ ایاہم بآداب الغزو وغیرہا امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو
لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امّر امیرا علی جیش او سریۃ اوصاہ فی خاصتہ بتقوی
اللہ عزوجل ومن معہ من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا
من کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت
عدوک من المشرکین فادعہم الی ثلاث خصال او خلال فایتہن ما اجابوک فاقبل
منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم
ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واخبرہم انہم ان فعلوا ذلک
فلہم ما للمہاجرین وعلیہم ما علی المہاجرین فان ابوا ان یتحولوا منہا فاخبرہم
انہم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری
علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الغنیمۃ والفیء شیء الا ان یجاہدوا مع المسلمین
فان ہم ابوا فسلہم الجزیۃ فان ہم اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم
فان ہم ابوا فاستعن باللہ وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان
تجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تجعل لہم ذمۃ اللہ
ولا ذمۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجعل لہم ذمتک وذمۃ اصحابک فانکم
ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اہون من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ
فلا تنزلہم علی حکم اللہ ولکن انزلہم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم
اللہ فیہم ام لا قال عبد الرحمن ہذا او نحوہ وزاد اسحاق فی آخر حدیثہ
عن یحیی بن آدم قال فذکرت ہذا الحدیث لمقاتل بن حیان قال یحیی یعنی
ان علقمۃ یقولہ لابن حیان فقال حدثنی مسلم بن ہیصم عن النعمان بن
مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا
سریہ پر (سریہ کہتی ہین چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضون نے کہا سریہ مین چار سو سوار ہوتے ہین جو رات
کو چھپکر جاتے ہین) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالی سے ڈرنے کا اور اوس کے ساتھہ والے مسلمانون
کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالی کا نام لیکر اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جس نے
نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال مین اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنے ہاتھہ
پاوٗن ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچون کو (جو نابالغ ہون اور لڑائی کے لائق نہ ہون) اور جب
اپنے دشمن سے ملے مشرکون مین سے تو بلا اون کو تین باتون کیطرف پھر اون تین باتون مین سے جو مان
لین تو بھی قبول کر اور باز رہ اون سے پھر بلا اونکو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہوا ان تین باتون
مین سے) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہ اون سے (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا اونکو
اپنے ملک سے نکلکر مہاجرین مسلمانون کے ملک مین آنے کے لیے اور کہدے اون سے اگر وہ ایسا کرین
گے تو جو مہاجرین کے لیے ہی وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنے
نفع اور نقصان دونون مین مہاجرین کی مثل ہون گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے
اون سے وہ جنگلی مسلمانون کیطرح رہین اور جو اللہ کا حکم مسلمانون پر چلتا ہے وہ اُن پر بھی چلیگا اور
اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا پر جس صورت مین وہ مسلمانون کے ساتھہ لڑین (کافرون
سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب وہ اسلام لاوین تو
اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلین تو مہاجرین کے برابر ہو جاوین گے
غنیمت اور صلح کے حصہ مین نہین تو وہ مثل عام مسلمانون کی جو جنگل اور دیہات مین رہتے ہین ہو جاوینگے
جو نہ جہاد کرتے ہین نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہون گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ
نہ پاوین گے البتہ زکوۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہون تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا
ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات مین سے حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال مین سے حصہ نہین اور صلح کا مال لشکر
والون کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات مین سے نہ ملیگا اور اُن کی دلیل یہی حدیث ہی لیکن مالک اور
ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مال برابر ہین اور ہر ایک دونون قسمون مین صرف ہوسکتے ہین اور ابو عبید
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام مین تھا پر اس کی کوئی دلیل نہین

انتہی مختصرًا **ف** اگر وہ اسلام لانے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ (محصول ٹکس) مانگ اگر وہ جزیہ
دینا قبول کرین تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے
اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور
رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے
یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو
کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے
تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہین اللہ تعالے کا
حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک
اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاویگا
مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس
سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جاوے اور مالک کے نزدیک
سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین ہر سال مین اور امام ابو حنیفہ
اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور
فقیر پر بارہ انتہی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا
اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا
ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب
مین سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط
وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوف نہین بلکہ اوس کے ساتھ اللہ تعالی کی رحمت او

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اسیطرح نابالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر دیتا ہے **عَنْ** اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ** حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عَنْ** اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ **باب** تَحْرِیْمِ الْغَدْرِ عہد شکنی حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالے جمع کرے گا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار مین جھنڈا کھڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اوسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے کہا دونون دغاباز یہان مراد ہوسکتے ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالے نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنے عدل اور

انصاف نکرے خلق اللہ کو آسایش اور راحت نہ دیوے اون کے جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے
رعیت کی امام کے ساتھہ کہ وہ بعیت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا
قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ
هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاویگا کہا جاویگا
یہ دغا بازی ہے فلان کی عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اوسکی شناخت ہوگی عَنْ
أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ
إِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ
أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيْرِ عَامَّةٍ ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاویگا
اوس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھکر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کری

فائدہ کیونکہ اوسکی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے اوس سے ایک یا دو شخصون کو نقصان ہوتا ہے **بَابُ** جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ **ترجمہ** لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے **ف** یعنی جنگ مین عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغا بازی نہین ہے کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہین جو قول دیکر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافرون کے ساتھہ درست ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث سے جہوٹ بولنا تین مقامون مین درست ہے ایک لڑائی مین اور مراد اس جہوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقۃً جہوٹ بہی درست ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری **بَابُ** كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بہاگو **عَنْ** اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِينَ سَارَ اِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ابو النضر سے روایت ہے اونے کتاب پڑہی عبد اللہ بن ابی اوفے کی جو قبیلہ اسلم سے تہے اور صحابی تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے لکہا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ گئے خارجیون پاس جو حرورا مین رہتے تہے

اون سے لڑنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنون میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہان تک کہ جب آفتاب ڈہل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالی سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجہ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پہر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اوتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھون کو بہگا دینے والے بہگا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ** دشمن سے بہڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی احزاب پر (جہدن کافرون کی کئی جماعتین آپ سے لڑنے آئین تہین ۵ھ ہجری مین اور آپ خندق مین تہے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بہگا دے اُن جتھون کو یا اللہ بہگا دے ان کو ہلا دے اون کو **عَنْ** ابْنِ اَبِی اَوْفٰی یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ خَالِدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ **عَنْ** اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ مُجْرِیَ السَّحَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہیگا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہین شر کا خالق اللہ تعالے نہین ہے نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر کے دن آپنے یہ فرمایا اور شاید دونون دن فرمایا ہو **بَابُ تَحْرِیْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ** لڑائی مین عورت اور بچون کے مارنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر وسی روایت ہی ایک لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار
ڈالا تہا آپنے منع کیا عورتون اور بچون کے مارنے سی **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ
عورتون اور بچون کو نمارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہون اور جو لڑتے ہون تو قتل کیے جاوین
اسیطرح ضعیف بوڑہون کا مارنا بہی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ ندیتی ہون ورنہ قتل کیے جاوین اور
نصرانی درویشون کے مارنے مین اختلاف ہے مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوینگے اور
امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کیے جاوینگے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال وجدت
امرأۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل
النساء والصبیان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان
فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چہاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدا
نہو **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائہم وذراریہم
فقال ہم منہم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
مشرکین کی اولاد کا جب رات کی چہاپے مین مارے جاوین اسیطرح عورتین اون کی آپنے کہا وہ
اون مین داخل ہین **ف** یعنی دنیا کے حکم مین اور اون کا شمار کافرون مین ہے تو رات کو
جب اندہیرا ہوا اور شناخت نہوسکی تو بڑون کے ساتہہ اگر عورتین اور بچے بہی قتل ہوجاوین تو
کسی پر گناہ نہین ہے اور آخرت مین کفار کی اولاد مین اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی
ہین دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہین تیسرے یہ کہ کچہ معلوم نہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین
قال ہم منہم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے
چہاپے مین مشرکون کی اولاد کو بہی مار ڈالتے ہین آپنے فرمایا وہ بہی مشرکون مین داخل ہین **عن**
الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ
لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال ہم من آبائہم
ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کرین اور مشرکون کے بچے مارین جاوین آپنے فرمایا وہ بہی اون کے باپون ہین سے ہین (یعنی مشرکون ہین سے)

باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے

عن عبد الله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرة زاد قتیبة وابن رمح فی حدیثهما فانزل الله ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین ترجمه حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی نضیر کی کہجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جنکو بویرہ کہتے تہے تب الله تعالی نے یہ آیة اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چہوڑ دیا اون کو کہڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ الله تعالی کے حکم سے تہا اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کہیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابوبکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابوثور کے نزدیک درست نہین عن ابن عمر رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولها یقول حسان وهان علی سراة بنی لوی حریق بالبویرة مستطیر ترجمه حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی الله تعالی عنه کی یہ شعر اسی باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا بنے لوی کے شریفون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے انگارا اڑ رہی تہی (بنی لوی سے مراد قریش ہین) عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنه قال حرق رسول الله صلی الله علیه وسلم نخل بنی النضیر ترجمه عبدالله بن عمر رضی الله تعالے عنه سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی نضیر کے کہجور کے درخت جلوا دیے

باب تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابوهریرة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه لا یتبعنی رجل قد ملک

بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سَقْفَهَا وَ

لَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ

صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا

عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ

فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ

فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ

فَلَصِقَ بِيَدِهٖ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوْا

لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ

النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا

وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے

جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوس نے صحبت نہین کی اور

نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چہت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریان اور

گابہن اونٹنیان مول لی ہون اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگون کا دل اون چیزون

سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکین گے) پہر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر

کے قریب اوس گاؤن کے پاس پہونچا (جہان جہاد کرنا تہا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بہی تابعدار ہے

اور مین بہی تابعدار ہون یا اللہ اسکو روک دے تہوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے

کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تہا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تہی) پہر سورج رک گیا یہانتک کہ اللہ تعالے

نے فتح دی اونکو پہر لوگون نے اکٹہا کیا جو لوٹا تہا اور آگ (آسمان سے) آئے اوس کے کہانے کو لیکن

اوس نے نہ کہایا پیغمبر نے کہا تم مین سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہین ہوئی) تو تم مین سے

ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجہسے پہر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتہ جب پیغمبر کے ہاتہ سے

لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجہسے بیعت کرے پہر اوس قبیلہ نے

بیعت کی تو دو یا تین آدمیون کا ہاتہ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پہر انہون نے

بیل کے سر کے برابر سونا نکالکر وہ بھی اُس مال مین رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پراور
انگارا آئے اوسکو کہانے کو اور کہا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوئی
اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے
لوٹ کو **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شام
کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالی نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک
رکھا یہانتک کہ فتح ہو گئی۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے
اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اوسی جگہہ جہان تھا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ
ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دو بار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز
جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالے نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی ذکر
کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب آپنے قافلہ آنے
کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیر ابن اسحاق کی زیادت مین نقل کیا ہے اور
حضرت یوشع بن نون نے منع کیا ہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ انکا
دل لگا رہے گا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب
ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی
نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا اُن کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا مترجم کہتا
ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیمون
کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت
ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے
اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا
کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام جھاڑ اور مکان چلتے معلوم
ہوتے ہین اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے
سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے تورات
شریف مین موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اوسپر اللہ تعالے کی قدرت ہے اور یہ عجیب طاقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ
کے گولے سے کئی حصے زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا رد کرنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال
وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے
بڑے عالم جو زمین سے ہزارون لاکھون حصے بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گھوم
رہے ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا اودہر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جاوے
کیا اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ اون کو تھام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کر دیوے افسوس ان لوگون
نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان
کے اس دھوکے مین نہ پڑتے **باب** انفال لوٹ کے بیان ہین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَخَذَ اَبِيْ مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَبٰى قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اُنھون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار
لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھکو بخشدیجیے آپنے انکار کیا تب اللہ
تعالی نے یہ آیت اوتاری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنے پوچھتے ہین تجھسے لوٹ کے مالون
کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالے کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ
اُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ
قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ **ترجمہ** مصعب
بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری باب مین چار
آیتین اُتریں ایک بار ایک تلوار مجھے ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین
نے کہا یارسول اللہ وہ مجھے عنایت فرمایئے آپنے فرمایا اسکو رکھدے پھر مین کھڑا ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یارسول اللہ یہ
تلوار مجھے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہونگا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اوتری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ **ف** سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ اخیر تک اور پہلی آیت کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایک خمس اوس کا اللہ اور رسول کیلیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپنے وہ تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجھکو دی اور مین نے تجھکو دی (نووی) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً وَاَنَا فِیْهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِیْرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِیْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا **ف** نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہی کہ یہ نفل کہان سے دیا جاوے گا آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہی ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ مین سے دیا جاویگا۔ اور نفل امام کی راے پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجہے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے انکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ کے (نووی مختصرا) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ سَرِیَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِیْهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا وَنُفِّلُوْا سِوٰی ذٰلِكَ بَعِیْرًا فَلَمْ یُغَیِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً اِلٰی نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِیْهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا

اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا وَنَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا بَعِیْرًا
عَنْ نَافِعٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰی
نَصِیْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِیْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْکَبِیْرُ ترجمہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو ہمارے حصہ کے
خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ مین ایک شارف آیا شارف کہتے ہین بڑے سن اونٹ کو۔
عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ بَلَغَنِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ نَفَّلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ رَجَاءٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَ
یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَّبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِھِمْ خَاصَّۃً سِوٰی قَسْمِ عَامَّۃِ الْجَیْشِ
وَالْخُمُسُ فِیْ ذٰلِکَ وَاجِبٌ کُلِّہٖ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والون کو زیادہ دیتے بنسبت اور تمام لشکر والون کی
اور خمس سب مالون میں واجب تھا **باب** استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا
سامان دلانا عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ جَلِیْسًا لِاَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ
وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ
کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) **ف** یہان امام
مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات
کو ذکر کیا عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
وَسَاقَ الْحَدِیْثَ ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہی جیسی آگے آتی ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا
الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَۃٌ قَالَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ
الْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَدَرْتُ اِلَیْہِ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ فَضَرَبْتُہٗ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِہٖ
وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّۃً وَجَدْتُ مِنْھَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ

فلحقت عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فقال ما للناس فقلت امر الله ثم ان الناس
رجعوا وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلا له عليه بينة
فله سلبه قال فقمت فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال مثل ذلك قال فقمت
فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال ذلك الثالثة فقال فقمت فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مالك يا ابا قتادة فقصصت عليه القصة فقال رجل من القوم صدق
يا رسول الله سلب ذلك القتيل عندي فارضه من حقه فقال ابو بكر الصديق
رضي الله تعالى عنه لاها الله اذا لا يعمد الى اسد من اسد الله يقاتل عن الله و
عن رسوله صلى الله عليه وسلم فيعطيك سلبه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم صدق فاعطه اياه فاعطاني قال فبعت الدرع فابتعت به مخرفا في بني سلمة
فانه لاول مال تاثلته في الاسلام وفي حديث الليث كلا لا يعطيه اضيبع
من قريش ويدع اسدا من اسد الله وفي حديث الليث لاول مال **ترجمہ** ابو قتادہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی
ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپکے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ
ایک مسلمان پر چڑھا تھا اوسکے مارنے کو) میں گھوم کر اوسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن
کے بیچ میں اوس نے مجکو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اوس کے وہ خود مر گیا اور
اوس نے مجھکو چھوڑ دیا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ملا اونھوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا
بھاگ نکلے) میں نے کہا خدا تعالی کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا
جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اوسکا وہی لیوے **ف** یعنی مقتول کا سامان قاتل
کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور
لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان
قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت مین شریک کیا جاوے گا اور اُس مین سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم ایسا دیدیوے
تو قاتل ہی کو ملیگا **ت** ابو قتادہ نے کہا پہر مین کھڑا ہوا پہر مین نے کہا میرا گواہ کون ہی بعد
اوسکے مین بیٹھہ گیا پہر آپنے دوبارہ ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا پہر مین نے کہا میرے لیے کون گواہی
دیگا مین بیٹھہ گیا پھر تیسری بار آپنے ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ مین نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہین ابو قتادہ
یا رسول اللہ اُس شخص کا سامان میرے پاس ہی تو راضی کر دیجیے انکو کہ اپنا حق مجھکو دیدین یہ سنکر حضرت
ابو بکر صدیق نے کہا نہین قسم خدا کی ایسا کبھی نہین ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد نکرین
اللہ تعالی کے شیرون مین سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھکو
دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق
کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن
کے فتوی کو سچ کہا تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پہر اوس نے وہ سامان مجھکو دے دیا ابو قتادہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے اُس سامان مین سے زرہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ
کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جسکو مین نے کمایا اسلام کی حالت مین اور لیث کی روایت مین یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی ندین گے
قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑین گے ایک شیر کو اللہ کے شیرون مین سے **ف** نووی
علیہ الرحمتہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے بخلاف قیاس
ضبع کی اور ضبع گفتار کو کہتے ہین اور بعض نسخون مین صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس
کے معنے بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ
عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ
لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ

اَلْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ
اِلٰى اَبِي جَهْلٍ يَزُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْئَلَانِ عَنْهُ
قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ
مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰى بِسَلَبِهٖ
لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَمُوْحٍ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ **ترجمہ**

عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائین طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر میں نے آرزو کی کاش میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں اون میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا ای چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہان اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بہائی کے اوسنے کہا میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتہ میں میری جان ہے اگر میں ابوجہل کو پاؤن تو اوس سے جدا نہ ہون جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو عبد الرحمن نے کہا مجھکو تعجب ہوا اوسکا ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہوکر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکہتا ہے) پہر دوسرے نے مجھکو دبایا اور ایسا ہی کہا تہوڑی دیر نہین گذری تہی کہ مین نے ابوجہل کو دیکھا وہ پہر رہا ہے لوگون مین میں نے اون دونون لڑکون سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچہتے تہے یہ سنتے ہی وہ دونون دوڑے اور تلوارون سے اوسے مارا یہانتک کہ مار ڈالا پہر دونون لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچہا تم میں سے کس نے اوس کو مارا ہر ایک بولنے لگا مین نے مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلوارین صاف کرلین وہ بولے نہین تب آپنے دونون کی تلوارین دیکھین اور فرمایا تم دونون نے اوسکو مارا ہے پہر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونون لڑکے یہی تہے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء **ف**
نووی نے کہا اگرچہ دونون شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تہے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اوس زخم کی وجہ سے گر گیا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو ہی

کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تہا گو دوسرے نے بہی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونون نے مارا
تو دونون کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے
مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفراء کے دونون بیٹے
تہے اور ایک روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب قتل
مین شریک ہون **عن** عَوفِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّن حِمْيَرَ
رَجُلًا مِّنَ العَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بنُ الوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيهِم فَاَتىٰ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَوفُ بنُ مَالِكٍ فَاَخبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ اَن تُعطِيَهُ سَلَبَهُ
قَالَ اَستَكثَرتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ادفَعهُ اِلَيهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ
قَالَ هَل اَنجَزتُ لَكَ مَا ذَكَرتُ لَكَ مِن رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاستُغضِبَ لَا تُعطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعطِهِ يَا خَالِدُ هَل اَنتُم
تَارِكُوا لِي اُمَرَائِي اِنَّمَا مَثَلُكُم وَمَثَلُهُم كَمَثَلِ رَجُلٍ استُرعِيَ اِبِلًا اَو غَنَمًا
فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقيَهَا فَاَورَدَهَا حَوضًا فَشَرَعَت فِيهِ فَشَرِبَت صَفوَهُ وَتَرَكَت
كَدَرَهُ فَصَفوُهُ لَكُم وَكَدَرُهُ عَلَيهِم **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر
(ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنون مین سے ایک شخص کو مارا اور اُسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد
بن الولید نے (جو سردار تہے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تہے
تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے یہ حال بیان
کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیون نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تہا یا رسول
اللہ تو مین نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پہر خالد عوف کے سامنے سے
نکلے اور اُن کی چادر کہینچی اور کہا جو مین نے بیان کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نہ
(یعنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور
فرمایا اے خالد مت دے اُسکو اے خالد مت دے اُس کو کیا تم چہوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری
اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریان چرانے کو لین پہر چرایا اُن کو اور اون کی پیاس کا وقت
دیکہکر حوض پر لایا اُنہون نے پینا شروع کیا پہر صاف صاف پی گئین اور تلچھٹ چہوڑ دیا تو صاف

صاف (یسے اچھی باتین) تو تمہارے لیے ہین اور بری باتین سردارون پر ہین (یعنے بدنامی اور مواخذہ اون پر ہو) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو سنہ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کرکے شام کے ملک مین بہیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا تو جعفر طیار سردار ہین اور اگر جعفر بہی شہید ہون تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوے آٹھہ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالے نے مسلمانون کو فتح دی حالانکہ نصاری کا لشکر شمار مین ایک لاکہہ تہا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف کی طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکہہ لی تاکہ مسلمان سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیحق کے حق کو کیسے روکا اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید آپنے عید کردیا ہو لیکن اسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپنے اسکا بدل قاتل کو کچہہ اور دلایا ہو جسسے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہوگیا ہو اور اسمین مصلحت یہی تہی انتہے **عن** عوف ابن مالک الاشجعی قال خرجت مع من خرج مع زيد بن حارثة في غزوة موتة ورافقني مددي من اليمن وساق الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه غير انه قال في الحديث قال عوف فقلت يا خالد اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتہہ گئے اون کے ساتہہ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مددیمن سے بہی آپہنچے پہر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجہہ یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے **عن** سلمة بن الاكوع قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هوازن فبينا نحن نتضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل على جمل احمر فاناخه ثم انتزع طلقا من حقبه فقيد به الجمل ثم تقدم يتغدى مع القوم وجعل ينظر وفينا ضعفة ورقة من الظهر وبعضنا مشاة اذ خرج يشتد فاتى

فأتى جملة فأطلق قيده ثم أناخه فقعد عليه فأثاره فاشتد به الجمل فاتبعه رجل على ناقة ورقاء قال سلمة وخرجت أشتد فكنت عند ورك الناقة ثم تقدمت حتى كنت عند ورك الجمل ثم تقدمت حتى أخذت بخطام الجمل فأنخته فلما وضع ركبته في الأرض اخترطت سيفي فضربت رأس الرجل فندر ثم جئت بالجمل أقوده عليه رحله وسلاحه فاستقبلني رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقال من قتل الرجل قالوا ابن الأكوع رضي الله عنه قال له سلبه أجمع ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن کا (جو ۸ھ ہجری مین ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا پھر ایک تسمہ اُسکی کمر پر سے نکالا اور اُس سے باندھ دیا بعد اوس کے آیا اور لوگون کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر اودھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس تھا کافرون کا) اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) اتنے مین ایکایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا تسمہ کھولا اوسکو بٹھایا پھر آپ اوس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بھاگا (اب چلا کافرون کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اسکا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تھا (جو اوس کے تعاقب مین جا رہی تھی) مین اور آگے بڑھا یہان تک کہ اونٹ کی سرین پاس آگیا اور آگے بڑھا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑ لی اوسکو بٹھایا جونہی مین اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر مین اونٹ کو کھینچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار مین) مجھسے ملے اور پوچھا کس نے مارا اُس مرد کو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے نے تب آپ نے فرمایا اُسکا سب مال اُسی کا ہے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اسپر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا اور جاسوس مسلمان کو سزا دینگے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرینگے انووی مختصراً

عن سلمة بن الاكوع قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر رضي الله تعالى عنه
امره رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة
امرنا ابو بكر رضي الله تعالى عنه فعرسنا ثم شن الغارة فورد الماء فقتل من
قتل عليه وسبى وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت ان يسبقوني
الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما راوا السهم وقفوا فجئت بهم اسوقهم
وفيهم امراة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع معها ابنة لها
من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلني ابو بكر ابنتها فقدمنا
المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال
يا سلمة هب لي المراة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم
لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي
المراة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث
بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا
اسروا بمكة **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو امیر بنایا تھا ہم جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی
اوس پانی سے جہاں فزارہ رہتی تھی) حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف
سے حملہ کیا حملہ کا اور پانی پر پہونچے وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑی
کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھسے پہلے پہاڑ تک
نہ پہونچ جاویں میں نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ میں تیر کو دیکھکر وہ ٹھیر گئے میں اون
سب کو ہانکتا ہوا لایا اون میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنے تھی اوس کے ساتھ ایک لڑکی تھی
نہایت خوبصورت میں اون سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس لایا اونہوں نے وہ
لڑکی انعام کے طور پر مجھکو دیدی جب ہم مدینہ میں پہونچے اور ابھی میں نے اوس لڑکی کا کپڑا تک نہیں
کھولا تھا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی

مجھکو دیدے مین نے کہا یارسول اللہ قسم اللہ تعالی کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور مین نے اوسکا کپڑا تک نہین کھولا
پھر دوسرے دن مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا
باپ بہت اچھا تھا مین نے کہا یارسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی مین نے تو اوس کا کپڑا تک نہین کھولا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والون کو بھیجدی اور اوس کے بدلے کئی مسلمانون کو چھڑایا
جو مکہ مین قید ہوگئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردون کا چھڑانا جائز ہے اور ماں اور بیٹی مین جدائی کرنا درست ہے جب
بیٹی جوان ہو انتہی مختصرا **باب** حُکْمِ الفَیءِ جو مال کافرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے
اسکا بیان **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِہٖ اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ
اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا اَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا قَرْیَۃٍ عَصَتِ
اللہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَھَا لِلہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اسمین ہے اور جس
بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اللہ اور رسول کا ہے اور
باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہے فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک مدون جنگ کے فروق سے
خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اوسکو فی کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر
نہین لیکن اگر وہ وہان جاکر ٹھہر گئے تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی
بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمین پانچوان حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیون کے
اسکو غنیمت کہتے ہین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فی مین بھی خمس
واجب ہے جیسے غنیمت مین واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فی مین خمس نہین ہے ابن منذر
نے کہا سوا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فی مین خمس کا قائل نہین ہوا **عن** عُمَرَ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِمَّا لَمْ یُوْجِفْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَاصَّۃً فَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃَ سَنَۃٍ وَّمَا بَقِیَ یَجْعَلُہٗ فِی الْکُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّۃً
فِیْ سَبِیْلِ اللہِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالون مین سے تھے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانون نے انپر چڑہائی نہین
کی گھوڑون اور اونٹون سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اُس مین سے اپنے
گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑون اور ہتھیارون کی خرید مین صرف ہوتا۔
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکال لیتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ
صرف ہوجاتا اور نیک کامون مین اسیوجہ سے جب آپنے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور
تین دن آپنے پیٹ بھر کر کھانا نہین کھایا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِهٖ مُفْضِيًا
اِلٰى رِمَالِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالُ اِنَّهٗ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ
وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ
قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ
فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ
وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ
لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ
قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ مَا اَفَاءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَا اَدْرِيْ هَلْ قَرَاَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ
حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ

ثم يجعل ما بقي أسوة المال ثم قال أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض
أتعلمون ذلك قالوا نعم ثم نشد عباسا وعليا رضي الله تعالى عنهما بمثل ما نشد
به القوم أتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
أبو بكر رضي الله تعالى عنه أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئتما تطلب
ميراثك من ابن أخيك ويطلب هذا ميراث امرأته من أبيها فقال أبو بكر رضي الله
تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فرأيتماه
كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم أنه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي
أبو بكر رضي الله تعالى عنه وأنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي أبي بكر
رضي الله تعالى عنه فرأيتماني كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم إني لصادق
بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني أنت وهذا وأنتما جميع وأمركما
واحد فقلتما ادفعها إلينا فقلت إن شئتم دفعتها إليكم على أن عليكما عهد
الله أن تعملا فيها بالذي كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذتماها
بذلك قال أكذلك قالا نعم قال ثم جئتماني لأقضي بينكما ولا والله لا أقضي
بينكما بغير ذلك حتى تقوم الساعة فإن عجزتما عنها فرداها إلي ترجمہ زہری
سے روایت ہی مالک اونکو بیٹے نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا میں
اون کے پاس دن چڑہے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوس پر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے انکو کچھ تھوڑا دلادیا ہے تو اون سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں اونہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (اون کا غلام یعنی
اور خدمتگار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پہر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دی عباس نے کہا اے امیر المؤمنین میرا اور اس جھوٹے گنہگار دغاباز چور

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چارون لفظ یعنے جہوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت عباس نے حضرت علی کو کہے اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہون تو وہ ایسے ہون گے یا لطور پیار کے کہی جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا تہے اور مثل باپ کی تہے ۔ امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان بہت بڑی ہے اور ان مین ان چارون اوصاف مین سے کوئی وصف نہ تہا بلکہ وہ سچے راستباز نیک امانت دار تہے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تہے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے یا جسکو آپ نے معصوم کہا اور ہمکو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتہہ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون کو پاک سمجہنے کا اور اگر تاویل نہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جہوٹ کہا اور یہ تاویل بہی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجہیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی کو غلط سمجہتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹہیک سمجہتے ہون انتہے مختصراً **ف** لوگون نے کہا ہان اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور اُن کو اس جھگڑے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا مین جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبدالرحمن اور زبیر اور سعد کو اسیلیے آگے بہیجا تہا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹہیرو مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال مین وارثون کو کچہ نہین ملتا اور جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پہر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا مین تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تہی تو پہر اونہون نے کیون جہگڑا کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جہگڑا تقسیم کے لیے تہا وہ یہ چاہتے تہے کہ جائداد دونون مین بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ مین وہی کرتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

کرتے تھے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت مدت گذر جاوے تو لوگ اوسکو میراث نہ سمجھنے لگین خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھہ آدہوں آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کریگا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تہی اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بہی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکہا اور سفاح نے اوس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کی باب مین بیان کیا تہا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجہپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک بات خاص کی تہی جو اور کسی کے ساتھہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ اور رسول ہی کا ہے (مجہے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بہی اونہون نے پڑہی یا نہین) اپر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہین سمجہا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہوا اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہہ مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال مین شریک ہوتا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس اللہ تعالے کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ سب جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا ہان جانتے ہین پہر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بہی یہی کہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بہتیجے کا ترکہ مانگتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تہے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کے مال سے چاہتے تہے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا جو بی بی تہین حضرت علی کی اور بیٹی تہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم انکو جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تہے حق کے تابع تہے **ف** یہان بہی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت

ف عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی گذری جو انہون نے حضرت علی کے لیے کہا تہا
پہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
ابوبکر کا تمنے مجہکو بہی جہوٹا گنہگار دغا باز چور سمجہا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک
ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بہی ولی رہا پہر تم دونون میرے پاس آئے اور
تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بہی ایک ہے (یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اِس لحاظ سے
کہ قرابت رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کردو
مین نے کہا اچہا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اِس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے
رہوگے جو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجہسے لیا پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پہر تم دونون
(اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالی کی مین سوا اِس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجہکو پہیر دیدو ف مین
وہی انتظام کرتا ہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے اب دیکہنا چاہیے کہ شیعہ
جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے
باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکہا یہ طعن کسقدر
نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی تہی اوس کے خلاف کیسی عمل کر سکتے تہے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اُس
مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر بار صرف نکرتے تو بہی
طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ
مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہوچکے تہے جو لاکہون کروڑون روپیہ
محاصل کا ملک تہا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور اُس مین رتی برابر بے ایمانی نکرے اور
سب مسلمانون کا برابر حصہ دیے وہ چند درخت کہجور کے لیے کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
رضی اللہ تعالی عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذ اللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
برابر ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے پر چلتے تھے **عن** مالک بن اوس بن
الحدثان رضی اللہ تعالی عنہ قال ارسل الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
فقال انہ قد حضر اہل ابیات من قومک بنحو حدیث مالک غیر ان فیہ فکان
ینفق علی اہلہ منہ سنۃ وربما قال معمر یحبس قوت اہلہ منہ سنۃ ثم
یجعل ما بقی منہ مجعل مال اللہ تعالی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا فرق ہے
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان رضی
اللہ تعالی عنہ الی ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فیسالنہ میراثہن من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا لہن الیس قد قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فہو صدقۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
تو آپکی بی بیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث
نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالی
عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی
اللہ تعالی عنہ تسالہ میراثہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ
وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد صلی
اللہ علیہ وسلم فی ہذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن حالہا التی کانت علیہا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولاعملن فیہا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان یدفع الی فاطمۃ رضوان اللہ علیہا شیئاً فوجدت فاطمۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ذلک قال فہجرتہ فلم تکلمہ حتی
توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا
زوجہا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلاً ولم یؤذن بہا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وصلی علیہا علی وکان لعلی من الناس جہۃ حیاۃ فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ومبایعتہ ولم یکن بایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان ائتنا ولا یأتنا معک احد کراہیۃ لمحضر عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابی بکر رضی اللہ عنہ واللہ لا تدخل
علیہم وحدک فقال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما عسیتہم ان یفعلوا انی واللہ
لآتینہم فدخل علیہم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتشہد علی بن ابی طالب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلتک وما اعطاک اللہ ولم ننفس
علیک خیراً ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نحن
نری لنا حقاً لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یکلم ابا بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی فاضت عینا ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما تکلم
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من
ہذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الحق ولم اترک امراً رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہا الا صنعتہ فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ موعدک العشیۃ للبیعۃ فلما صلی ابو بکر رضی اللہ عنہ
صلوۃ الظہر رقی المنبر فتشہد وذکر شان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
تخلفہ عن البیعۃ وعذرہ بالذی اعتذر الیہ ثم استغفر وتشہد علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعظم حق ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانہ لم یحملہ

عَلَى الَّذِی صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَا اِنْکَارًا لِلَّذِیْ فَضَّلَہُ
اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ وَلٰکِنَّا کُنَّا نَرٰی لَنَا فِی الْاَمْرِ نَصِیْبًا فَاسْتَبَدَّ بِہٖ عَلَیْنَا فَوَجَدْنَا فِیْ
اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِکَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی عَلِیٍّ رض قَرِیْبًا حِیْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ
الْمَعْرُوْفَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالون مین سی جو اللہ تعالی نے
دیے آپکو مدینہ مین اور فدک مین اور جو کچھہ بچتا تھا خیبر کے خمس مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اور جو ہم چھوڑجاوین وہ صدقہ ہے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال مین سے کہاویگی اور مین تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ کو کچھہ بھی نہین بدلونگا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک
مین تھا اور مین اس مین وہی کام کرونگا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرض کہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کچھہ دینے سے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو غصہ آیا اونہون نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑدی اور بات نکی یہان
تک کہ وفات ہوئی اون کی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہین جو شرع مین حرام
ہے اور وہ یہ ہی کہ ملاقات کیوقت سلام نکرے یا سلام کا جواب ندی) اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے بعد صرف چھہ مہینے زندہ رہین (اور بعضون نے کہا آٹھہ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر
حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ ہجری مقدس کو اونہون نے انتقال فرمایا) جب اون کا انتقال ہوا
تو اون کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب نے اونکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کو خبر نکی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہو) اور
نماز پڑھی اونپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا زندہ تھین جب تک
لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئین
تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری طرف سی پھر گئے اونہون نے حضرت ابوبکر سے صلح کر لینا چاہا اور
اون سی بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گذرے تھے اونہون نے بیعت کی تھی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کردی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچھ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کرلین آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تھا
مگر عذر کیوجہ سے صرف اونہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تھا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہوگیا تہا اور دیر کرنے مین ڈر تہا کہ کہین
اور کوئی فتنہ اوٹہہ نہ کہڑا ہو اور ہیو اسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اُسکو مقدم کیا انتہی
مختصرا **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آیے آپ کے ساتہہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتہہ کیا کرین گے قسم
خدا کی مین تو جاؤن گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا اُن کو ناپسند تہا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹہین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین سے تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے
کیونکہ حضرت علی نے انکو ابوبکر صدیق کے ساتہہ بیعت کرلینے پر راضی کیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پاکر کچہ سخت نہ کہہ بیٹہین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹہہ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے دونو طرف
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اُس سے کوئی فساد پیدا نہ ہوے آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے تشہد پڑہا (جیسے خطبہ کے شروع مین پڑہتے ہین) پہر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجہتے تہے کہ ہمارا بہی حق ہے اوس مین کیونکہ ہم قرابت رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے باتین کرتے رہے یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکہین بہر آئین جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجہکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مینے حق کو نہین چہوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چہوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اچہا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر اُنہون بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تہا کہ مجہکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہے یا اون کی بزرگی اور فضیلت کا مجہے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجہتے تہے کہ اس خلافت مین ہمارا بہی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے بغیر صلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوے اور سب نے حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پہر مائل ہو گئے جب اونہون نے اچہی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذری سی بات مین رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی ادن کی آنکھین بھر آئین اور سکوت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ابو بکر سے بعد ہی
بعیت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا یہی حال تھا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء
علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملائم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہو گئین تو حضرت ابو بکر کا اس مین کچھ قصور نہ تھا بلکہ اُنہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکھا جس طرح سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا
اپنے صرف مین لاتے آپکے بی بیون اور رشتہ دارون کو ندیتے اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے
اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے با اینہمہ حضرت ابو بکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے
اُنکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر دا قعی ان
حضرات کے دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیون کا
طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہین اور اس کا بدلہ بہت
قریب ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ
فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ
عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَذَكَرَ
فَضِيْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسا اوپر گذری اس مین یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بڑائی بیان کی اور اُن کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بیعت کی اسوقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپنے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اُسوقت سے لوگ اُن کے طرفدار ہو گئے سبب یہ کہ اونہوں نے واجبی بات کو مان لیا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلْتُ بِهِ اِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهِ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَّلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالی نے آپکو دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اور

جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد صرف چھہ مہینے تک زندہ رہین اور وہ اپنا حصہ مانگتی تہین خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ مین سے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ مین کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
تہے چہوڑنے والا نہین مین ڈرتا ہون کہین گمراہ نہ ہوجاؤن پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
نے اپنے زمانے مین حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی اپنے
قبضہ مین رکہا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قبضہ مین رکہا اور یہہ کہا کہ دونو
صدقہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بصرف ہوتے آپ کے حقوق اور کامون مین جو پیش آتے آپکو اور
یہ دونون اوسکے اختیار مین رہین گے جو حاکم ہو مسلمانون کا پہر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک
ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ مین ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بہی اپنے خلافت مین انکو تقسیم نہین
کیا پس شیعون کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہوگیا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ
بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بہی بانٹ نہین سکتے جو چہوڑ جاؤن
اپنی عورتون کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اُن کا وارث نہین ہوتا اور حسن بصری
سے یہ منقول ہے کہ یہ ہماری پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دعا کی یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ اگلی آیت وَاِنِّیْ
خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَائِیْ صحیح نہین ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہین ہوسکتا اور
فرمایا اللہ تعالی نے وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونون آیتون سے مراد وراثت
نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالون کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام
کرے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تہے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے
جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپکے ملک مین آئے تہے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری
وہ زمین جو انصار نے آپکو دی تہی تیسرے بنی النضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

اور بہرے وہ ہاتھہ آیا جو تھے اور آدہا حصہ فدک کا جو صلح کے رو سے ٹہیرا تہا خیبر کی فتح کے بعد پانچوین تہائی
وادی القری کی کہیتی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلام جو صلح سے لیے گئے تہا تو ین خیبر کے خمس میں
سے حصہ یہ سب آپ کی املاک تہی کسی اور کا حق اوس مین نہ تہا آپ ان مالون کو صرف کرتے اپنے اور
اہل وعیال پر اور مسلمانون کی ضرورتون مین اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
ملک حرام ہے **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **بَابُ** کَیْفِیَّۃِ قِسْمَۃِ الْغَنِیْمَۃِ بَیْنَ
الْحَاضِرِیْنَ غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِی النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَھْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ
سَھْمًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال مین سے
دو حصے گہوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابوعبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہین اور پیدل کا ایک
حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھہ کئی گہوڑے لاوے تو ایک ہی گہوڑے کا حصہ پاویگا جمہور کا یہی قول
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملیگا نووی ملخصا **عَنْ**
عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی النَّفْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اور اس مین
غنیمت کا ذکر نہین **بَابُ** الْاِمْدَادِ بِالْمَلٰئِکَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ بَدْرٍ وَاِبَاحَۃِ الْغَنَائِمِ
فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور مباح ہونا لوٹ کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ
وَھُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُہٗ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ

اٰتِ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي
الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ
فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ
مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُرْدِفِينَ
فَأَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰئِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً
بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ
مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ
ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ
ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو
زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرٰى أَنْ تَأْخُذَ
مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرٰى
الَّذِي رَأٰى أَبُو بَكْرٍ وَلٰكِنِّي أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ
عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَضْرِبَ
عُنُقَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي
مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ
لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ

الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنى من هذه الشجرة شجرة قريبة من نبي الله
صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يثخن
في الارض الى قوله فكلوا مما غنمتم حلالا طيبا فاحل الله الغنيمة لهم **ترجمہ**
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی **ف** بدر کی لڑائی سب سے پہلی
لڑائی ہے جو مسلمانون نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤن ہے چار منزل پر مدینہ سے
ابن قتیبہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا بدر کنوان تہا کسیکا اور اوسکے مالک کا نام بدر تہا پہر وہ کنوے کا
نام ہوگیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار مین سے ایک شخص کا تہا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترہوین
رمضان المبارک کو ہوئی سنہ ۲ ہجری مقدس مین اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق مین
روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد مین کوئی شخص ضعیف ہین حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی
ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن سترہوین
کا دن تہا (نووی) **ف** تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکہا وہ ایک ہزار
تہے اور آپکے اصحاب تین سو اونیس تہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف مونہ کیا
پہر دونون ہاتہہ پہیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا
مین قبلہ کیطرف مونہ کرنا اور ہاتہہ پہیلانا مستحب ہے یا اللہ پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجہ سے یا اللہ دے مجہکو
جو وعدہ کیا تو نے مجہ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانون کے تو پہر نہ پوجا جاوے
گا تو زمین مین (بلکہ جہاڑ پہاڑ بت پوجے جاوینگے) **ف** اس حدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو
سمجہتے ہین کہ معاذ اللہ جہاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بہی خدا تعالے کا
پوجنا ہے **ف** پہر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتہہ پہیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی
چادر مبارک مونڈہون سے اتر گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈہے پر ڈالدی
پہر پیچہے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالے کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالے
پورا کرے گا جو وعدہ کیا آپ سے **ف** اللہ تعالی نے وعدہ کیا تہا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون
مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تہا کہ اللہ تعالی
کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپ نے مسلمانون کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی **ف** تب اللہ تعا

نے یہ آیت اتاری اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ آخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالی سے دعا کرتے تھے اور اُس
نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا مین تمہاری مدد کرون گا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار **ف**
ہرچند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافرون کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اُسکو
یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاوین اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان
فرشتون سمیت ایکہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیون کیطرح لڑین
اُسی طاقت سے جو آدمی مین ہوتی ہے **ف** پھر اللہ تعالی نے مدد کی آپ کی فرشتون سے ابو زمیل
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر
کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اوسکے آگے تھا اتنے مین کوڑے کی آواز اوسکے کان مین آئی اوپر سے اور
ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گھوڑے
کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چیت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اوسکو دیکھا تو اُس
کی ناک پر نشان تھا اور اُسکا مونہہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تھا۔
(کوڑے کی زہر سے) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت مین باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سے اون سے کہا مین اور میرا ایک چچازاد بھائی دونون
مشرک تھے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار مین کہ دیکھین کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم
لوٹنے والون کے ساتھ شریک ہون ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس مین
گھوڑون کی آواز آ رہی تھی مین نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھکر میرے
بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مر گیا مین بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئین سنبھالا
ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اونہون نے سنا بعض بنی ساعدہ
سے اُنہون نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی مین شریک تھے اون کی آنکھ جاتی رہی
تھی وہ کہتے تھے اگر مین بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو مین تم کو وہ گھاٹی تلادیتا جس سے
فرشتے نکلے تھے مجھے اس مین کسیطرح کا شک نہین ابن اسحاق نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحاق
بن یسار نے اُنہون نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیون سے سنا اونہون نے ابو داؤد مازنی سے
وہ بدر کی لڑائی مین موجود تھے اُنہون نے کہا مین بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اوسکے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا جب مین نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر مین تہمت نہین کرتا (یعنے وہ ثقہ تہا) اوس نے سنا مقسم سے اوس نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اونہون نے کہا فرشتون کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تہے جو لٹکے ہوئے تہے پیٹہہ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تہے ابن ہشام نے کہا مجھے بعض اہل العلم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہین عرب کے اور بدر کے دن فرشتون کے سر پر بہی سفید عمامے تہے پیٹہہ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تہا انتہے **ت** پہر وہ سلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسری آسمان سے آئی تہی آخر مسلمانون نے اوس دن ستر کافرون کو مارا اور ستر کو قید کیا ابو زمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہوکر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیون کے باب مین ابو بکر نے کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہین اور کنبے والے ہین مین یہ سمجہتا ہون کہ آپ ان سے کچھ مال لیکر چھوڑ دیجیے جس سے مسلمانون کو طاقت ہو کافرون سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگون کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے انہون نے کہا نہین قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ رائے نہین ہے جو ابو بکر صدیق کی رائے ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنین مارین تو عقیل کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن مارین اور مجھے میرا فلان عزیز دیجیے مین اوس کی گردن ماردون کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہین آئی جب دوسرا دن ہوا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اور ابو بکر دونون بیٹہے رو رہے تہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپکے ساتہی کیون روتے ہین فرمایے اگر مجھے بہی رونا آوے گا تو روؤن گا ورنہ رونے کی صورت بناؤن گا آپ دونون کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین روتا ہون اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتہیون کو فدیہ لینے سے میرے سامنے انکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بہی زیادہ نزدیک ایک درخت تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ما کان لنبی ان یکون له اسری

اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دیوے کافروں کا زمین میں **ف** اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے

باب رَبْطِ الْاَسِيْرِ وَحَبْسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ

حَبَّۃٌ حِنْطَۃٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہ سواروں کو نجد کے طرف بہیجا وہ ایک
شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ مین سے تہا اور اوسکا نام ثمامہ بن اثال تہا وہ سردار تہا یمامہ والون کا
پہر لوگون نے اوسکو باندہ دیا مسجد کے ایک ستون سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ
نکلا کہ قیدی کو باندہنا اور اوسکو بند کرنا درست ہے اور مسجد مین کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ
اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد مین جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک
اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہین ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کتابی
کو درست ہے مشرک کو درست نہین اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ مین یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا مشرک نجس ہین وہ مسجد حرام مین نہ جاوین وہ خاص ہے حرم سے اور حرم مین کافر کا جانا درست
نہین انتہی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے
پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچہ ہے اگر آپ مجہکو مار ڈالینگے تو ایسے شخص کو مارین گے جو خون
والا ہے **ف** یعنی اوس کا بدلا لوگ لین گے غرض یہ ہے کہ مین کوئی غریب شخص نہین ہون جو
میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہون اگر آپ مارین گے تو میرا بدلا اور لوگ نکالین گے اور
بعضون نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ مارین گے تو اوسکو مارین گے جسکا مارنا درست ہو گیا یعنے
آپ کو اوسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتون مین ذا ذم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے
مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) **ف** اور اگر آپ احسان کرینگے تو ایسے شخص پر احسان کرینگے
جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہین تو مانگیے جو آپ چاہین گے ملیگا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پہر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچہا کیا ہے تیرے
پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو مین آپ سے کہہ چکا ہون اگر آپ احسان کروگے تو احسان ماننے
والے پر کروگے اگر مار ڈالوگے تو اچہی عزت والے کو مار ڈالوگے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا
پہر آپ نے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پہر تشریف لائے اور پوچہا تیرے پاس کیا ہے اے
ثمامہ اوس نے کہا وہی جو مین آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو مین شکر گذار رہون گا مارتے ہو
تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہین مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دون گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چھوڑ دو تمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد مین
آیا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ
وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تھا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسی کا
مونہہ مجھے محبوب نہین ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور
آپ کا دین اب سب دینون سے زیادہ مجھے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم
ہوتا تھا اب آپکا شہر سب شہرون سے زیادہ مجھے پسند ہے آپکے سوارون نے مجھکو پکڑ لیا مین عمرہ
کو جاتا تھا اب کیا کرون فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے
کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگون نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اوس نے کہا نہین بلکہ مین مسلمان ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا تم تک نہ پہونچیگا جب تک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیوین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہماری اصحاب کا یہ قول
ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فورًا مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو
درست نہین ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے
اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت مین وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعضون کے نزدیک
اگر غسل کر چکا ہو کفر مین تو غسل واجب نہین اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال مین غسل واجب نہین اور
اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہین اور اسپر اعتراض یہ
ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہین ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت
مین جنب بھی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین روز تک تمامہ کو ٹالا تاکہ اسکے دل مین اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے
اور عمرہ کا حکم اوس کے لیے استحبابًا دیا نہ وجوبًا انتہے مختصرًا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا لَهٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ
بِرَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِیُّ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب اِجْلَاءِ الْیَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ یہودیون کو ملک حجاز سے نکال دینا **عن**

اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا اِلىٰ يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا
قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيدُ اَسْلِمُوا
تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ
اُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ
وَاِلَّا فَاعْلَمُوا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی ہم مسجد مین بیٹہے تہے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور
فرمایا یہودیون کے پاس چلو ہم آپ کے ساتہہ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہڑے ہوئے اور اُنکو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہو جاؤ اُنہون نے کہا آپ نے
پیام پہنچا دیا (اللہ تعالی کا) اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے آپنے پہنچا دیا اے
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ
جانے کا) پہر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور
مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہین تو
یہ سمجہہ لو کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا اَنَّ يَهُودَ
بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ
رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّنَهُمْ فَاَسْلَمُوا وَاَجْلىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ
وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور
قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ اونپر احسان کیا پہر قریظہ اُس کے بعد لڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دغابازی کی جنگ احزاب مین مشرکون کے ساتھہ ہوگئے تب آپنے اُن کے مردون کو مار ڈالا
اور اُن کی عورتون اور بچون اور مالون کو مسلمانون مین بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مل گئے تہے آپنے انکو امن دیا وہ مسلمان ہوگئے اور نکالدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تہی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی
کو جو مدینہ مین تہا عَنْ مُوسٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ
اَكْثَرُ وَاَتَمُّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ
جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین نکالدونگا یہود اور نصاری کو عرب کے جزیرہ
سے ف جزیرہ اوسکو کہتے ہین جسکے چارون طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر
ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے ت یہانتک کہ نہین رہنے دونگا اوس مین مگر مسلمان کو
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کا فر جب عہد توڑ ڈالین تو وہ حربی ہوجاتے ہین اور
امام کو اختیار ہے اون مین سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چہوڑ دے اور چہوڑ نے
کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہے عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا

بَاب جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ اَهْلٍ لِّلْحُكْمِ

جو عہد توڑ ڈالے اوسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والون
کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَاهُ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى
حُكْمِكَ قَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَضَیْتَ بِحُکْمِ اللہِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ الْمَلِکِ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ مُثَنّٰی وَرُبَّمَا
قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ الْمَلِکِ **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اوترے **ف** قریظہ حلیف تہے اوس کے اور اوس
انصار کا ایک بڑا قبیلہ تہا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ تہے جب قریظہ نے جنگ خندق
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافرون کے شریک ہوکر مسلمانون کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ مین تہے جب انکو تکلیف ہوئی
تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق مین کردین وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا
اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہین اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سوا خوارج
کے اور جب حکم فیصلہ کر دیوے تو اوس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگون نے اوسکو حکم کیا اوس کے فیصلہ
سے پہر نا درست نہین البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہین انتہے **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد کو بلا بہیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انصار سے فرمایا اٹہو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف **ف** اسلیے کہ سعد زخمی
تہے اور بغیر امداد کے انکا گدہے پر سے اترنا دشوار تہا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تہا اس لیے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کہڑے ہوا کرتے ہین نووی نے کہا کہ
جمہور علما نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کے
لیے کہڑے ہونا جب وہ آوین مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہین ہے
جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹہا ہوا ور لوگ اوسکے سامنے کہڑے رہین جب تک وہ
بیٹہا رہے (جیسے ہند کے امیرون کے دربار مین ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت
ہو تو اوسکے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین اور اسکی ممانعت مین کوئی صریح
حدیث صحیح نہین ہوئی اور مین نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ مین بیان کیا ہے (انتہے مختصرا)
ف پہر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اوترے ہین (قلعہ سے) سعد نے کہا ان
مین جو لڑائی کے لائق ہین اون کو تو قتل کیجیے اور ان کے بچون اور عورتون کو قید کیجیے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

یا فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جبیا وہ خدا کیطرف سے لایا تہا) فیصلہ کیا **عَنْ** شُعْبَةَ

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ

اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ **ترجمہ** شعبہ سے ایسی مثل مروی ہی اور انہون نے اپنی حدیث مین کہا کہ رسول اللہ

صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یون فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ

اُصِيْبَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ ابْنُ الْعَرِقَةِ

رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهٗ

مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ

فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ

وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى

بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيْهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ

اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ **ترجمہ**

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش

مین سے تہا عرقہ (اوس کی مان کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اونکی اکحل (شہرگ) مین لگا تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد مین ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین سونا اور بیمار

کا رہنا درست ہی) وہین نزدیک سے اون کو پوچھہ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتیار رکہدیے

اور غسل کیا پہر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جہٹکتے ہوے غبار سے

اور کہا آپ نے ہتیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتیار نہین رکہے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا

کدہر اونہون نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پہر لڑے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ

قلعہ سے اترے آپکے فیصلہ پر راضی ہوکر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکہا (کیونکہ وہ حلیف تہے سعد

کے) سعد نے کہا مین یہ حکم کرتا ہون کہ اون مین جو لڑنے والے ہین وہ تو مار دیے جاوین اور بچے اور

عورتین قیدی بنین اور اون کے مال تقسیم ہوجاوین **عَنْ** هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

قَالَ اَبِيْ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى

عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سو فرمایا تونے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عز وجل کا حکم تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِيْ اُجَاهِدْهُمْ فِيْكَ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَمَنَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھ کو تیری راہ مین جہاد کرنے سے اون لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ مین اون سو جہاد کرونگا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تونے ختم کردی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پہر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والون یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سو آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالی نے شہادت دی) **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيْلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ ؎

اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ   فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ
لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ   غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيْهَا   وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ اَبُوْ حُبَابٍ   اَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيْرُوْا
وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا   كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُوْرُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہیکہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہوگیا اور جاری رہا یہانتک
کہ وہ مرگئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب مین یہ شعر بن کہین ہین اونکا ترجمہ یہ ہے ای سعد بیٹے
معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹہا رہے ہو خاموش رہے
اے اوس (جو حلفا رتہے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چہوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنے خزرج دوسرے
قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابوحباب (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق) نے جس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہدیا
ہے ٹہیرے رہو قینقاع والو اور سعد جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر مین ایسے ذلیل تہے جیسے میطان (ایک پہاڑ
کا نام ہے) مین پتہر ذلیل ہین ۔ غرض اس سے یہ ہیکہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہون اور
اونکو بچاوین **بَابُ** الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ اَهَمِّ الْاَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ جہاد مین
جلدی کرنا اور جو دونون کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ نَادٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ
اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُوْنَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَقَالَ
اٰخَرُوْنَ لَا نُصَلِّيْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ
فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپکے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑہے جب تک بنی
قریظہ کے محلہ مین نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہوجاوے اونہون نے وہان پہونچنے سے
پہلے پڑہ لی اور بعضون نے کہا کہ ہم نہین پڑہینگے مگر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمدیا ہے
اگرچہ نماز قضا ہوجاوے پہر آپ دونون گروہون مین کسی گروہ پر خفا نہین ہوئے **ف** نووی نے
کہا ایک روایت مین عصر کا ذکر ہے اور جمع یون ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اوسوقت
بعض لوگ ظہر پڑہ چکے تہے اور بعض نہین تو جنہون نے نہین پڑہا تہا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ مین
پڑہنے کا اور جو پڑہ چکے تہے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہان پہونچکر پڑہو انتہی مختصرا **بَابُ**
رَدِّ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِيْنَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوْحِ انصار
نے جو مہاجرین کو دیا تہا وہ اونکو واپس ہونا جب اللہ تعالے نے مغنی کردیا مہاجرین کو **عَنْ** اَنَسٍ

بن مالك رضی الله تعالی عنہ قال لما قدم المھاجرون من مکة المدینة قدموا ولیس بایدیھم شئ وکان الانصار اھل الارض والعقار فقاسمھم الانصار علی ان اعطوھم انصاف ثمار اموالھم کل عام ویکفوھم العمل والمؤنة وکانت ام انس بن مالک رضی الله تعالی عنھا وھی تدعی ام سلیم وکانت ام عبد الله بن ابی طلحة کان اخا لانس لامہ وکانت اعطت ام انس رسول الله صلی الله علیہ وسلم عذاقا لھا فاعطاھا رسول الله صلی الله علیہ وسلم ام ایمن مولاتہ ام اسامة بن زید قال ابن شھاب فاخبرنی انس بن مالک رضی الله تعالی عنہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم لما فرغ من قتال اھل خیبر وانصرف الی المدینة رد المھاجرون الی الانصار منائحھم التی کانوا منحوھم من ثمارھم قال فرد رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی امی عذاقھا واعطی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ام ایمن مکانھن من حائطہ قال ابن شھاب وکان من شان ام ایمن ام اسامة بن زید انھا کانت وصیفة لعبد الله بن عبد المطلب وکانت من الحبشة فلما ولدت آمنة رسول الله صلی الله علیہ وسلم بعد ما توفی ابوہ فکانت ام ایمن تحضنہ حتی کبر رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاعتقھا ثم انکحھا زید بن حارثة ثم توفیت بعد ما توفی رسول الله صلی الله علیہ وسلم بخمسة اشھر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضون نے بغیر محنت کے یون ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے اپنے بھائی مسلمانون کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالی انکے شان مین فرماتا ہے والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم اخیر تک **ف** انس بن مالک کی مان جنکا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی بھی مان تہین جو انس کے مادری بھائی تھے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تہین آزاد کی ہوئی اور ماں تہین اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو دیتین تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزین یا پہیر دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
میری مان کو اون کا درخت پہیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی مان تہین وہ لونڈی تہین
حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تہین
جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ
کو کہلاتین یہانتک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پہر اون کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑہا دیا اور
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد پانچ مہینے مر گئین **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اِنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ
مِنْ اَرْضِہٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَیْہِ قُرَیْظَۃُ وَالنَّضِیْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِکَ یَرُدُّ عَلَیْہِ مَا کَانَ اَعْطَاہُ قَالَ
اَنَسٌ وَاِنَّ اَھْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اٰتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ مَا کَانَ اَھْلُہٗ اَعْطَوْہُ
اَوْ بَعْضَہٗ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاہُ اُمَّ اَیْمَنَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْھِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا یُعْطِیْکَھُنَّ
وَقَدْ اَعْطَانِیْھِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اُتْرُکِیْہِ وَلَکِ کَذَا وَکَذَا
وَتَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ کَذَا حَتّٰی اَعْطَاھَا عَشَرَۃَ اَمْثَالِہٖ
اَوْ قَرِیْبًا مِنْ عَشَرَۃِ اَمْثَالِہٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہانتک کہ اللہ تعالی نے فتح
کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پہیرنا ہر ایک کو جو دیا تہا اور انس سے کہا میرے لوگون نے مجہے
بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگون وہ جو میرے لوگون نے آپ کو دیا تہا سب یا تہوڑا اوس
مین سے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تہا مین آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجہے دیدیا اتنے مین
ام ایمن آئی اور اوس نے کپڑا میرے گلے مین ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالی کی ہم تو وہ تجہے نہ دین گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ام ایمن دیکہ او سکو اور مین تجہے یہ یہ دون گا وہ یہی کہتی تہی ہرگز نہ
دون گی قسم اللہ تعالی کی جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے آپ فرماتے تہے چہوڑ دے مین تجہے یہ دون گا
یہ دونگا یہانتک کہ آپ نے ام ایمن کو اوس مال کا دس گنا یا دس گنے کے قریب دیا **باب** جَوَازِ
الْاَکْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِیْمَۃِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ غنیمت کے مال مین اگر کہانا ہو تو

اُسکا کہانا درست ہے دار الحرب مین عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے مین نے ایک تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن مین نے اُسکو دبا لیا اور کہنے لگا اس مین سے تو مین آج کسی کو نہ دونگا پہر مُڑ کر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) تبسم فرما رہے تھے **ف** یہ جو اس کہنے پر قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علما نے کہ اہل حرب کا کہانا کہا لینا درست ہے جبتک مسلمان دار الحرب مین ہون بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہین اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کے مال مین شریک ہوگی اسیطرح جانور پہ سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی مین درست ہے اس حدیث سے یہی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹین اوسکی چربی کہانا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تہی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بہی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہین اور اسپر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح اون کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہین یا نہ کہین اور بعضون کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹین یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا (نووی) عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلی جس مین کہانا تہا اور چربی بہی تہی خیبر کے روز ہماری طرف کہینچی پہینکی مین دوڑا اوس کے لینے کو پہر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہین مین شرم کی آپ سے عن شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکہا تہا اسلام لانے کے لیے عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَ

وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا انا بالشام اذ جيء بكتاب من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى هرقل قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه الى عظيم بصرى فدفعه
عظيم بصرى الى هرقل فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذي يزعم
انه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فاجلسنا بين يديه
فقال ايكم اقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان فقلت انا
فاجلسوني بين يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم اني سائل
هذا عن الرجل الذي يزعم انه نبي فان كذبني فكذبوه قال فقال ابو سفيان و
ايم الله لولا مخافة ان يؤثر علي الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله كيف
حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من آبائه ملك قلت لا قال فهل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس
ام ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال ايزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون
قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت تكون الحرب بيننا و
بينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في مدة
لا ندري ما هو صانع فيها قال فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير
هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له اني
سألتك عن حسبه فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب
قومها وسألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في آبائه ملك
قلت رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت
بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان
يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب
فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخله سخطة
له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون

أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه
فزعمت أنكم قد قاتلتموه فيكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم
تكون لها العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول أحد
قبله فزعمت أن لا فقلت لو قال هذا القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله
قال ثم قال بم يأمركم قلت يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال إن يكن
ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أكن أظنه أنه منكم ولو أني
أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن
ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية
الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين وإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين
ويا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله ولا نشرك به
شيئا إلى قوله فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات
عنده وكثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت لأصحابي حين خرجنا لقد أمر أمر ابن
أبي كبشة أنه ليخافه ملك بني الأصفر قال فما زلت موقنا بأمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم أنه سيظهر حتى أدخل الله علي الإسلام **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اون سے مونہہ در مونہہ بیان کیا کہ مین اوس مدت مین جو بیچ میرے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچمین ٹہیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو سنہ ۶ ہجری مین ہوئی)
روانہ ہوا مین شام کے ملک مین تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے
روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تہا بادشاہ روم کا اور خطاب اوس کا
قیصر ہے اور بعضون نے ہرقل بکسر ہا و سکون را و کسر قاف پڑہا ہے اور جوہری نے صحاح مین یہی نقل
کیا ہے **ف** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تہے اونہون نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری
کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ف**

ہرقل نے کہا یہان کوئی ہے اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے
کہا تو مین بلایا گیا اور بہی چند آدمی تہے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوس نے ہمکو اپنے سامنے بٹہلایا اور
پوچہا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا
مین (یہ ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپ کا حال
زیادہ جانتا ہوگا) پہر مجہے ہرقل کے سامنے بٹہلایا اور میری ساتہیون کو میرے پیچہے بٹہلایا بعد اوس کے اپنے ترجمان
کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجہاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس
شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچہون گا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پہر اگر وہ جہوٹ
بولے تو تم اُسکا جہوٹ بیان کردینا ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالے کی اگر مجہے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جہوٹ
بیان کرین گے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جہوٹ بولتا (کیونکہ مجہے آپ سے عداوت تہی) پہر ہرقل نے اپنے
ترجمان سے کہا اس سے پوچہہ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان)
ابوسفیان نے کہا مین نے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی
بادشاہ ہوا ہے مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا کبہی تم نے اون کو جہوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے
(یعنے نبوت کی دعوی سے) مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا اچہا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے
ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین مین نے کہا بڑہتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین مین
آکر پہر اس دین کو برا جانکر پہر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بہی
کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا
ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبہی ادہر کبہی اودہر ہوتی ہے جیسے کنوے
سے ڈول پانی کہینچنے مین ایک ادہر آتا ہے اور ایک اودہر اور اسیطرح لڑائی مین کبہی ہماری فتح
ہوتی ہے کبہی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا النقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین
ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین پہر اب ایک مدت کیلیے ہمارے اون کے اقرار ہوا
ہے دیکہیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہدشکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم
خدا کی مجہے اور کسی بات مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کی (تو اس مین

مین نے عداوت کی وجہ سے اتنا ٹرہادیا کہ یہ جو صلح کی مدت ابٹہیری ہے شاید اس مین وہ دغا کرین) ہرقل نے
کہا اون سے پہلی بہی (اون کے قوم یا ملک مین) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا مین نے کہا نہین تب ہرقل
نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو مین نے تجہسے اون کا حسب اور نسب پوچہا تو تو نے
کہا کہ اونکا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان مین پیدا ہوتے
ہین پہر مین نے تجہہ سے پوچہا کہ اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہین یہ اسلیے مین نے
پوچہا کہ اگر اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنی بزرگون کی سلطنت
چاہتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبرون کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہین (کیونکہ بڑے آدمیون کو کسی
کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبون کو نہین آتی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ نبوت کے دعوے
سے پہلے تم نے کبہی اون کا جہوٹ دیکہا ہے تو نے کہا نہین اس سے مین نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگون پر طوفان
نہین باندہتے تو اللہ جل جلالہ پر کیون طوفان جوڑنے لگے (جہوٹا دعوی کرکے) اور مین نے تجہہ سے پوچہا
کوئی اون کے دین مین آنے کے بعد پہر اوسکو برا سمجہ کر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہین اور ایمان کا یہی حال ہے
جب دل مین آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہین اور یہی ایمان کا حال ہے اوسوقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گہٹے
تو قباحت نہین) اور مین نے تجہہ سے پوچہا تم اون سے لڑے ہو تو تو نے کہا ہم لڑے ہین اور ہمارے اون کی
لڑائی برابر کی ہے ڈول کیطرح کبہی ادہر کبہی ادہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہین
اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبرون کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اون کے پیرو کارون کے درجے
بڑہین) پہر اخیر مین وہی غالب آتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا وہ دغا کرتے ہین تو نے کہا وہ دغا نہین
کرتے اور یہی حال ہے پیغمبرون کا وہ دغا نہین کرتے (یعنے عہد شکنی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون سے پہلے
بہی کسی نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہین یہ مین نے اس لیے پوچہا کہ اگر اون سے پہلے کسی نے یہ دعوے
کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بہی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتون کا حکم
کرتے ہین مین نے کہا وہ حکم کرتے ہین .... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے
والون سے سلوک کرنے کا اور بری باتون سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہے جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور مین جانتا تھا (اگلی کتابون کو پڑھکر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہونگے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگون مین پیدا ہونگے **ف** ملکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل مین پیدا ہون جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل مین ہوچکے یا شام کے ملک مین پیدا ہون یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم مین اوس زمانہ مین عرب کی قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومین عرب کے لوگون کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکھتی تھین اون کو سوا لوٹنے آپس مین لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسے قوم مین آپ کو پیدا کیا جہان گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپکے نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی **ف** اور اگر مین یہ سمجھتا کہ مین اون تک پہنچ جاؤنگا تو مین اون سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت مین ہے کہ مین کسیطرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھاکر) **ف** یعنی لوگ مجھے جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکینگے اور میرے مارنے کے فکر مین ہونگے ورنہ مین ضرور جاتا اور آپسے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اُسکا درست نہ تھا بلکہ اوس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو مین اونکے پاس ہوتا تو اونکے پاؤن دہوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہان اب میرے دونون پاؤن ہین پھر ہرقل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑھا اوس مین یہ لکھا تھا شروع اللہ تعالے کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا *

ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتین نکلتی ہین ایک تو کافرون کو اسلام کیطرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اُس کتاب کو لے گئے تھے اور اسپر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے چوتھے یہ کہ خط مین پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط مین پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یون لکھے الی فلان اور القاب مین افراط تعریف نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اوسکی تعریف مین نہین کیا۔ انتہے مختصرا **ف** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی **ف** یہ آپنے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافرون پر بطور سے سلام کرین تاکہ درحقیقت انپر
سلام نہ ہو اور سامُن کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار او مسلمان دونون موجود ہون اور دونون کو کوئی
مسلمان آدمی تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰے مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی **ف** بعدا س کے مین تجہہ کو دعوت دیتا ہون
اسلام کی دعوت مسلمان ہوجا تو سلامت رہیگا یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ
رہیگی ۱۲ مسلمان ہوجا اللہ تجھے دوسرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجہہ پر وبال ہوگا اریسیین کا **ف**
بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اس کے معنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار
اور رعایا ہین یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بہی نہ ہون گے اور ان سب کا گناہ بہی تیرے
اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہین مزارعین کے اور
بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاری ہین جو پیرو ہین عبداللہ بن اریس کے اور اروسیہ (روسیہ) اوسیطرف
منسوب ہین بعض کہتے ہین اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین
بعض کہتے ہین اریسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تہے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تہا واللہ اعلم۔
(نووی مع زیادۃ) **ت** اے کتاب والیو مان لو ایک بات کو جو سیدہی اور صاف ہے ہمارے اور
تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالی کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹہیراوین اوسکی کسیکو اخیر آیت
تک جب ہرقل اس خط کے پڑہنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بک بک بہت ہوئی اور
ہم باہر کیے گئے ابوسفیان نے کہا مین نے اپنے ساتہیون سے کہا ابوکبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑہ گیا۔
ف یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تہا عرب مین جسکا مذہب
اور عربون کے خلاف تہا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ کا مذہب بہی
اون سب کے خلاف تہا اور بعضون نے کہا ابوکبشہ آپکے نانا تہے اور بعضون نے کہا آپکے دودہ باپ تہے یعنے
حارث بن عبدالعزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین اون کو طعن کرنے کا کوئی
موقع نہ تہا (نووی) **ت** اون سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے **ف** بنو اصفر روم کے
نصاری ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوے اور اون سے اولاد ہوئی تو
حبشیون کی سیاہی اور روم کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر
نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا اونکی اولاد مین روم مین انہ بنو الزرقا بہی

کہتے ہین کیونکہ اون کی آنکھین اکثر نیلی ہوتی ہین **ف** ابوسفیان نے کہا اوس دن سے مجھے یقین تہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہنگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھکو بھی مسلمان کیا
عن ابن شہاب بہذا الاسناد وزاد فی الحدیث وکان قیصر لما کشف اللہ عنہ جنود
فارس مشی من حمص الی ایلیاء شکرا لما ابلاہ اللہ تعالی وقال فی الحدیث من محمد عبد اللہ
ورسولہ وقال اثم الیریسیین وقال بداعیۃ الاسلام **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا
اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالے کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور
اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام
کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے **باب** کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک
الکفار یدعوھم الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا فرمان رواؤن بادشاہون کیطرف اسلام
کی دعوت مین **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی
کسری والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی
صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تہے انکو اور یہ نجاشی وہ نہین
تہا جسپر آپنے جنازے کی نماز پڑہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ
کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط
کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار
روس کے بادشاہ کو انتہی مع زیادہ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثلہ ولم یقل ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلعم **عن** انس رضی اللہ
تعالی عنہ ولم یذکر ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ و
سلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ان روایتون مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپنے نماز
پڑہی **باب** غزوۃ حنین جنگ حنین کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلزمت انا وابو سفیان

بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه ورسول الله صلى
الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء أهداها له فروة بن نفاثة الجذامي
فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه و
سلم يركض بغلته قبل الكفار قال عباس رضي الله تعالى عنه وأنا آخذ بلجام بغلة
رسول الله صلى الله عليه وسلم أكفها إرادة أن لا تسرع وأبو سفيان آخذ بركاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أي عباس ناد أصحاب
السمرة فقال عباس رضي الله عنه وكان رجلا صيتا فقلت بأعلى صوتي أين أصحاب السمرة
قال فوالله لكأن عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على أولادها فقالوا
يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الأنصار يقولون يا معشر الأنصار
يا معشر الأنصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها إلى قتالهم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هذا حين حمي الوطيس قال ثم أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات
فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد صلى الله عليه وسلم قال فذهبت
أنظر فإذا القتال على هيئته فيما أرى قال فوالله ما هو إلا أن رماهم بحصياته فما
زلت أرى حدهم كليلا وأمرهم مدبرا **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپکے چچا زاد
بھائی) دونوں آپکے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ
جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہبا اور دلدل بھی کہتے تھے) **ف** اس سے یہ نکلا کہ مشرکین
کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو یہ ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست
نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا
نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ پھیر دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

المال مین داخل کردیی صحیح بخاری مین ہے کہ خچر آپکو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تہا جسکا نام بحنہ بن سودیہ تہا
ف جب مسلمانون اور کافرون کا سامنا ہوا تو مسلمان بہاگے پیٹھ موڑکر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایڑ دیکر رہی تہے اپنی خچر کو کافرون کیطرف جانیکے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تہی کہ ایسے
سخت وقت مین خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بہی موجود تہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین
آپکی خچر کی لگام پکڑے تہا اور اوسکو روک رہا تہا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ کی رکاب تہامی
تہے آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو **ف** سمرہ
وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے شجرہ رضوان کے تلے آپسے بیعت
کی تہی کہ کافرون سے لڑکر مر جاوینگے اور ہرگز نہ بہاگینگے **ف** اور عباس کی آواز نہایت بلند
تہی (وہ رات کو اپنے غلامون کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس نے کہا مین نے بہت بلند آواز
سے پکارا کہان ہین اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گاے اپنے بچون کے پاس
چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہین حاضر ہین (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہین بہاگے تہے اور نہ سب
بہاگے تہے بلکہ بعضے نو مسلم اور مشرک وغیرہ دفعۃً تیرون کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پہر اللہ نے مسلمانون کے دل مضبوط کر دیے) پہر وہ لڑے
کافرون سے اور انصار کو یون بلایا اے انصار کے لوگو اے انصار کے لوگو پہر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی
ایک جماعت ہے) پکارا اونہون نے اے بنی حارث بن خزرج اے بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر
تہے گردن کو لنبا کیے ہوئے آپنے دیکہا اون کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی
اسوقت مین لڑائی خوب گرما گرمی سے ہورہی ہے) پہر آپنے چند کنکریان اوٹہائین اور کافرون کے
منہ پر مارین اور فرمایا شکست پائی کافرون نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی **ف** نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہان آپسے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریون کا پہینکنا
اور اوس سے کافرون کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافرون کو شکست ہوگئی اور ویسا
ہی ہونا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین دیکہنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تہی اتنے
مین قسم خدا کی آپ نے کنکریان مارین تو کیا دیکہتا ہون کہ کافرون کا زور گہٹ گیا اور اون کا کام اولٹ
گیا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ
انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ

وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء ابن عازب سے کہا اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بہاگے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہین موڑی بلکہ آپکے اصحاب مین سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تہے یا پورے ہتیار نہ تہے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیراندازون سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تہا وہ لوگ ہوازن اور بنی نضر کے تہے غرض انہون نے ایک بارگی تیرون کی ایسی بوچہاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تہے تو خچر سے اوترے اور مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون پہر آپ نے صف باندہی اپنے لوگون کی **ف** نووی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر موزون کو شعر نہین کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضے موزون فقرے قرآن مجید مین موجود ہین جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا یا نَصْرٌ مِنَ اللهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ یا وَيُخْزِهِمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ حالانکہ شعر نہین ہین اور اپنے تئین عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تہے اور عرب آپکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی مین ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی مین بطور فتخار کے ممنوع ہے انتہی مختصرا **عن** ابی اسحاق
قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ
قال اشھد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس وحسر
الی ھذا الحی من ھوازن وھم قوم رماۃ فرموھم برشق من نبل کانھا رجل من جراد
فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ
بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وھو یقول۔ انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب *
اللھم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمر البأس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی
یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن
عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بہاگ گئے تہے اے ابو عمارہ اونہون نے کہا مین گواہی دیتا
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے منہ نہین موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار ہوازن کے
قبیلہ کیطرف گئے وہ تیر انداز تہے اونہون نے ایک بوچہاڑ کی تیر کی جیسے ٹیری دل تو یہ لوگ سامنے سے
ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کہینچتے تہے آپ خچر
پر سے اوترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تہے مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون یا اللہ اپنی مدد اوتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئین بچاتے
آپ کی آڑ مین اور بہادر ہم مین وہ تہے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن**
ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسألہ رجل من قیس افررتم عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر
وکانت ھوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیھم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم
فاستقبلونا بالسھام ولقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء
وان ابا سفیان بن الحارث اخذ بلجامھا وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن
عبد المطلب **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے سنا براء سے اون سے پوچہا ایک شخص نے قیس
کے کیا تم بہاگ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ سے لوگ اون دنون تیر انداز تہے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بہاگ گئے مدہم لوٹ کر مال پر جہکے تب اونہون نے تیر چلائے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا اپنی سفید خچر پر اور ابو سفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے تہی آپ فرماتے تہے مین نبی
ہون کچہ جہوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبد المطلب کا **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لہ
رجل یا ابا عمارۃ فذکر الحدیث وھو اقل من حدیثہم وھؤلاء اتم حدیثا **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی رضی اللہ تعالی عنہ قال غزونا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما واجہنا العدو تقدمت فاعلو ثنیۃ فاستقبلنی رجل
من العدو فارمیہ بسہم فتوارى عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا ھم قد
طلعوا من ثنیۃ اخری فالتقوا ھم وصحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فولی صحابۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وارجع منہزما وعلی بردتان متزرا باحدھما مرتدیا بالاخری
فاستطلق ازاری فجمعتہما جمیعا ومررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہزما
وھو علی بغلتہ الشہباء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ابن الاکوع رضی
اللہ تعالی عنہ فزعا فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض
قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھہم فقال شاھت الوجوہ فما خلق
اللہ منہم انسانا الا ملا عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فہزمہم اللہ بذلک
وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمہم بین المسلمین **ترجمہ** ایاس بن سلمہ سے
روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجہ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گہاٹی پر چڑہا ایک شخص دشمنون مین سے میرے
سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چہپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکہا تو وہ دوسری گہاٹی
سے نمود ہوئے اور اون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی
مین بہی شکست پا کر لوٹا اور مین دو چادرین پہنے تہا ایک باندہے ہوئے دوسرے اوڑہے ہوئے میری تہ بند کہل چلی
مین دونون چادرون کو اکہٹا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پا کر آپ نے
فرمایا اکوع کا بیٹا گہبرا کر لوٹا ہے پہر دشمنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گہیرا آپ خچر پر سے اوترے اور ایک
مٹہی خاک زمین سے اوٹہائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پہر کوئی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھہ مین خاک نہ بہرگئی ہو اُسی ایک مٹہی کیوجہ سے آخر وہ بہاگے اور اللہ تعالےٰ نے اون کو شکست دی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانون کو **ف** اسی کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمَى یعنے تو نے یہ مٹہی نہین پہینکی بلکہ اللہ تعالی نے پہینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے
اور معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہے جو نبی کے ہاتہہ پر ظاہر ہوتا ہے **بَاب** غَزْوَةِ الطَّائِفِ طائف کی
لڑائی کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ
وَلَمْ نَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ
فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ
ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہو (اور بعض نسخون مین عبد اللہ بن عمرو ہی جو عاص کے بیٹے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گہیر لیا طائف والون کو اور نہین حاصل کیا اون سے کچہہ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلین گے اگر خدا نے چاہا
آپکے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا صبح کو لڑو وہ
لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاوینگے یہ اُن کو بہلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے **ف** کہ ابہی
کل تو لوٹنے پر راضی نہ تہے اور لڑائی پر مستعد تہے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجہے اور اتنی جلدی رائے
بدل گئی **بَاب** غَزْوَةِ بَدْرٍ بدر کی لڑائی کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ
ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ
لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا
قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ
وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ
وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ
فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ مَا لِيْ بِأَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ
وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْہُ اِذَا صَدَقَکُمْ وَتَتْرُکُوْہُ اِذَا کَذَبَکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ
اَحَدُھُمْ عَنْ مَّوْضِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے گفتگو کی آپنے جواب نہ دیا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کی جب
بہی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس و ٹہے) اور انہون نے کہا آپ ہم سے پوچہتے
ہین یارسول اللہ **ف** آپکا مطلب یہی تہا کہ انصار کی رای دریافت کرین اسوجہ سے کہ مہاجرین
کی تعداد نہایت قلیل تہی اور وہ مقابلے کے لائق نہ تہی بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے
لڑائی کا اقرار نہین ہوا تہا بلکہ انصار نے آپسے صرف یہ عہد کیا تہا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کریگا
تو اوس کو روکین گے اسوجہ سے آپنے انکی راے لینا چاہی **ف** قسم خدا کی جس کے ہاتہہ مین میری جان
ہے اگر آپ ہم کو حکم کرین کہ ہم گہوڑون کو سمندر مین ڈالدین تو ہم ضرور ڈالدین اور اگر آپ حکم کرین کہ
ہم گہوڑون کو بہگادین برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بہگادین
(یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کی تابع ہین گو ہمنے آپسے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری
پر) تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلایا اور وہ چلے یہان تک کہ بدر مین اترے
وہان قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون مین ایک کالا غلام بہی تہا بنی حجاج کا صحابہ نے اسکو پکڑا اور
اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتہیون کا حال پوچہنے لگے وہ کہتا تہا مین ابوسفیان کا حال نہین
جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہین جب وہ یہ کہتا تو پہر اسکو مارتے جب
وہ کہتا اچہا اچہا مین ابوسفیان کا حال بتاتا ہون تو اوسکو چہوڑ دیتے پہر اوس سے پوچہتے وہ یہی کہتا
مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگون مین موجود
ہین پہر اوسکو مارتے اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کہڑے ہوئے جب آپنے دیکہا
تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے
تو تم اسکو مارتے ہو اور جب جہوٹ بولتا ہے تو چہوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پہر آپ نے فرمایا

یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہہ ہے اور ہاتھہ زمین پر رکھا اس جگہہ اور اس جگہہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی
جگہہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھہ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی
جگہہ گرا (یہ دوسرا معجزہ ہوا) **باب** فتح مکۃ مکے کے فتح ہونے کا بیان عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض
الطعام فکان ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع
طعاما فادعوھم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوتہم فقال
ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم
ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر
رضی اللہ تعالی عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالی عنہ علی المجنبۃ
الاخری وبعث ابا عبیدۃ علی الحسر فاخذوا بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی کتیبۃ قال فنظر فرآنی فقال ابو ہریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اہتف لی بالانصار قال
فاطافوا بہ ووبشت قریش اوباشا لہا واتباعا فقالوا نقدم ہؤلاء فان کان لہم شیء
کنا معہم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون
الی اوباش قریش واتباعہم ثم قال بیدیہ احداہما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا
قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منہم یوجہ الینا شیئا
قال فجاء ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد
الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فہو آمن فقالت الانصار بعضہم لبعض اما الرجل
فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورافۃ بعشیرتہ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا فاذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما انقضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ

فی قریتہ قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد اللہ ورسولہ ہاجرت الی اللہ
والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم فاقبلوا الیہ یبکون ویقولون واللہ ما قلنا الذی
قلنا الا الضن باللہ وبرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم قال فاقبل الناس الی دار ابی سفیان واغلق الناس
ابوابہم قال فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف
بالبیت قال فاتی علی صنم الی جنب البیت کانوا یعبدونہ قال وفی ید رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قوس وہو آخذ بسیۃ القوس فلما اتی علی الصنم جعل یطعن
فی عینہ ویقول جاء الحق وزہق الباطل فلما فرغ من طوافہ اتی الصفا فعلا علیہ حتی
نظر الی البیت ورفع یدیہ فجعل یحمد اللہ ویدعو ما شاء ان یدعو ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینے میں عبداللہ بن
رباح نے کہا جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو ہم میں ایک دوسرے کے لیے
کہانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہمکو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا میں بہی کہانا
طیار کروں اور سبکو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کہانیکا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا
آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے مجہ سے آگے کہدیا
(یعنے آج میں دعوت کرنیوالا تہا) میں نے کہا ہاں پہر میں نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پہر اونہوں نے
ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو
ایک جانب پر زبیر کو بہیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو
میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اون لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ
تہیں وہ گہاٹے کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹکڑے میں تہے آپ نے مجہے دیکہا
تو فرمایا ابوہریرہ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور
فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے (کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تہا اور اُن کو مکہ والوں سے کوئی
غرض بہی نہ تہی آپ نے انکا پاس رکہنا مناسب جانا) پہر وہ سب آپ کے گرد ہوگئے اور قریش نے بہی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی اُنکے ساتھ ہیں اور جو آفت
آئی تو دیدیں گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر
آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنے مارو مکہ کے کافروں کو اور اون میں سے ایک کو نہ چھوڑو)
اور فرمایا تم ملو مجھ سے صفا پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا
چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہانتک کہ ابو سفیان آیا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہوگیا اب آج سے قریش نہ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ابو سفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابو سفیان کی عزت بڑھانے کو اُسکو عزت دینے
کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی
الفت آگئی اور اپنے کنبے والوں پر مامتا ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور
جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کیطرف نہ
اٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہو جاتی غرض جب وحی ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
انصار کے لوگو انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تمنے یہ کہا اس
شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی انہوں نے کہا بیشک یہ تو ہم نے کہا آپنے فرمایا ہرگز نہیں میں
اللہ کا بندہ ہوں اور اُسکا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہوگیا یہ مجھے اللہ
کا بندہ ہی سمجھنا نصاری نے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے ہجرت
کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف ف تا کہ وطن یا گاؤں مدینہ کو اب یہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت
کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا ف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ
ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ یہ سنکر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی
ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ اور اسکے رسول کی (یعنے ہمارا مطلب تھا کہ آپ ہمارا
ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں پھر لوگ ابو سفیان کے
گھر کو چلے گئے (جان بچانے کیلیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اسکو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا اور آپ

احرام سے نہ تھے کیونکہ آپکے سر پر خود تھا پھر ایک بت پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اوسکو لوگ پوجا کرتے تھے آپکے ہاتھ مین کمان تھی آپ اوسکا کونا تھامے ہوئے تھے جب بت کے پاس آئے تو اوسکی آنکھ مین کونچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑھے یہانتک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونون ہاتھ اوٹھائے پھر اللہ تعالی کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپنے چاہی **عن** سلیمان بن المغیرة بهذا الاسناد وزاد فی الحدیث ثم قال بیدیه احداهما علی الاخری احصدوهم حصدا وقال فی الحدیث قالوا قلنا ذاک یا رسول الله قال فما اسمی اذا کلا انی عبد الله ورسوله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتلایا کاٹ ڈالو اونکو بالکل **ف** یعنی جو سامنے آوے اوسکو مارو تا کہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابو سفیان کے گھر مین چلا جاوے یا ہتھیار ڈالدے اوسکو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے (نووی) **عن** عبد الله بن رباح قال وفدنا الی معاویة بن ابی سفیان رضی الله تعالی عنه وفینا ابو هریرة رضی الله تعالی عنه فکان کل رجل منا یصنع طعاما یوما لاصحابه فکانت نوبتی فقلت یا ابا هریرة الیوم نوبتی فجاءوا الی المنزل ولم یدرک طعامنا فقلت یا ابا هریرة لو حدثتنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یدرک طعامنا فقال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح فجعل خالد بن الولید رضی الله تعالی عنه علی المجنبة الیمنی وجعل الزبیر رضی الله تعالی عنه علی المجنبة الیسری وجعل ابا عبیدة رضی الله تعالی عنه علی البیاذقة وبطن الوادی فقال یا ابا هریرة ادع الانصار فدعوتهم فجاءوا یهرولون فقال یا معشر الانصار هل ترون اوباش قریش قالوا نعم قال انظروا اذا لقیتموهم غدا ان تحصدوهم حصدا واخفی بیده ووضع یمینه علی شماله وقال موعدکم الصفا قال فما اشرف یومئذ لهم احد الا اناموه قال وصعد رسول الله صلی الله علیه وسلم الصفا وجاءت الانصار فاطافوا بالصفا فجاء ابو سفیان رضی الله تعالی عنه فقال یا رسول الله ابیدت خضراء قریش لا قریش

بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ
اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ
اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ
الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ
وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِيْ اِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى
اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ ترجمہ عبد اللہ بن ابی رباح

سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگون مین ابوہریرہ بہی تہے تو ہم مین سے ہر
شخص ایک ایک دن کہانا طیار کرتا اپنے ساتہیون کے لیے ایک دن میری باری آئی مین نے کہا اے
ابوہریرہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹہکانے پر آئے اور ابہی کہانا طیار نہین ہوا تہا مین نے کہا اے
ابوہریرہ کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہانا طیار ہو اونہون نے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے جسدن مکہ فتح ہوا آپنے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور
زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادون کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پہر آپ نے فرمایا ای
ابوہریرہ انصار کو بلاؤ مین نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپنے فرمایا اے انصار کے لوگو تم دیکہتے
ہو قریش کی جماعتون کو اونہون نے کہا ہان آپنے فرمایا کل جب اون سے ملنا تو انکو صاف کر دینا اور
آپ نے ہاتہ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا
پہاڑ پر ملنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اس روز جو کوئی انصار کو دکہلائی دیا انہون نے
اوسکو سلادیا یعنے مار ڈالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑہے اور انصار آئے
اُنہون نے گہیر لیا صفا کو اتنے مین ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتہا مٹ گیا
اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گہر مین چلا جاوے
اوسکو امن ہے اور جو ہتیار ڈالدے اوسکو بہی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو بہی امن ہے
انصار نے کہا انکو اپنے عزیزون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا تمنے کہا مجہکو کنبے والون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا

ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا میں محمد ہوں اللہ تعالی کا بندہ اور اسکا رسول ہیں نے وطن
چھوڑا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں
اونہوں نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کے آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس
کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وحول الکعبۃ ثلثمائۃ وستون
نصبا فجعل یطعنھا بعود کان بیدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان
زھوقا جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید زاد ابن ابی عمر یوم الفتح ترجمہ عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپکے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت
میں ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا
ہے یعنی دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں عن ابن ابی نجیح بھذا الاسناد الی قولہ زھوقا
ولم یذکر الآیۃ الاخری وقال بدل نصبا صنما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن
مطیع عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم
فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم الی یوم القیمۃ ترجمہ عبد اللہ بن مطیع سے روایت
ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن
مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل کیا جاوے گا باندھکر قیامت تک (نووی نے
کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاوینگے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھریگا اور کفر کیوجہ
سے باندھکر نہ مارا جاویگا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش
پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوس نے بہت رنج دیا تھا
فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی
مشکیں باندھکر لائے پھر وہ قتل ہوا اب آپ نے یہ حدیث فرمائی عن زکریا بھذا الاسناد و
زاد قال ولم یکن اسلم احد من عصاۃ قریش غیر مطیع کان اسمہ العاص رضی اللہ
تعالی عنہ فسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطیعا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوس دن جن لوگون کے نام عاص تھے قریش کے لوگون مین سے کوئی اون مین سے مسلمان نہین ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لغظی معنے نافرمان ہین اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بہی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان مین سے اوس روز مسلمان نہین ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اسکا خیال نہین رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تہا

باب صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اسکا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس صلحنامہ کو لکہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اور اوس مین یہ عبارت تہی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد مین اول یون ہی لکہنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکہیے اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم کیون لڑتے آپسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میٹ دو اس لفظ کو انہون نے عرض کیا مین اسکو میٹنے والا نہین (یہ اونہون ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہین ہے ورنہ اونکی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتہہ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تہا اس لیے کہ آپ پڑہے لکہے نہ تہے ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اپنے ہاتہہ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکہدیا) اوس مین ایک شرط یہ بہی تہی کہ مکہ مین آوین اور تین دن تک رہین اور ہتیار لیکر نہ آوین مگر غلاف کر اندر عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل
الحدیبیۃ قال کتب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابا بینہم قال فکتب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انہ لم یذکر
فی الحدیث ہذا ما کاتب علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال لما احصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صالحہ اہل مکۃ علی ان
یدخلہا فیقیم بہا ثلاثا ولا یدخلہا الا بجلبان السلاح السیف وقرابہ ولا یخرج باحد
معہ من اہلہا ولا یمنع احدا یمکث بہا ممن کان معہ قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اکتب الشرط بیننا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما
ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ المشرکون لو
نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان یمحاہا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا واللہ لا امحاہا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاراہ مکانہا فمحاہا وکتب ابن عبد اللہ فاقام
بہا ثلاثۃ ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا
اخر یوم من شرط صاحبک فامرہ فلیخرج فاخبرہ بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن
جناب فی روایتہ مکان تابعناک بایعناک ترجمہ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم روکے گئے کعبہ شریف مین جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والون نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آوین
اور تین دن تک مکہ مین رہین اور ہتیار دن کو غلاف مین رکھکر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے
جاوین اور جو اون کے ساتھ والون مین سے جو رہجاوے (مشرکون کا ساتھ قبول کرے) تو اسکو منع نکرین
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو
فیصلہ کیا اوسپر محمد اللہ تعالے کے رسول نے صلے اللہ علیہ وسلم۔ مشرک بولے اگر ہم جانتے
کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے ملکہ یون لکھیے محمد
عبد اللہ کے بیٹے نے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ میٹنے کے لیے اونہون نے
کہا قسم خدا کی مین تو نہ میٹون گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہہ بتا

حضرت علی نے بتادی آپنے اسکو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی
عیاض نے کہا کہ بعض لوگون نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپنے اپنے ہاتھ سے لکھدیا جیسا کہ
ظاہر معنے ہے اور بخاری کی روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا
اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپنے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہین کہ اللہ
تعالی نے آپکے ہاتھ سے لکھوا دیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپنے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہین یا اللہ
تعالی نے آپ کو اسوقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالے
نے آپکو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھا یا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوایا جسکو نہ لکھ سکتے
تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے مین کوئی خلل نہین ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپنے خود نہین لکھا کیونکہ اللہ
تعالی نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا مَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اور اس حدیث مین لکھا کے معنے لکھوایا ہین جیسا دوسری روایت مین
ہے کہ آپنے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ انتہی **مختصرا ت** (جب دوسرا سال ہوا تو آپ
تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ مین رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو اونہون نے کہا آپ سے فرمایا اچھا اور آپ
نکلے **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اُكْتُبْ **مِنْ مُحَمَّدٍ** رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ
لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ
نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
قریش مین سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جسکو ہم جانتے ہین باسمک اللہم آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہین تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد اللہ کیطرف سے پہر اونہون نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس کو واپس نہ دین گے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کردینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھین آپنے فرمایا لکھو ہم مین سے جو کوئی اون کے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالی اوسکو دور ہی رکھے اور ان مین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بہی رستہ نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کردے گا **ف** پہر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور اون کے ساتہی مسلمان ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتہا علیحدہ اونہون نے قائم کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا کہ ہم اِس شرط سے درگذرے آپ اپنے لوگون کو پہر بلا لیجیے اور صلحنامہ لکہتے وقت آپنے ایسے جزئیات مین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی بے فائدہ ہٹ تہی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تہی جسکو مشرک بیوقوف نہ سمجہے وہ یہ تہی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجہاوین آخر کہان تک حق دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجہ مین آجاویگا پہر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافرونکا زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار مین عرب کے اور قبیلے تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالے کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اوتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک **عن** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَوْمَ صِفِّیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اتَّہِمُوْا اَنْفُسَکُمْ لَقَدْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَلَوْ نَرٰی قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِکَ فِی الصُّلْحِ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ

المشرکین فجاء عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ السنا علی حق وھم علی باطل قال بلی قال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم
فی النار قال بلی قال ففیم نعطی الدنیۃ فی دیننا ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم
قال یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا قال فانطلق عمر فلم یصبر متغیظا
فاتی ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا ابا بکر السنا علی حق وھم علی باطل قال بلی
قال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم فی النار قال بلی قال فعلام نعطی الدنیۃ فی دیننا
ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم فقال یا ابن الخطاب انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولن یضیعہ اللہ ابدا قال فنزل القرآن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالفتح
فارسل الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقراہ ایاہ فقال یا رسول اللہ اوفتح ھو قال
نعم فطابت نفسہ ورجع **ترجمہ** سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ مین جنگ
تہی) کہڑے ہوے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے جس دن صلح ہوئی
حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون
مین ہوئی **ف** سہل کا مطلب تہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتہی ہی صلح اور تحکیم پر
راضی ہو جاوین گو ان کو ناگوار تہا پر سہل نے یہ سمجہایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا انجام
اچہا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال
کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو اون کے حق مین بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب
ہو گئے **ف** تو حضرت عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہین ہین اور کافر جہوٹے دین پر نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین پہر انہون
نے کہا ہم مین جو مارے جاوین کیا وہ جنت مین نہ جاوین گے ......

...... اور ان مین جو مارے جاوین وہ جہنم مین نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کیون نہین (مطلب حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ تہا کہ پہر دب کر صلح کیون کرین جنگ کیون نہ کرین (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا پہر کیون ہم اپنے دین پر دہبہ لگاوین اور لوٹ جاوین اور ابہی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ
نہین کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے مین اللہ کا رسول ہون مجہکو

تباہ نہین کرے گا کبہی یہ سُنکر حضرت عمر چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان سے
کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین اور وہ باطل پر نہین ہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین
نہین جاوینگے اور ان کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پہر کیون
ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابہی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اللہ تعالی نے ابو بکر نے
کہا ای خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہین اللہ انکو کبہی تباہ نہین کرے گا (بیان ہی ابو بکر صدیق کا روحانی
اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی جواب
دیا جو آپنے دیا تہا) پہر قرآن شریف اوترا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی
سورۂ انا فتحنا) آپنے حضرت عمر کو بلا بہیجا اور یہ سورت پڑہائی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صلح
فتح ہے ہماری آپنے فرمایا ہان تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ
فتح ہوا عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا
النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ اَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّي اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا
اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَكُنْ اِلَّا بِنُ لَمِيْسَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ ترجمہ شقیق سے
روایت ہے مینے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تہے صفین مین اے لوگو اپنے عقلون کا قصور سمجہو قسم اسکی تم دیکہتے مجہکو ابو جندل
کے روز (یعنے حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تہا)۔ اگر مین طاقت رکہتا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پہیرنے کی البتہ پہیر دیتا اوسکو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی
ناگوار تہی) قسم خدا کی ہمنے کبہی اپنی تلوارین کاندہون پر نہین رکہین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات
کیطرف جسکو ہم جانتے ہین مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تہی) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِي حَدِيثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِصِفِّيْنَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ
اَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ اِلَّا
انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری
رای ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کہولین تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے **ف**

قاضی عیاض نے کہا صحیح نسخون مین ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سددنا ہی اور بخاری کی روایت مین
بہی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹہیک بیٹہتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اسکا بند کرتے ہین
تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے ۔ نووی نے کہا ان حدیثون سے کافرون کے ساتہہ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہے
جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس
سے زیادہ نہین ہو سکتی اوسحالت مین جب مسلمان مغلوب ہون اور جو غالب ہون تو چار مہینے سے
زیادہ درست نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی
کوئی حد نہین بلکہ جتنی حاکم کی راے مین مناسب معلوم ہو درست ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلٰى قَوْلِهِ فَوْزًا عَظِيْمًا
مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ
فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے جب یہ سورت اوتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک ۔ تو آپ لوٹ کر آرہے تہے حدیبیہ سے اور
صحابہ کو بہت غم اور رنج تہا اور آپنے ہدی کو نحر کر دیا تہا حدیبیہ مین (کیونکہ کافرون نے مکہ مین آنے
نہ دیا) تب آپنے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اوتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجہکو پسند ہے عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
اَلْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ اقرار کو پورا کرنا عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا
مَنَعَنِيْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ
فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهُ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ
فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ
اللّٰهَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجہے بدر مین آنے سے کسی
چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ مین نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتہہ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضون نے
حسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافرون نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا چاہتے
ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہین جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ مین چلے جاتے ہین پہر اونہون نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پہر جاوین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر نہین لڑین گے
جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو
ہم اونکا اقرار پورا کرین گے اور اللہ سے مدد چاہین گے اون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی
مین جہوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تہے پر مصلحت سے اونہون نے جہوٹ کہدیا
کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہوسکے (تعریض یہ ہے کہ جہوٹ بہی نہ ہو اور اپنا مطلب بہی
فوت نہ ہو) اولی ہے لیکن جہوٹ بولنا بہی لڑائی مین درست ہے اسیطرح جہوٹ بولنا درست ہے لوگون
مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے رضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس
کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہہ نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے
اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اوس سے اقرار لیوین نہ بہاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور سارے اہل
کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوے بہاگ جاوے اور مالک کے نزدیک
اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسپر جبر کرکے قسم لی نہ بہاگنے کی تو بالاتفاق بہاگنا درست
ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اون کے باپ کو آپنے اقرار پورا کرنے
کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہ ہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تہا (نووی)

باب غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ
التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ
رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ اَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ
جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ
فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَ
لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ

أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ
قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي
فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ
قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی
سے) اونہون نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹہے تہے ایک شخص بولا اگر مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتہہ اور کوشش کرتا لڑنے مین حذیفہ
نے کہا تو ایسا کرتا (یعنے تیرا کہنا معتبر نہین ہو سکتا کرنا اور ہے کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اوس
سے بڑہکر نہ کر سکتا) تم دیکہو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے
ہین گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ ہجری مین ہوی غزوہ احزاب کہتے ہین کس لیے کہ کافرون کے بہت سے
گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تہے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تہی اور سردی
بہی خوب چمک رہی تہی اوس وقت آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافرون کی خبر لاوے اللہ تعالی اوسکو
قیامت کے دن میرے ساتہہ رکہیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسینے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہوئی کہ ایسی سردی مین اتنا خوف
کی جگہ مین جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جان نثاری اور ہمت مشہور ہے پہر آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافرون کی خبر میرے پاس
لاوے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن میرے ساتہہ رکہیگا کسینے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپنے فرمایا اے حذیفہ اوٹہہ اور کافرون کی
خبر لا اب مجہے کچہہ نبنا کیونکہ آپنے میرا نام لیکر حکم دیا جانیکا آپنے فرمایا جا اور خبر لیکر آ کافرون کی اور مت اوسکا نا انکو مجہہ پر (یعنی ایسا
کوئی کام نکرنا جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجہہ کو مارین یا لڑائی پر مستعد ہون) جب مین آپکے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی
حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی ذرہ بہی بالکل کافور ہوگئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تہی یہ آپکی دعا کی برکت تہی اللہ اور رسول کی
اطاعت ایسی ہے نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کردے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہانتک
کہ مین کافرون کے پاس پہنچا دیکہا تو ابو سفیان اپنی پیٹہ آگ سے سینک رہا ہے مینے تیر کمان پر چڑہایا اور قصد کیا مارنیکا پہر مجہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نکرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر مین مار دیتا تو بیشک ابو سفیان
کو لگتا آخر مین لوٹا پہر مجہے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہون جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور سب حال کہدیا اوس وقت سردی معلوم ہوی (یہ آپکا ایک بڑا معجزہ تہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے مجھے ایک فاضل کمل اپنا اوڑہا دیا جسکو اوڑہکر آپ نماز پڑہا کرتے تہے مین اُسکو اوڑہ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹہہ بہت سونے والے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بہیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکہنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضرور ہی اور امن مین بہی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور سازوسامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکہنا چاہیے کہ وہ ہتہیارون کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑہنے نہ پاوین۔ مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اسد تعالی کا خوف چہوڑدینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین سمجہتے ہین کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط اور سوا اسکے ہے مسلمانون کے گہٹنے مین صرف یہی آفت ہے کہ قرآن اور حدیث کو چہوڑ بیٹہے ہین دنیا کے دہندون مین ایسے پہنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین آتا پہر اسد تعالی نے بہی اُنکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہے کہ دنیا بہی اون کو نہین ملتی باوجود یکہ اون کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پر روز بروز مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرین گے اوسوقت تک یہ عذاب کبہی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑہین کیسا ہی علم حاصل کرین پہر مین نے خیال کیا کہ کافر بہی تو اسد تعالی سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین اُنکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکہی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر یہی ایک امر اون کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ اُنکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہی لیکن خدا تعالی اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے۔

صدقے اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقا ے وحقی کے یا اسد تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اسد علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت سے لگادے اور ایکبار اور اپنے دین کا بول بالا دکہلادے آمین یا رب العلمین

باب غزوۂ اُحُد جنگ احد کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِيْ سَبْعَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ

يُرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْهُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ
ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِصَاحِبَيْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابُنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن
(جب کافرون کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے
پاس رہگئے اور کافرون نے آپ پر ہجوم کیا آپنے فرمایا کون انکو پہیرتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا
جنت مین ایک انصاری آگے بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پہر اونہون نے ہجوم کیا آپنے فرمایا کون ان کو
لوٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین اور ایک انصاری بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا
پہر یہی حال رہا یہانتک کہ ساتون آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری
کیسی تہی یہان سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجہ لینا چاہیے) تب آپنے فرمایا ہم نے
انصاف نہ کیا (پہلی صورت مین یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹہے رہے اور انصار شہید
ہوگئے قریش کو بہی نکلنا تہا دوسری صورت مین یہ معنی ہون گے کہ ہمارے یار جو بہاگ گئے جان بچاکر
اونہون نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بہائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئین بچانے کے فکر مین رہے) عن
عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُسْئَلُ
عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ
ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى
صَارَ رَمَادًا اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ترجمہ عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے
باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہونے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اون سے پوچہا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہون نے کہا آپ کا چہرہ مبارک
زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپکے سر پر خود توڑا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پہر حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کی صاحبزادی خون دہوتی تہین اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سپر

۱۲ یعنی [illegible] انصاف نہ کیا

سے پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہون نے ایک
بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَھُوَ یُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ
مَنْ کَانَ یَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ کَانَ یَسْکُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُوْوِیَ
ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ غَیْرَ اَنَّہٗ زَادَ وَجُرِحَ وَجْھُہٗ وَقَالَ مَکَانَ ھُشِمَتْ کُسِرَتْ
ترجمہ سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا اونہون نے کہا مین
جانتا ہون قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دہوتا تہا اور جو پانی ڈالتا تہا اور جو دوا ہوئی پہر بیان کیا
اوسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ اُصِیْبَ وَجْھُہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْھُہٗ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ
رَبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا
نَبِیَّھُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْسَ
لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت
ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم
کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اوسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تہا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ
آیت اوتری تمہارا کچہ اختیار نہین ہے اللہ تعالی چاہے اونکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ
وہ ظالم ہین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھکر اونکی تباہی کا یقین کیا
لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تمکو کارخانہ الہی مین کوئی اختیار نہین ہے اب بہی اللہ اگر چاہے
تو تمکو معاف کر دیوے اور عذاب بہی کر سکتا ہے پہر آخر اللہ تعالی نے اونکو عذاب ہی کیا دنیا مین تباہ
اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بہی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکلگیا اللہ تعالی نے
اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت مین ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالمون کو تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اوتاری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا
مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال اون کی قوم نے اون کو مارا تھا اور وہ اپنے مونھ سے خون پونچھتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخشدے وہ نادان ہیں سبحان اللہ نبوت کے حلم کا کیا کہنا **عن**
الاعمش بھذا الاسناد غیر انہ قال فھو ینضح الدم عن جبینہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**
اشتد غضب اللہ علی من قتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خود قتل کریں اوس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا
ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا ھذا برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو حینئذ یشیر الی رباعیتہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد
غضب اللہ عز وجل علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ **ترجمہ** حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا اون لوگوں
پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا
اُس شخص پر جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنے جہاد میں جسکو ماریں
کیونکہ اُس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جنکو آپ حد یا قصاص میں
ماریں **باب** ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اسکا بیان **عن** ابن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وابو جھل واصحاب
لہ جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جھل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیاخذہ
فیضعہ فی کتفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذہ فلما
سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ قال فاستضحکوا وجعل بعضھم یمیل
علی بعض وانا قائم انظر لو کانت لی منعۃ طرحتہ عن ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ما یرفع راسہ حتی انطلق انسان فاخبر فاطمۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنھا فجاءت وھی جویریۃ فطرحتہ عنہ ثم اقبلت علیھم تشتمھم فلما قضی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتہ ذھب عنہم الضحک وخافوا دعوتہ ثم قال اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عقبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ والذی بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال ابو اسحاق الولید بن عقبۃ غلط فی ھذا الحدیث **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑہ رہے تھے اور ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اسکا بچہ دان لاتا ہے اور اسکو رکھدیتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں جاوین یہ سنکر ان میں کا بدبخت شقی اوٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اسکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے قاضی عیاض نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اسواسطے کہ بہنگنی اور رطوبت اسکے بدن کی پاک ہے اور اوجھڑی میں بھی جبتک بند رہتی ہیں نجس تو نہیں ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے کس لیے کہ اوجھڑے یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے اسیطرح اوسکا گوشت اور سب اجزا نجس تھے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پہ کیا رکھا گیا اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے انتہی **ف** پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اوسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے آپنے سر نہیں اوٹھایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر کی وہ آئیں اسوقت لڑکی تھیں اور اسکو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پھر ان لوگوں کیطرف آئیں انکو برا کہا جب آپ نماز پڑہ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی اور پھر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے پھر آپنے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگون نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اللہ ساتوین کا نام مجکو یاد نہین رہا بخاری کی روایت مین اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پھر قسم اوسکی جسنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپنے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا اونکی نعشین گھسیٹ کر گڈھے مین ڈالی گئین جو بدر مین تہا جیسے کتے کو گھسیٹ کر پہینکتے ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اسوقت موجود نہ تہا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتہ پہیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب تہا جوانی کے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّ حَوْلَہٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِذْ جَآءَ عُقْبَۃُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَہٗ عَلٰی ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَہٗ فَجَآءَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَاَخَذَتْہُ عَنْ ظَہْرِہٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَبَا جَہْلِ بْنَ ہِشَامٍ وَّ عُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَّاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَۃُ الشَّاکُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اَنَّ اُمَیَّۃَ اَوْ اُبَیًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُہٗ فَلَمْ یُلْقَ فِی الْبِئْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدے مین تہے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تہے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لیکر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹھایا پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹھ پر سے اوسکو اوٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو شک ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا پھر مین نے ان سب لوگون کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے مین پہینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تہے اسلیے وہ کنوے مین

نہین ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ گڑھے مین پھینکے گئے
ذلت سے دفن نہین کیے ہو کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ جنگل مین پھینک دیا جاوے پر جب صورت مین
اوس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دین قاضی عیاض نے کہا اس حدیث پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تھا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جا کر مرا اُسکا جواب یہ ہے
کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق
الظبیہ مین آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو قتل کرایا انتہی **عن** أبي إسحاق بهذا الإسناد
نحوه وزاد وكان يستحب ثلاثا يقول اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش ثلاثا
وذكر فيهم الوليد بن عتبة وأمية بن خلف ولم يشك قال أبو إسحاق ونسيت السابع **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کرتے تھے عاجزی سے آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے
قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجای ولید
بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام
بھول گیا **عن** عبد الله رضي الله تعالى عنه قال استقبل رسول الله صلى الله عليه
وسلم البيت فدعا على ستة نفر من قريش فيهم أبو جهل وأمية بن خلف وعتبة
ابن ربيعة وشيبة بن ربيعة وعقبة بن أبي معيط فأقسم بالله لقد رأيتهم صرعى
على بدر قد غيرتهم الشمس وكان يوما حارا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھ آدمیون کیلئے ابوجہل اور امیہ
بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبداللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ مین نے
اون لوگون کو دیکھا بدر مین پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا **عن**
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثته أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم يا رسول الله هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد فقال لقد لقيت من
قومك وكان أشد ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل
ابن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم وجهي فلم أستفق
إلا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ
وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ
يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہی اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے
آپنے فرمایا مین نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت
مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا مین نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئین پیش کیا (یعنے اُس کو مسلمان ہونے
کو کہا) اُس نے میرا کہنا نہ مانا مین چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تہا پہر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک
سان رنج مین چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہان سے نجد والے احرام باندہتے ہین مکہ
سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو مین نے اپنا سر اُٹہایا دیکہا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھپر سایہ کیا اور
اوس مین حضرت جبرئیل علیہ السلام تہے اونہون نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم
کا کہنا سنا اور جو اونہون نے جواب دیا تو پہاڑون کے فرشتے کو تمہارے پاس بہیجا ہے تم جو چاہو اوسکو
حکم کرو پہر اُس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا ای محمد اللہ تعالی نے تمہاری قوم کا کہنا سنا
اور مین پہاڑونکا فرشتہ ہون اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بہیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو مین
سنون پہر جو تم چاہو اگر کہو تو مین دونو پہاڑون کو (یعنی ابو قبیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ مین ہے) ان
پر ملا دون (اور ان کو پچی کر دون) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین یہ نہین چاہتا
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی اون کی اولاد مین سے اون لوگون کو پیدا کرے جو خاص اوسی کو پوجین
اور اُس کے ساتہہ کسیکو شریک نہ کرین (سبحان اللہ کیا شفقت تہی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور
آپ اُنکی تکلیف گوارا نکرتے) **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ
إِصْبَعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ
دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلی کٹ گئی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہین ہے تو مگر ایک اونگلی

جس مین سو خون نکلا اور اسہ تعالی کی راہ مین تجہے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ مین اتنی سی
تکلیف بے حقیقت ہو اور یہ شعر نہین ہے ضمیر اوپر گذرا) **عَنْ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ **ترجمہ** اسود بن قیس سو روایت ہو
رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم غار مین تہی (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے
مراد لشکر ہے) آپ کی اونگلی کو ٹہوکر لگی **عَنْ** جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ
مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى **ترجمہ**
جندب سو روایت ہو جبریل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے مین تو مشرک کہنے لگے اسہ تعالے
نے چہوڑ دیا محمد صلی اسہ علیہ وسلم کو اوسوقت یہ سورت اوتاری اسہ تعالی نے قسم ہے دن چڑہے کی اور
رات کی جب ڈہانک لیوے نہین چہوڑا تجہکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکہا **عَنْ** الْاَسْوَدِ
ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ
قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى **ترجمہ**
اسود بن قیس سو روایت ہو مین نے جندب بن سفیان سو سُنا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہین اوٹہے پہر ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابو سفیان
کی بہن ابو لہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد مین سمجہتی ہون کہ تمہارے شیطان
نے تم کو چہوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے سنی سے کہا) مین دیکہتی ہون دو تین رات سو تمہارے
پاس نہین آیا تب اسہ تعالی نے یہ سورت اوتارے والضحے اخیر تک اس کے معنی اوپر
گذرے **عَنْ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهٗ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهٗ اُسَامَةَ وَ
هُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى

مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فيهم عبد الله بن ابي وفي المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن ابي انفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم وقف فنزل فدعاهم الى الله وقرا عليهم القرآن فقال عبد الله بن ابي ايها المرء لا احسن من هذا ان كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا وارجع الى رحلك فمن جاءك منا فاقصص عليه فقال عبد الله بن رواحة اغشنا في مجالسنا فانا نحب ذلك قال فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا ان يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يخفضهم ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة رضي الله تعالى عنه فقال اي سعد الم تسمع الى ما قال ابو حباب يريد عبد الله بن ابي قال كذا وكذا قال اعف عنه يا رسول الله واصفح فوالله لقد اعطاك الله الذي اعطاك ولقد اصطلح اهل هذه البحيرة على ان يتوجوه فيعصبوه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذي اعطاكه شرق بذلك فذلك فعل به ما رايت فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدہے پر سوار ہوئے اوسپر ایک پالان تہا اور نیچے اوسکے ایک چادر تہی فدک کی (فدک ایک شہر تہا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی گدہے پر اسامہ بن زید تہے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے اونکی بیماری مین بنی حارث بن خزرج کے محلہ مین اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر جسمین سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تہے اون لوگون مین عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) بہی تہا اور عبد اللہ بن رواحہ بہی تہے جب اوس مجلس مین جانور کی گرد پہونچی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو سلام کیا پہر کہڑے ہوگئے اور گدہے پر سے اوترے پہر اونکو بلایا اللہ کیطرف اور اونکو قرآن سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے اچہا کچہ نہین یا اس سے تو یہ بہتر تہا کہ تم اپنے گہر مین بیٹہے رہو اگر تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہمکو ہمارے مجلسون مین اور لوٹ جاؤ اپنے ٹہکانے کو پہر جو ہم مین سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہمکو ضرور سناؤ

ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج
کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا اے سعد
تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتیں اوس نے ایسی ایسی باتیں کہیں
سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور درگذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر
والوں نے تو یہ ٹھیرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہناویں اور عمامہ بندھواویں (یعنے اوسکو بادشاہ
کریں یہاں کا) جب اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے
مارے) اُسی حسد نے اُس سے یہ کرایا جو آپ نے دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اُسکو
ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ نے اُسکو
کبھی ستایا بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مرگیا تو اوسکی بیٹے کی وجہ سے
پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اُسکو پہنانے کو **عن** ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذٰلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوس وقت تک عبداللہ
بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ
سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ
قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ
رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ
قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے
(اور اُسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے
وہ زمین شور تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہو مجھ سے قسم خدا کی آپکے
گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپکے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے

یہ سنکر عبد اللہ کے قوم مین کا ایک شخص غصے ہوا اور طرفین کے لوگون کو غصہ آیا اور مار کٹ مار ہوئی لکڑی اور
ہاتہہ اور جوتون سے انس نے کہا پہر ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اون کے
باب مین اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو اون مین میل کر دو اخیر تک **باب** قَتْلِ
اَبِيْ جَهْلٍ ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ
فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ فَلَوْ
غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکہا تو عفراء کے بیٹون نے اوسے ایسا
مارا ہے کہ ٹہنڈا ہوگیا ہے (یعنے موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اوسکی ڈاڑہی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے
وہ بولا کیا تم زیادہ ہوا اس شخص سے جسکو تم نے مارا ہے (یعنے مجہ سے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا
نہین) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تمنے مجہے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہین) ابو مجلز نے
کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجہے مارتا **ف** مردود مرتے وقت بہی جہل اور بے وقوفی
کے خیال مین ہتا اسکا مطلب تہا کہ عفراء کے بیٹے انصار تہے اور وہ کہیت اور باغ رکہتے تہے تو کاشتکار
اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تہے تو وہ آرزو کرتا تہا کاش مین اون کے ہاتہہ سے نہ مارا جاتا
کسی معزز شخص کے ہاتہہ سے مارا جاتا تو میری شان پر دہبہ نہ لگتا ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل نے پوچہا کس
کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی پہر اسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سامنے لاکر ڈالدیا تب آپ شکر الہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تہا **عَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْلَمُ لِيْ مَا فَعَلَ اَبُوْ جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
وَقَوْلِ اَبِيْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهٗ اِسْمٰعِيْلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** قَتْلِ كَعْبِ بْنِ
الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** نووی نے کہا آپ نے
محمد بن مسلمہ کو بہیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہون نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا
اور اسکی وجہ یہ تہی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تہا آپ کی اور برا

کہتا تہا آپ کو اور پہلے یہ اقرار کیا تہا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دونگا پہر دشمنون کے ساتہہ شریک
ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خلاف عہد نہ تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہ کی مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تہا اونہون نے اوس کی گردن
ماری کیونکہ غدر جب ہوتا کہ امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ
چکی ہو اسکا قتل فریب اور تدبیر سے بہی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہین **عن** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف
فانہ قد اذی اللہ تعالی ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن مسلمۃ یا رسول اللہ
اتحب ان اقتلہ قال نعم قال ائذن لی فلاقل قال قل فاتاہ فقال لہ وذکر ما بینہما
وقال ان ہذا الرجل قد اراد صدقۃ وقد عنانا فلما سمعہ قال وایضا واللہ لتملنہ قال
انا قد اتبعناہ الان ونکرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ قال وقد اردت
ان تسلفنی سلفا قال فما ترہننی قال ما ترید قال ترہننی نساءکم قال انت اجمل العرب انرہنک
نساءنا قال لہ ترہنونی اولادکم قال یسب ابن احدنا فیقال رہن فی وسقین من تمر
ولکن نرہنک اللامۃ یعنی السلاح قال فنعم وواعدہ ان یاتیہ بالحارث وابی عبس
بن جبر وعباد بن بشر قال فجاءوا فدعوہ لیلا فنزل الیہم قال سفیان قال غیر عمرو
قالت امراتہ انی لاسمع صوتا کانہ صوت دم قال انما ہذا محمد ورضیعہ وابو نائلۃ
ان الکریم لو دعی الی طعنۃ لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی
الی راسہ فاذا استمکنت منہ فدونکم قال فلما نزل نزل وہو متوشح فقالوا نجد
منک ریح الطیب قال نعم تحتی فلانۃ ہی اعطر نساء العرب قال فتاذن لی ان اشم منہ
قال نعم فشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسہ ثم
قال دونکم قال فقتلوہ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اوس نے ستایا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول
کو اور سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکون کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے
کی پہر مدینہ مین آکر مسلمانون کی عورتون پر غزلین کہنا شروع کین اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی (محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپنے فرمایا ہان محمد
بن سلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اُس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون
گو ظاہر مین آپ کی برائی بہی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے) آپنے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پہر محمد بن مسلمہ نے
کعب سے باتین کین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا اس شخص نے (یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا
ظاہری معنے اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کیے اور انکے بجا
لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سُنا تو کہنے لگا ابہی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی
محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اُسکا چہوڑ دینا بہی برا معلوم ہوتا ہے
جب تک ہم اُسکا انجام نہ دیکہہ لین کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجکو کچہ قرض دو
کعب نے کہا اچہا تم کیا چیز گرو کروگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کرو محمد بن
مسلمہ نے کہا تم تو عرب مین سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتین تمہارے پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا
اچہا اپنی اولاد گرو رکہو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کہجور کے دو وسق پر گرو ہوا تہا البتہ ہم اپنے
ہتیار تمہارے پاس گرو کرینگے (اس مین یہ مصلحت تہی کہ ہتیار لیکر اوس مردود پاس جا سکین اور اُسکو
قتل کرین کعب نے کہا اچہا پہر محمد بن مسلمہ نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (ابن اوس) کو اور ابو عبس بن
جبر (عبد الرحمن) اور عباد بن بشر کو لیکر آؤن گا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش
جو کعب کے رضاعی بہائی تہے وہ بہی گئے) یہ سب لوگ آئے اور اُسکو بلایا رات کو وہ اوترا اپنے بالا
خانے پر سے (عمرو کے سوا اورون کی روایت مین یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خون کی آواز معلوم
ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ مین اور اُن کے رضاعی بہائی ابو نائلہ ہین (امام نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن مسلمہ مین اور اون کے رضاعی بہائی ابو نائلہ بخاری کی روایت
مین ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بہائی محمد بن مسلمہ ہین اور میرے دودہ بہائی ابو نائلہ ہین اور یہی
صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے
کے لیے بہی اوسکو بلا دین تو چلا آوے محمد نے اپنے یارون سے کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتہہ اُسکی
سر کیطرف بڑہاؤنگا اور جب مین اچہی طرح اوسکے سر کو تہام لون تو تم اپنا کام کرنا پہر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اُن لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم مین سے آرہی ہے کعب نے کہا ہان میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو مین تمہارا سر سونگھون کعب نے کہا اچھا محمد نے اُسکا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھون اور زور سے اُسکا سر تھاما اور یارون سے کہا لیو انھون نے اُسکو تمام کیا **باب** غزوۃ خیبر یعنی خیبر کی لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر قال فصلینا عندھا صلوۃ الغداۃ بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قالھا ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالھم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناھا عنوۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے مین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے مین اُنکے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئی ہین اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کھل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور انس کی نظر یکایک اوس پر پڑی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے یہ فرمایا اسوقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتھ انس نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت ردیف

اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** انس سے روایت ہی مین ابوطلحہ کے ساتھہ سوار تہا خیبر کے دن اور میرا پاؤن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤن سے چہو رہا تہا پہر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب نکلتے ہی اونہون نے اپنے جانورون کو باہر نکالا تہا اور کلہاڑیان اور زنبیلین اور کدالین (یا رسیان درخت پر چڑہنے کی) لیکر نکلے تہے وہ کہنے لگے محمدؐ آپہونچے لشکر کے ساتھہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کی زمین مین تو بری ہی صبح اون لوگون کی جو ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر اللہ تعالی نے شکست دی اُن کو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ **ف** معنی اس کے اوپر گذرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپنے مکہ کی فتح مین بتون کو کوچتے وقت فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتون مین یا مزاح اور دل لگی مین کیونکہ خلاف ہے عظمت کے **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ **اَللّٰهُمَّ** لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ قَالَ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَ

فتحها عليكم فلما امسى الناس مساء اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء يوقدون قالوا على لحم قال
اي لحم قالوا لحم الحمر الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها
فقال رجل او يهريقوها ويغسلوها قال او ذاك قال فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه
قصر فتناول به ساق يهودي ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر رضي الله
تعالى عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو آخذ بيدي قال فلما راني رسول
الله صلى الله عليه وسلم ساكتا قال ما لك قلت له فداك ابي وامي زعموا ان عامرا رضي
الله تعالى عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسيد بن حضير الانصاري
فقال كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي
مشى بها مثله وخالف قتيبة محمدا في الحديث في حرفين وفي رواية
ابن عباد والق سكينة علينا **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کیطرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم مین سے بولا ای عامر بن اکوع (میری
بھائی کو) کچھ اپنی شعرین نہین سناتے (تاکہ رستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر
سب بحر کے نہین ہوتے اوس مین لچے اور بحر دونون ہین) اور عامر شاعر تھے وہ اُترے اور گا کر پڑھنے لگے
(نووی نے کہا سفر مین عجیب ہے دل لگی کے لیے اور جانورون کے خوش کرنے کے لیے سا اونٹ اس گانے سے ایسا
ست ہو جاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہین رہتی) **ص** تو ہدایت گر نہ کرتا اسے خدا +
کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا + ہم ہین تجھپر جان سے مالک فدا + بخشدے ہمسے ہوئے جو کچھ خطا + -
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس مین یہ اشکال ہے کہ فدا اُس شخص پر ہوتے ہین جسپر
کوئی بلا آسکے اور خدا تعالی پر کوئی آفت نہین آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہین
قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کرون
تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہین کہہ سکتے **ف** کافرون سے جب کہ ہووے سامنا
دے ہمارے پاؤن کو وہان پر جما + اور تسلی اور تشفی دے خدا + ہم تو حاضر ہین بلاتے ہی سدا + صیح
تو کے کافرون نے غل کیا **ف** یعنی ہمکو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

مین تیرے اور چوتہے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشدے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک جئین اور آٹہوین مصرع
کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپنے فرمایا اللہ تعالی اوسپر رحم کرے ایک
شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپنے ہم کو اوس سے فائدہ اٹہانے دیا ہوتا **ف**
صحابہ کو یہ امر معلوم تہا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی شخص کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا
اس لیے اونہون نے ایسا کہا یہ بہی آپ کا ایک معجزہ تہا **ف** سلمہ بن اکوع نے کہا پہر ہم خیبر مین پہنچے
اور ہمنے خیبر والون کو گہیرا اور ہم کو بہت شدت کی بہوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح
کردیا خیبر کو تمہارے ہاتہون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگار
جلائے آپنے پوچہا یہ انگار کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین انہون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپنے فرمایا کاہیکا گوشت
اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا بہا دو اوسکو اور توڑ کر پہینک دو ہانڈیون کو **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدہون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما
کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کے وہ یہ
تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تہی گدہون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے
پہلے اونہون نے ایسا کیا تہا **ف** ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پہینک دین اور ہانڈیون
کو دہو ڈالین آپنے فرمایا اچہا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رای بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پہر جب صف
باندہی لوگون نے تو عامر کی تلوار چہوٹی تہی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر
لگی گہٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتہ پکڑے ہوئے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو چپ چپ دیکہا آپ نے پوچہا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونہون نے
غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپنے اپنے دونون
انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنے کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے
(یعنے جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اوسکے مشابہ کوئی

عرب کم ہوگا **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ قَاتَلَ اَخِیْ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قِتَالًا شَدِیْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَیْهِ سَیْفُهٗ فَقَتَلَهٗ
فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِیْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِیْ سِلَاحِهٖ
وَشَكُّوْا فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْبَرَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَئْذَنْ لِیْ اَنْ اَرْجُزَ لَكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اهْتَدَیْنَا ٭ وَلَا تَصَدَّقْنَا
وَلَا صَلَّیْنَا ٭ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ ٭ وَاَنْزِلَنْ سَكِیْنَةً عَلَیْنَا ٭ وَثَبِّتِ
الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ٭ وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ٭ فَلَمَّا قَضَیْتُ رَجْزِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهٗ اَخِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُهُ
اللّٰہُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ نَاسًا لَیَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِ یَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ
بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ غَیْرَ
اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا یَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی
اسد تعالی عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر اوسکی تلوار خود اوسپر پلٹ گئی وہ مرگیا تو آپکے اصحاب نے اوسکی باب مین گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنی ہتیار سے آپ مرگیا اسیطرح کچھ شکایت کی اوس کے باب مین سلمہ نے کہا پھر رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم خیبر سے لوٹے مین نے عرض کیا یا رسول اسد اجازت دیجیے مجھے رجز پڑھنے کی (رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اسد تعالے عنہ نے کہا مجھے
معلوم ہے جو تم کہوگے پھر مین نے کہا ان شعرون کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اسد تعالی کی اگر اسد تعالی ہدایت نہ
کرتا ہمکو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ۔ آپنے فرمایا سچ کہا تو نے پھر مین نے
کہا اوتار اپنی رحمت ہمپر اور جماوی ہمارے پاؤن کو اگر ہمارا سامنا ہو کافرون سے اور مشرکون نے ہجوم
کیا ہمپر جب مین اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے مین نے

عرض کیا میری بہالی کا آپنے فرمایا اللہ تعالی رحم کرے اوس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اوس کی
نماز پڑہنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتیار سے مرا آپنے فرمایا وہ تو جاہد ہے اور مجاہد ہوکر مرا ابن شہاب
نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچہا تو اوس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوسنے یہ کہا
کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوس پر نماز پڑہنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جہوٹے ہیں وہ تو جاہد
مجاہد ہوکر مرا اور اوسکو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنی اونگلی سے **باب** غزوۃ الاحزاب
وھی الخندق غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب
بیاض بطنہ وھو یقول واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن
سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال وربما قال - ان الملا قد ابوا
علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + ویرفع بھا صوتہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتہہ مٹی ڈہوتے تہے (جب خندق
کہودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپکے پیٹ کی سفیدی کو چہپا لیا تہا آپ یہ فرماتے تہے قسم اللہ تعالی
کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے تو اوتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں
نے (یعنے مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نہ لائے) اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے
نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے
اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب
نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بہی نکلتا ہے کہ امام کو بہی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیے
ضرورت کیوقت افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈہونے میں عار نہ کریں اور اس زمانہ
کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جنکو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتہہ کہلانے میں یا غریب
کو اپنے پاس بٹہانے میں عار کریں سلام علیک کرنے سے خفا ہوں سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ
ناراض ہوں پہر کاہیکے مسلمان ہیں علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں ملعون ہیں معاذ اللہ من
ذلک **عن** ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ فذکر مثلہ الا انہ
قال - ان الاولی قد بغوا علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہان لوگوں نے ہجوم کیا

ہمارے نخوت اور سرکشی کی اور بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے عَنْ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب على
اکتافنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للمہاجرین
والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق
کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش
اور بخشدے تو مہاجرین اور انصار کو ف زہے قسمت اُن مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت
اونہی کو ہے جو جانتے ہیں عَنْ انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اللھم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے
انصار اور مہاجرین کو عَنْ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول اللھم ان العیش عیش الآخرۃ قال شعبۃ او قال اللھم لا
عیش الا عیش الآخرۃ فاکرم الانصار والمہاجرۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار
اور مہاجرین پر عَنْ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانوا یرتجزون ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معھم وھم یقولون اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ فانصر
الانصار والمہاجرۃ وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ
تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت
میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عَنْ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون یوم الخندق نحن الذین بایعوا محمدا على الاسلام
او قال على الجهاد شک حماد ما بقینا ابدا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم
ان الخیر خیر الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **باب** غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ اَنْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا ۶ھ ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں میں نے پوچھا کس نے لیں اوس نے کہا غطفان نے (وہ ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی) یہ سنکر میں تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے اون لٹیروں کو ذی قرد میں پایا اونہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیرانداز تھا اور کہتا جاتا تھا اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں

جنگ مین ایسا کہنا درست ہو تاکہ دشمن پر رعب پڑے آج کمینون کی تباہی کا دن ہو یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودہ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جسمین پہچان ہوگی اوس شخص کی جو بچپنے
سے لڑائی کا دودہ پیتا رہا ہے اور جنگ مین ماہر ہے ف مین رجز پڑہتا رہا یہانتک کہ اونٹنیان
اون سے چہڑالین بلکہ اور تیس چادرین اون کی چہینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بہی آگئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوگون کو مین نے پانی پینے نہین دیا ہے وہ پیاسے ہین اب
اونپر لشکر کو بہیجیے آپنے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزین لے چکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پہر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتہہ مجکو بٹہلایا یہانتک کہ ہم مدینہ مین
پہونچے **عن** سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه قال قدمنا الحديبية مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن اربع عشرة مائة وعليها خمسون شاة لا ترويها قال فقعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبا الركية فاما دعا واما بسق فيها قال فجاشت فسقينا
واستقينا قال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعانا للبيعة في اصل الشجرة قال
فبايعته اول الناس ثم بايع وبايع حتى اذا كان في وسط من الناس قال بايع يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس قال وايضا قال ورآني رسول الله صلى
الله عليه وسلم عزلا يعني ليس معي سلاح قال فاعطاني رسول الله صلى الله عليه
وسلم حجفة او درقة ثم بايع حتى اذا كان في آخر الناس قال الا تبايعني يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس وفي اوسط الناس قال وايضا قال
فبايعته الثالثة ثم قال لي يا سلمة اين حجفتك او درقتك التي اعطيتك قال قلت
يا رسول الله لقيني عمي عامر عزلا فاعطيته اياها قال فضحك رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقال انك كالذي قال الاول اللهم ابغني حبيبا هو احب الي
من نفسي ثم ان المشركين راسلونا الصلح حتى مشى بعضنا في بعض واصطلحنا
قال وكنت تبيعا لطلحة بن عبيد الله اسقي فرسه واحسه واخدمه واكل
من طعامه وتركت اهلي ومالي مهاجرا الى الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم
قال فلما اصطلحنا نحن واهل مكة واختلط بعضنا ببعض اتيت شجرة

فكسحت شوكها فاضطجعت في أصلها قال فأتاني أربعة من المشركين من أهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبغضتهم فتحولت إلى شجرة أخرى وعلقوا سلاحهم
واضطجعوا فبينما هم كذلك إذ نادى مناد من أسفل الوادي يا للمهاجرين قتل ابن زنيم قال
فاخترطت سيفي ثم شددت على أولئك الأربعة وهم رقود فأخذت سلاحهم فجعلته
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع أحد
منكم رأسه إلا ضربت الذي فيه عيناه قال ثم جئت بهم أسوقهم إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبلات يقال له مكرز
يقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس مجفف في سبعين من المشركين فنظر
إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم يكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم و
أيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين إلى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رقي هذا الجبل الليلة كأنه طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم وأصحابه قال سلمة فرقيت تلك الليلة مرتين أو ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا
معه وخرجت معه بفرس طلحة أنديه مع الظهر فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاري
قد أغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه أجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فأبلغه طلحة بن عبيد الله وأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن المشركين قد أغاروا على سرحه قال ثم قمت على أكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل
وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فألحق رجلا منهم فأصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم إلى كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله ما زلت أرميهم وأعقر بهم فإذا رجع إلي فارس أتيت شجرة فجلست في

أصلحها ثم رميته فعقرت به حتى إذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل
فجعلت أرديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك أتبعهم حتى ما خلق الله تعالى من بعير من
ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم
أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا
جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى أتوا
متضايقا من ثنية فإذا هم قد أتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون
وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي أرى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما
فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في أيدينا قال فليقم إليه نفر منكم
أربعة قال فصعد إلي منهم أربعة في الجبل قال فلما أمكنوني من الكلام قال قلت هل
تعرفوني قالوا لا ومن أنت قال قلت أنا سلمة بن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى
الله عليه وسلم لا أطلب رجلا منكم إلا أدركته ولا يطلبني فيدركني قال أحدهم
أنا أظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخللون الشجر قال فإذا أولهم الأخرم الأسدي وعلى إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى
إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الأخرم قال فولوا مدبرين قلت
يا أخرم احذرهم لا يقتطعوك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال
يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق وأن النار حق فلا
تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه
وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه
وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا
منه وهم عطاش قال فنظروا إلي أعدو وراءهم فحليتهم عنه يعني أجليتهم عنه
فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في ثنية قال فأعدو فألحق رجلا منهم

فاصكه بسهم في نغض كتفه قال قلت خذها وانا ابن الاكوع واليوم يوم الرضع قال يا ثكلته
امه اكوعه بكرة قال قلت نعم يا عدو نفسه اكوعك بكرة قال وارادوا فرسين على ثنية
قال فجئت بهما اسوقهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولحقني عامر بسطيحة فيها
مذقة من لبن وسطيحة فيها ماء فتوضات وشربت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على الماء الذي حلاتهم عنه فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اخذ
تلك الابل وكل شيء استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة واذا بلال نحر ناقة من
الابل التي استنقذت من القوم واذا هو يشوي لرسول الله صلى الله عليه وسلم من كبدها
وسنامها قال قلت يا رسول الله خلني فانتخب من القوم مائة رجل فاتبع القوم فلا يبقى
منهم مخبر الا قتلته قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه في
ضوء النار فقال يا سلمة اتراك كنت فاعلا قلت نعم والذي اكرمك فقال انهم الآن
ليقرون في ارض غطفان قال فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم فلان جزورا فلما كشفوا
جلدها راوا غبارا فقالوا اتاكم القوم فخرجوا هاربين فلما اصبحنا قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم اعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا
ثم اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين الى المدينة قال
فبينما نحن نسير قال وكان رجل من الانصار لا يسبق شدا قال فجعل يقول الا مسابق الى
المدينة هل من مسابق فجعل يعيد ذلك قال فلما سمعت كلامه قلت اما تكرم كريما
ولا تهاب شريفا قال لا الا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت يا رسول الله
بابي انت وامي ذرني فلاسابق الرجل قال ان شئت قال قلت اذهب اليك وثنيت رجلي
فطفرت فعدوت قال فربطت عليه شرفا او شرفين استبقي نفسي ثم عدوت في
اثره فربطت عليه شرفا او شرفين ثم اني رفعت حتى الحقه فاصكه بين كتفيه قال
قلت قد سبقت والله قال انا اظن قال فسبقته الى المدينة قال فوالله ما لبثنا الا ثلاث
ليال حتى خرجنا الى خيبر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعل عمي عامر يرتجز

بالقوم ـ تالله لولا الله ما اهتدينا * ولا تصدقنا ولا صلينا * ونحن عن فضلك ما
استغنينا * فثبت الاقدام ان لاقينا * وانزلن سكينة علينا * فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من هذا قال انا عامر قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول الله
صلى الله عليه وسلم لانسان يخصه الا استشهد قال فنادى عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه وهو على جمل له يا نبي الله لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خيبر
قال خرج ملكهم مرحب يخطر بسيفه يقول قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح
بطل مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * قال وبرز له عمي عامر رضي الله تعالى عنه
فقال ـ قد علمت خيبر اني عامر * شاكي السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتين
فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب عامر يسفل له فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله
وكانت فيها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقولون
بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقلت يا رسول
الله بطل عمل عامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من
اصحابك قال كذب من قال ذلك بل له اجره مرتين ثم ارسلني الى علي رضي الله تعالى
عنه وهو ارمد فقال لاعطين الراية رجلا يحب الله تعالى ورسوله صلى الله عليه
وسلم او يحبه الله ورسوله قال فاتيت عليا رضي الله تعالى عنه فجئت به اقوده و
هو ارمد حتى اتيت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبسق في عينيه فبرأ واعطاه
الراية وخرج مرحب فقال ـ قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * فقال علي رضي الله تعالى عنه ـ انا الذي
سمتني امي حيدره * كليث غابات كريه المنظره * اوفيهم بالصاع كيل
السندره * قال فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على يديه رضي الله تعالى
عنه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہونچے سو ہم چودہ سو آدمی
تھے یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں اور
وہاں پچاس بکریاں تھیں جنکو کنوئے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا یعنے ایسا کم پانی تھا کنوئیں میں اسپر سوا

اسد صلی اسد علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈہ پر بیٹہے تو آپنے دعا کی یا تہوکا کنوئیں مین وہ اُسی وقت ابل آیا پہر ہم نے
جانورون کو پانی پلایا اور خود بہی پیا بعد اس کے حضرت رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ مین اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہین اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف مین ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ اخیر تک) مین نے سب سے پہلے لوگون مین آپ سے بیعت
کی پہر آپ بیعت لینے لگے تو رفتہ رفتہ یہانتک کہ آدہے آدمی بیعت کر چکے اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر مین نے
عرض کیا یا رسول اسد مین تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پہر سہی اور آپنے مجہے نہتا دیکہا (یعنی بے ہتیار)
دیکہا تو ایک بڑی سی ڈہال یا چہوٹی سی ڈہال دی پہر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے
اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجہہ سے بیعت نہین کرتا مین نے عرض کیا یا رسول اسد مین تو آپ سے بیعت کر چکا
اول لوگون مین پہر بیچ کے لوگون مین آپ نے فرمایا پہر بہی غرض مین نے تیسری بار آپسے بیعت کی پہر
آپنے فرمایا ای سلمہ تیری وہ بڑی ڈہال یا چہوٹی ڈہال کہان ہے جو مین نے تجہے دی تہی مین نے
عرض کیا یا رسول اسد میرا چچا عامر مجہے ملا وہ نہتا تہا مین نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور
آپنے فرمایا تیری مثال اُس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تہی یا اسد مجہے ایسا دوست دے جس کو مین
اپنی جان سے زیادہ چاہون پہر مشرکون نے صلح کے پیام بہیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسرے
طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا مین طلحہ بن عبید اسد کی خدمت مین تہا اون کے گہوڑے
کو پانی پلاتا اون کی پیٹہہ کہجاتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتہہ کہانا کہاتا اور مین نے اپنا گہر بار دھن
دولت سب چہوڑ دیا تہا اسد اور رسول کیطرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والون کی صلح ہو گئی
اور ہر ایک ہم مین کا دوسرے سے ملنے لگا تو مین ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جہاڑے
اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے مین چار آدمی مشرکون مین سے آئے مکہ والون مین سے اور لگے جناب رسول
خدا صلے اسد علیہ وسلم کو برا کہنے مجہے غصہ آیا مین دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہون نے اپنے
ہتیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اسیحال مین تہے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسینے آواز دی دوڑو
ای مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی مین نے اپنی تلوار سونتی اور اُن چارون
آدمیون پر حملہ کیا وہ سو رہے تہے اون کے ہتیار مین نے لے لیے اور گٹہا بنا کر ایک ہاتہہ مین رکہے پہر
مین نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اسد علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے جس نے سر اٹہایا

مین ایک مار دونگا اُس عضو پر جسمین اوس کی دونون آنکہین مین پہر مین اُنکو کہینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تہے وہ اوسکو کہینچتا ہوا لایا ایک گہوڑے پر جسپر جہول پڑی تہی اور ستر آدمیون کے ساتھہ مشرکون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہا پہر فرمایا چہوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی شروع ہو دو پہر دوبارہ بہی اونہی کیطرف سے ہو (یعنی ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہین دوبار تب ہمکو بدلا لینا برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کر دیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتہون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتہون کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تہا تمکو اونپر۔ پہر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑہ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپکا اور آپ کے اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑہا (اور پہرہ دیتا رہا) پہر ہم مدینہ مین پہنچے تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بہی اوس کے ساتھہ تہا طلحہ کا گہوڑا لیے ہوے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتھہ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا مین نے کہا اے رباح تو یہ گہوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پہر مین ایک ٹیلے پر کہڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے مین نے تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لٹیرون کے پیچہے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑہتا ہوا أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاٹہی مین مارتا جو اوس کے کاندہے تک پہنچتا (کاٹہی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر قسم خدا تعالے کی مین برابر انکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹہ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

رستی مین گہسی اور مین پہاڑ پر چڑہ گیا اور وہان سے پتہر مارنا شروع کیے اور برابر اُنکا پیچہا کرتا رہا یہان تک کہ
کوئی اونٹ جسکو اللہ تعالی نے پیدا کیا تہا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تہا نہ بچا جو
میرے پیچہے نہ رہ گیا ہو اور لٹیرون نے اُسکو نہ چہوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے اون سے چہین لیے
سلمہ نے کہا پہر مین اون کے پیچہے چلا تیر مارتا ہوا یہانتک کہ تیس چادرون سے زیادہ اور تیس بہالون سے زیادہ
اون سے اور چہینین وہ اپنے تئین ہلکا کرتے تہے (بہاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پہینکتے مین اوس پر
ایک نشان رکہہ دیتا پتہر کا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اوسکو پہچان لین (کہ یہہ
غنیمت کا مال ہے اور اوسکو لے لیوین) یہانتک کہ وہ ایک تنگ گہاٹی مین آگئے اور وہان اون
کو بدر فزاری کا بیٹا ملا وہ سب بیٹہے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور مین ایک چہوٹی ٹیکری کے چوٹی پر بیٹہا
فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے وہ بولے اس شخص نے ہمکو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندہیری رات سے ہمارے
ساتہہ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہانتک کہ جو کچہ ہمارے پاس تہا سب چہین لیا فزاری نے کہا تم مین
سے چار آدمی اوسکو جا کر مار لین یہ سُنکر چار آدمی میری طرف چڑہے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آگئے کہ
میری بات سن سکین تو مین نے کہا تم مجہے جانتے ہو اونہون نے کہا نہین مین نے کہا مین سلمہ ہون
اکوع کا بیٹا (اکوع اون کے دادا تہے لیکن دادا کی طرف اپنی کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے
باپ کا نام عمرو تہا اور عامر اون کے چچا تہے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تہے) قسم اوس شخص کی جس نے
بزرگی دی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ کو مین تم مین سے جسکو چاہون گا مار ڈالون گا (تیر سے)
اور تم مین سے کوئی مجہے نہین مار سکتا اون مین سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پہر وہ سب
لوٹے مین وہان سے نہین چلا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختون مین گہس
رہے تہے سب سے آگے اخرم اسدی تہے اون کے پیچہے ابو قتادہ اون کے پیچہے مقداد بن اسود کندی
مین نے اخرم کے گہوڑے کی باگ تہام لی یہ دیکہکر وہ لٹیرے بہاگے مین نے کہا ای اخرم تم اون سے
بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالین جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آلین انہون
نے کہا ای سلمہ اگر تجہ کو یقین ہے اللہ تعالی کا اور پچہلے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم
سچ ہے تو مت روک مجہکو شہادت سے (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ مین اون لوگون کے ہاتہہ سے شہید ہونگا
اس سے کیا بہتر ہے) مین نے انکو چہوڑ دیا انکا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے اخرم نے اوس کے

گہوڑی کو زخمی کیا اور عبد الرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گہوڑے پر چڑہ بیٹہا اتنے مین
حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہون نے عبد الرحمن کو برچہہ مار کر
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو مین انکا پیچہا کیے گیا مین
اپنے پاؤن سے ایسا دوڑ رہا تہا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہانتک
کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گہاٹی مین پہونچے جہان پانی تہا اور اسکا نام ذی قرد تہا وہ اترے
پانی پینے کو پیاسے تہے پہر مجھے دیکہا مین اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تہا آخر مین نے اون کو پانی پر سے ہٹادیا
وہ ایک قطرہ بہی نپی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گہاٹی کی طرف مین بہی دوڑا اور اُن مین سے کسی کو پاکر
ایک تیر لگادیا اوس کے شانے کی ہڈی مین اور مین نے کہا لے اسکو اور مین بیٹا ہون اکوع کا اور یہ دن
کمینون کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اسکی مان اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے
جو صبح کو میرے ساتہہ تہا مین نے کہا ہان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبحکو تیرے ساتہہ تہا
سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیرون کے دو گہوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) اونہون نے اون کو
چھوڑ دیا ایک گہاٹی مین مین اون گہوڑون کو کہینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہان
مجھکو عامر ملے ایک چھاگل دودہ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کے لیے ہوئی مین نے وضو کیا اور دودہ پیا
(اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گہوڑے تہک گئے اونٹ تہک
گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تہکے اور دن بہر مین نہ کچھ کہایا نہ پیا پیاسے جل جلا لگی امداد تہی)
پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تہے جہان سے مین نے لٹیرون کو بہگایا تہا
مین نے دیکہا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہین اور سب چیزین جو مین نے مشرکون سے چہینی تہین سب
برچھی اور چادرین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین نے چہینے تہے ایک اونٹ نحر کیا
ہے اور وہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بہون رہے ہین مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر مین سے سو آدمی چن لینے کی پہر مین اون لٹیرون کا پیچھا کرتا ہون
اور اون مین سے کوئی شخص باقی نہین رکہتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جاکے یعنے سب کو مار ڈالتا ہون) اینکر
آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین انکی روشنی مین آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے مین نے
کہا ہان قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد مین پہونچ گئے وہان

ادن کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا وہ اوسکی کہال نکال رہی تہی اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے وہی بہاگ کہڑے ہوے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجہے اپنے ساتہ بٹہلا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہ جاؤنگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون مونڈہون کے بیچ اور مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے پہونچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ سابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کیطرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوئے تو جما رکہہ ہمارے پاؤن کو اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالے بخشے تجہ کو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آئے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ +
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ + اِذَا الْحُرُوبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر سا آزمودہ کار جب لڑائیان آدین شعلے اُڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے اُسکے مقابلے کیلیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ * شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون ۔ پورا ہتیار بند لڑائی مین گہسنے والا + پہر دونون کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے مار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اُنہی کو لاگی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپکے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس گیا اور اُنکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اُسیوقت اچہے ہوگئے پہر آپ نے اون کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ * شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ * اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ + اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ + یعنے مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا **ف** حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوسکے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا نام اسد رکہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب لوٹ کر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے جبڑا

حادر سے ہے اور حادر کے معنی سخت اور بڑے ور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور
بہادری رکہتا ہون تیری کیا حقیقت ہے ف مثل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے (یعنے شیر ببر
نہایت ڈراونی صورت رکہ اوس کے دیکہنے سے خوف پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ
دیتا ہون اور سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو سیر ہے اور پر ایک خفیف حملہ کرتے ہین اور مین اون کا
کام ہی تمام کر دیتا ہون) پہر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اوسیوقت جہنم کو روانہ ہوا
بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتحدی اون کے ہاتہون پر ف سیرۃ ابن ہشام مین باسناد ابو رافع سے جو
مولی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بہیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہونچے تو قلعہ
والے باہر نکلے اور انہون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اون کی سپر گرادی انہون
نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تہا اوٹہا لیا اور اسکو سپر کر لیا پہر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے
تک اون کے ہاتہہ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو اونہون نے وہ دروازہ پہینک دیا ابو رافع نے
کہا مین اور سات آدمی اور تہے انہون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اولٹنے کی تو نہ اولٹ سکے سبحان اللہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد تہی بڑے بڑے بہادرون کو جنکا عرب
مین شہرہ تہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے
کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو
محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکہا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا
کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تہے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تہے ابن عبد البر
نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پہر روایت کیا اونہون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا
ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جسپر اکثر اہل الحدیث اور اہل سیر ہین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تہے رضی
اللہ تعالی اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبد اللہ
بن سہل نے اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے
مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن گا کل میرا بہائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجہے جوش
آرہا ہے آپ نے فرمایا اچہا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اُس درخت کی صرف جڑ کہڑی رہ گئی پہر مرحب نے محمد پر حملہ کیا اونہون نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گہس گئی اور اوسی مین اٹک رہی پہر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بہائی یاسر نکلا اور اُس نے پکارا کون آتا ہے مجہہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب زبیر کی مان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین تیرا بیٹا خدا چاہے تو اوسکو مار ڈالیگا پہر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اُس مردود کو واصل جہنم کیا **نووی** نے کہا اسحدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے منقول ہین ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑہ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکہہ دفعۃً اچہی ہوجانا تیسرے خبر دینا حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین تصریح موجود ہے چوتہی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان مین ہین انتہے **عن** عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ **عن** عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب قَوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمُ الْاٰيَةَ آیت وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ کے اُترنے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے تہے آپ کو دہوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پہر آپ نے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپ نے چہوڑ دیا اون کو تب اللہ تعالی نے اس آیت کو اوتارا وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا اون کے ہاتہون کو تم سے (اور اُن کا فریب کچہ نہ چلا) اور تمہارے ہاتہون کو اون سے (تم نے اُن کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہوجانے کے بعد اون پر

باب غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ عورتون کا مردون کے ساتہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ

يوم حنين خنجرا فكان معها فرآها ابو طلحة فقال يا رسول الله هذه ام سليم معها خنجر فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته ان دنى مني احد من المشركين بقرت به بطنه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك قالت يا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ام سليم ان الله عز وجل قد كفى واحسن **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم (اون کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ اون کے پاس تہا یہ ابوطلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور اون کے پاس ایک خنجر ہے آپنے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ اگر کوئی کافر میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اسکا پیٹ پھاڑ ڈالون گی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے پھر ام سلیم نے کہا یارسول اللہ ہمارے سوا جو لوگ چھوٹے ہین (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے اونہون نے شکست پائی آپ سے اسوجہ سے مسلمان ہوگئے اور دل سے مسلمان نہین ہوئے) آپ نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا تعالے کفایت کرگیا اور اُس نے ہمپر احسان کیا اب تیری خنجر باندھنے کی ضرورت نہین)

عن انس بن مالك في قصة ام سليم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديث ثابت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة من الانصار معه اذا غزا فيسقين الماء ويداوين الجرحى **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتون کو جہاد مین اپنے ساتھہ رکہتے وہ پانی پلاتین اور زخمیون کی دوا کرتین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتون کو جہاد مین نکالنا درست ہے اور اُن سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے البتہ یہ دوا وہ اپنے محرمون کی کرین یا خاوند کی اور غیرون کی بھی کر سکتے ہین بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہہ جائز ہے انتہی

عن انس رضي الله تعالى عنه قال لما كان يوم احد انهزم ناس من الناس عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب عليه بحجفة قال وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد النزع وكسر يومئذ قوسين او ثلاثا قال فكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لابي طلحة قال

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لیکر نکلتا آپ اس سے فرماتے یہ تیر رکھدے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اوٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اوٹھایے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپکے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھکو لگے) **ف** اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بیحد ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کیطرف کرکے آپ پر آڑ کرلی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑتے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعد فدا ہوں تجھپر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اون کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکلکر رخسارے پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوسکو اپنی جگہ کردیا وہ بالکل درست ہوگئی بلکہ اوس آنکھ سے خوب کھائی دیتا تھا **ف** انس نے کہا میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اوٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اوٹھاتا ہے) اور میں اون کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا **ف** احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اوترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑگئی (نووی) **ف** وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر پھر ڈالدیتیں اونکو لوگوں کے منہ

مین پہر جاتین اور پہر کر لاتین پہر لوگون کے مونہہ مین ڈالتین اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگہہ سے

باب النِّسَاۗءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ

جو عورتین جہاد مین شریک ہون اون کو انعام ملے گا اور حصہ نہین ملیگا اور بچون کو قتل کرنا منع ہے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاۗءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاۗءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاۗءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ

ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ (حروری خارجیون کے سردار) نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکھا پانچ باتین پوچھیں تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو مین اسکو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیون کا سردار تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا کہ وہ دین مین سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تہا بعد حمد وصلوۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے اور کیا انکو کوئی حصہ دیتے تہے (غنیمت کے مال مین سے) اور کیا آپ بچون کو بہی مارتے تہے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کسکا ہے عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکہا مجہسے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے تو بیشک ساتہہ رکہتے تہے وہ دوا کرتی تہین زخمیون کی اور اون کو کچہہ انعام ملتا اور حصہ تو اون کا نہین لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاویگا اگر وہ لڑے یا زخمیون کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بھی نہ ملیگا اور یہ دونون مذہب مردود ہین اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچون کو ان کافرون کے انہین مارتے تھے تو بھی بچون کو مت مار یو اسیطرح عورتون کو لیکن اگر بچے اور
عورتین لڑین تو انکا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی داڑہی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے
نہ دینے کا تو وہ یتیم ہے یعنے اُسکا حکم یتیمون کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتین کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہین تو اُسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس مین دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہین جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین مین ہوشیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے
تو اُسکا مال اوس کے سپرد کردین کیونکہ اس عمر مین آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب
آویگی انتہی مع زیادۃ **ف** اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوی القربے کا اور علما نے اس مین اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربے کا حق ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراے بنو امیہ ہین جنہون نے
یہ خمس بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون اور سیدون کو نہ دیا آپ دبا لیا **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ
اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ
ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ وَزَادَ
اِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزُ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلُ الْكَافِرَ وَتَدَعُ الْمُؤْمِنَ **ترجمہ** یزید بن ہرمز
سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا اون سے پوچھتا تھا کئی باتین پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس
روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کو نہین مارتے تھے تو بھی لڑکون کو مت مار مگر جبکو
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب اونہون نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی راے سی نہین کیا تہا کیونکہ خود قرآن مین موجود ہے وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي بلکہ اللہ تعالی کے حکم سے تہا اور تجہہ کو یہ حکم پہونچ نہین سکتا پس لڑکون کا قتل کرنا بہی تجہکو ناجائز ہے ف اسحاق کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پہر قتل کرے کافر کو اور چہوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوی کہ کونسا بچہ بڑا ہوکر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بہی بچون کا ناجائز ہی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اُكْتُبْ أَنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَأَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُونَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہی نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکہا پوچہتا تہا اون سی کہ غلام اور عورت اگر جہاد مین شریک ہون تو اون کو حصہ ملیگا یا نہین اور بچون کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربے جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے کہ پانچوین حصہ مین سے انکو دیا جاوے گا کون ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یزید سی کہا تو لکہہ جواب اُسکو اور اگر وہ حماقت مین پڑنے والا نہ ہوتا تو مین اوسکو جواب نہ لکہتا (یعنے مجہکو اس بات کا خیال ہے کہ اگر مین ان مسئلون کا جواب اوسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نکر بیٹہے) لکہہ یہ کہ تو نے مجہکو لکہکر پوچہا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہین جب وہ جہاد مین شریک ہون تو انکو حصہ نہین ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بہی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اُسکو بہی حصہ دینگے) اور تو نے لکہکر

پوچھا مجھ سے بچون کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون کو قتل نہین کیا اور تو بھی قتل مت کر
مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تونے لکھکر
پوچھا یتیم کو اُسکی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہ ہو اور اُسکو
عقل نہ آوے اور تو نے لکھکر پوچھا ذوی القربی کو یہ ہم لوگ مین ہماری سمجھ مین پر ہماری قوم نے نہ مانا عن
يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ
قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ
قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا
نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَ
سَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ
مَالُهُ فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ
الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ
فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَ
سَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ
لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ
بن عامر نے ابن عباس کو لکھا مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس موجود تھا جب اُنہون نے نجدہ
کی کتاب پڑہی اور جب اُسکا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ
ہوتا کہ وہ نجاست مین گر جاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو مین اُسکو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے
اوسکی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہو (یعنے خوشی نصیب نہو) پھر یہ لکھا تونے مجھ سے پوچھا ذی القربے کا حصہ
جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے وہ کون ہین تو ہم خیال کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت
والے ہم لوگ ہین لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تونے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہو جاوے اور اسکو عقل آجاوے اور اسکا مال اوسکے سپرد ہو جاوے اوسکی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون
کے کسی بچے کو نہین مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا
جب اونھون نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی مین
شریک ہون تو انکو کوئی حصہ نہین ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت مین سے عَنْ يَزِيدَ بْنِ
هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ فَا
لَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَاب عَدَدِ غَزَوَاتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى
ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونھون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سات لڑائیون مین رہی مین مردون کے ٹھیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کھانا پکاتی اور زخمیون کی دوا
کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ
غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ
الْعُشَيْرِ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتھ دو
رکعتین پڑھین پھر دعا مانگی پانی کے لیے اوس دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین
صرف ایک شخص تھا مین نے پوچھا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے ہین اونھون
نے کہا انیس مین نے پوچھا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتھ شریک تھے انھون نے کہا سترہ مین
مین نے پوچھا پہلا جہاد کونسا تھا اونھون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر اور وہ ایک مقام کا نام
ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے اس مین لڑائی نہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشیرہ تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ سنہ ہجری مین ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ مین آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی **عن** زَیدِ بنِ اَرقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ سَمِعَہٗ مِنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسعَ عَشرَۃَ غَزوَۃً وَحَجَّ بَعدَ مَا ھَاجَرَ حَجَّۃً لَم یَحُجَّ غَیرَھَا حَجَّۃَ الوَدَاعِ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے مین **عن** جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ یَقُولُ غَزَوتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تِسعَ عَشرَۃَ غَزوَۃً قَالَ جَابِرٌ لَم اَشھَد بَدرًا وَّلَا اُحُدًا مَنَعَنِی اَبِی فَلَمَّا قُتِلَ عَبدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ یَومَ اُحُدٍ لَم اَتَخَلَّف عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی غَزوَۃٍ قَطُّ **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کیے اور مین بدر اور احد مین شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہین جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو مین کسی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہین رہا **عن** بُرَیدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تِسعَ عَشرَۃَ غَزوَۃً قَاتَلَ فِی ثَمَانٍ مِنھُنَّ وَلَم یَقُل اَبُو بَکرٍ مِنھُنَّ وَقَالَ فِی حَدِیثِہٖ حَدَّثَنِی عَبدُ اللّٰہِ بنُ بُرَیدَۃَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے ان مین سے آٹھ مین لڑے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون کے شمار مین تو ابن سعد نے انکا شمار مفصلا بترتیب ذکر کیا ہے اور اون کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس مین آپ خود تشریف نہین لے گئے) ان غزوات مین سے نو مین لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف مین اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہین مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علماء یہ کہتے ہین کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے) **عن** بُرَیدَۃَ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشرَۃَ غَزوَۃً **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

عن سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرۃ علینا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومرۃ علینا اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے **عن** حاتم بہذا الاسناد غیر انہ قال فی کلتیہما سبع غزوات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت میں دونوں جگہہ سات کا عدد مذکور ہے **باب** غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدمای وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابو بردۃ فحدث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بہذا الحدیث ثم کرہ ذاک قال کانہ کرہ ان یکون شیئاً من عملہ افشاہ قال ابو اسامۃ زادنی غیر برید واللہ یجزی بہ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جہاد میں اور ہم چھہ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اوس پر چڑھتے تھے آخر ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہوگئے اور ناخون گر پڑے ہم نے اون زخموں پر چیتھڑے لپیٹے اسوجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے **ف** نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا وہاں ایک پہاڑ تھا جس میں سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تھے اور بعضوں نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تھا وہاں پر اور بعضوں نے کہا اون کے جھنڈوں میں رقاع یعنی چیتھڑے لگے تھے واللہ اعلم **ت** ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اسکا بیان کرنا کیونکہ اونکو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چھپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہو **ت** ابو اسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑہایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دیگا اسکا یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا) **باب** کراہۃ الاستعانۃ فی الغزو

بکافر الا لحاجۃ او کون حسن الرای فی المسلمین کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل بدر فلما کان بحرۃ الوبرۃ ادرکہ رجل قد کان یذکر منہ جرأۃ ونجدۃ ففرح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راوہ فلما ادرکہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئت لاتبعک واصیب معک قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن باللہ ورسولہ قال لا قال فارجع فلن استعین بمشرک قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرۃ ادرکہ الرجل فقال لہ کما قال اول مرۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اول مرۃ قال فارجع فلن استعین بمشرک قال ثم رجع فادرکہ بالبیداء فقال لہ کما قال اول مرۃ تؤمن باللہ ورسولہ قال نعم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کیطرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوسکو دیکھکر خوش ہوئے جب آپ سے ملا تو اُس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اُسمیں حصہ پاؤں آپنے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اُس کے رسول کا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا پہر آپ چلے جب شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اُس نے کہا تہا آپنے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا اور فرمایا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر آپ سے ملا بیدا میں آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان میں یقین رکہتا ہوں آپ نے فرمایا تو خیر چل ف نووی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپنے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تہے تو بعض علما نے مطلقا مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اُس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

كِتَابُ الْاِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنے حکومت اور سرداری) کے بیان مین

بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ خلیفہ قریش مین سے ہونا چاہیے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے سرداری مین مسلمان اُنکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر اون کا قریش کے کافر کا تابع ہے عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کین اُن مین ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خلافت مین مسلمان اون کے تابع ہین قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہین قریش کے کافر کے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام یعنے خلافت ہمیشہ قریش مین رہے گی یہانتک کہ دنیا مین دو ہی آدمی رہ جاوین **ف** نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہو اوسکی خلافت درست نہین ہے اور اسپر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے مین اسیطرح بعد اون کے اور جس نے مخالفت کی اسمین بدعتی ہو یا اور

کوئی اوس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قرشی
ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمارکرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار
نہ کیا اور یہ اُن مسائل مین سے ہے جنپر علمار نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اسکے خلاف
منقول نہین ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قرشی
کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قرشی کو مقدم کرین گے قرشی پر تاکہ اوسکا اٹھانا
آسان ہو اگر ضرورت پڑے پر یہ دونون قول لغو اور باطل ہین اور مخالف ہین اجماع کے اور یہ جو فرمایا
کہ لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اسواسطے کہ
جاہلیت کے زمانہ مین بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ
کا اور عرب کے دوسرے قبیلے اون کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اوسوقت
جوق جوق ہر قبیلے کے عرب مسلمان ہونے لگے اسیطرح اسلام مین قریش صاحب خلافت ہین اور
لوگ اُن کے تابع ہین اور آپنے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہانتک کہ دو آدمی رہ جاوین اور
یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش مین ہے اور
کوئی اُنکا مزاحم نہین اور اُنہین مین رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہین قاضی عیاض نے کہا شافعیہ
نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہین نکلتی کیونکہ
حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس سے قریش کی
فضیلت اور قومون پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قرشی ہین اور اُن کی فضیلت نکلی اور
اماموں پر جو قرشی نہین ہین انتہےٰ ما قال النووی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت
ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانون کی بیعت ضرور نہین ہے بلکہ جسقدر مسلمان بیعت کرلین کافی ہے
بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قرشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اوس کے
چند سال فاطمیین مصر مین رہے پر اُنکا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش مین چلی
گئی اب روم مین جو سلطان ہین وہ ترک ہین ایران مین جو ہین وہ قاچار ہین ہند مین مغل تھے اب
نصاریٰ ہین غرض اب کہین قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہین ہوتی مگر

منظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریشی لیکن اونکو کچھ اختیار نہیں وہ سلطان کے تابع
فرمان ہیں حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہی گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمنطوق اطیعوا اللہ والرسول
واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ اون کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو جیب ہی اسیطرح وہ قریشی جب سے چند مسلمانوں نے بیعت
کر لی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اُس کے ساتھ
ہو کر کفار سے جہاد درست ہی اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب
تک موجود ہو گی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں
عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ قال
ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہی میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو لیں پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہونگی **عن** جابر
ابن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال امر الناس ماضیا
ما ولیھم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ خفیت علی فسالت ابی
ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی میں نے سنا
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہیگا جہانتک اونکی حکومت کریں بارہ آدمی پھر آپنے ایک بات
کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہوں نے کہا آپنے فرمایا یہ سب
آدمی قریش میں سے ہونگے **عن** جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر
الناس ماضیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یزال
الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ ثم قال کلمۃ لم افھمھا فقلت لابی ما
قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی میں نے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہیگا بارہ خلیفون کی خلافت
تک پھر آپ نے ایک بات فرمائی جسکو مین نہ سمجھا مین نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہون نے کہا سب قریش
مین سے ہون گے **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الی اثنی عشر خلیفة قال ثم تکلم بشیء لم افھمه
فقلت لابی ما قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر
بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال انطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و
معی ابی فسمعته یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفة فقال
کلمة صمتنیھا الناس فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ**
حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ
میرے باپ بھی تھے مین نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفون
کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگون نے مجھے سننے ندیا (یعنی انکی باتون نے مجھے سننے ندیا بہرا کر دیا اسکو سننے سے)
مین نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہون نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب قریش مین سے ہون گے ۔
ف قاضی عیاض نے کہا یہان دو اشکال ہین ایک تو یہ کہ دوسری حدیث مین آیا ہے خلافت میرے
بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس مین تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت
اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفون سے خلافت عام دوسرے
یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مین بارہ کا حصر نہین ہے کہ سوا ان کے اور
خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہون گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہین ہے (نووی) **عن**
عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کتبت الی جابر بن سمرة مع
غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فکتب
الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم جمعة عشیة رجم الاسلمی یقول
لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة او یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلھم
من قریش وسمعته یقول عصیبة من المسلمین یفتتحون البیت الابیض بیت
کسری او آل کسری وسمعته یقول ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروھم

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی مین نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور
نافع غلام کے ہاتہہ بہیجا کہ مجہہ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جوب
مین لکہا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جمعہ کے دن شام کو جسدن ماعز
اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود مین گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہون اور وہ سب قریشی ہونگے (شاید یہ واقعہ بہی قیامت کی قریب ہوگا کہ بارہ
خلیفہ بارہ ٹکڑیون پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت مین) اور سنا مین نے آپ فرماتے تہے ایک
چہوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسرے کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تہا آپ کا ایسا ہی ہوا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین) اور مین نے سنا آپ فرماتے تہے قیامت کی قریب جہوٹے
پیدا ہون گے اون سے بچنا اور مین نے سنا آپ فرماتے تہے جب اللہ تم مین سے کسی کو دولت دیوے تو
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گہر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکہے پہر فقیرون کو دیوے) اور
مین نے سنا آپ فرماتے تہے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنے تمہارے پانی پلانے کے
لیے وہان بندوبست کرون گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہون گا) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ
اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ
خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِي حِينَ اُصِيبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ
اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا
لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ
خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِينَ
ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہی میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ) جب زخمی ہوے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالی تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضے تو امیدوار ہین مجہ سے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اسد تعالی کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کر جاییے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجہے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اسمین سے انسان صاف ہوکر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہی اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہی جب حضرت عمر رضی اسد تعالے عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کر جاؤن کسی کو تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجہ کو جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اسد تعالی عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤن تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسیکو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اسد صلعم عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے **ف**
نووی رحمۃ اسد تعالی علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بہی درست ہی کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی راے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسولخدا صلے اسد علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پہر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے
تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اسد تعالے عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اسد صلی اسد علیہ و
سلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہوجاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الراے ہون اون کے اتفاق سے بہی ہوجاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہی مسلمانون کے مشورے پر رکہکر جیسے حضرت عمر نے کیا چہ آدمیون کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہی اور اسیلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اسد علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین صرف بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اسد علیہ وسلم

نے نص کردیا تہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی
خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تہا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خلافت کے لیے نص کیا تہا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہین کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب
مین اُسکا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پہر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی
خلافت قبول نہ کرتے اور پہر حضرت عمر کی رائے جو چہ آدمیون مین سے کسی کے لیے تہی اُسکو نافذ نہ
کرتے اور کسی نے ان موقعون پر خلاف نہین کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابوبکر نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی وصیت کا دعوی کیا پہر جو کوئی یہ دعوی کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مین سے کسی کے
لیے خلافت کی وصیت کی تہی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی
اہل قبلہ کو جائز نہین ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ
اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّيْ
اُكَلِّمُهُ فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ
جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ
لَهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَاٰلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَ
اَنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ اِبِلٍ اَوْ رَاعِيْ غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ
النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِيْ فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَحْفَظُ دِيْنَهُ وَاِنِّيْ لَئِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَ
اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ
ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ
لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
پاس گیا اونہون نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہین کرین گے مین نے کہا
نہین کرنے کے اونہون نے کہا وہ ایسا ہی کرین گے مین نے قسم کہائی کہ مین اُن سے اسکا ذکر

کرون گا پہر مین چپ رہا دوسرے دن صبح کو بہی مین نے اون سے نہین کہا لیکن میرا حال ایسا تہا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتہ مین لیے ہو (قسم کا بوجہہ تہا) آخر مین لوٹا اور ان کے پاس گیا اونہون نے لوگون کا حال پوچہا مین بیان کرتا رہا پہر مین نے کہا مین نے لوگون سے ایک بات سنی تو قسم کہالی کہ آپ سے ضرور اُسکا ذکر کرون گا وہ کہتے ہین کہ آپ کسی کو خلیفہ نہین کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹون کا یا بکریون کا پہر وہ آپ پاس چلا آوے اون اونٹون یا بکریون کو چہوڑکر تو آپ یہ سمجہین گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت مین آدمیون کا خیال بہت ضرور ہی ہے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گہڑی تک وہ سر جہکائے رہے (فکر کیا کیے) پہر سر اٹہایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور مین اگر خلیفہ نہ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اگر خلیفہ کرون تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا پہر قسم خدا کی جب انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کا ذکر کیا تو مین سمجہ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہین کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہین کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ابو بکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بہی خلاف شرع نہ تہا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پہر اوس کے خلاف مین دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچہ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کا

باب فی النَّهْیِ عَنْ طَلَبِ الْاِمَارَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَیْھَا

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَسْاَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا اے عبد الرحمن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجہکو ملے تو خدا تجہی چہوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالی تیری مدد کرے گا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بن سمرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث جرير ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي موسى رضي الله تعالى عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه
وسلم انا ورجلان من بني عمي فقال احد الرجلين يا رسول الله امرنا على بعض ما ولاك
الله عز وجل وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولي على هذا العمل احدا سأله
ولا احدا حرص عليه **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچازاد بھائی تھے اون میں سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیے کسی
ملک کی اون ملکوں میں سے جو اللہ تعالی نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپنے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہیں دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه اقبلت الى النبي صلى الله عليه وسلم و
معي رجلان من الاشعريين احدهما عن يميني والآخر عن يساري فكلاهما سأل
العمل والنبي صلى الله عليه وسلم يستاك فقال ما تقول يا ابا موسى او يا عبد الله
بن قيس قال فقلت والذي بعثك بالحق ما اطلعاني على ما في انفسهما وما شعرت
انهما يطلبان العمل قال وكاني انظر الى سواكه تحت شفته وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل على عملنا من اراده ولكن اذهب انت يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس
فبعثه على اليمن ثم اتبعه معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه فلما قدم عليه
قال انزل والقى له وسادة واذا رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا كان يهوديا
فاسلم ثم راجع دينه دين السوء فتهود قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله
ثلاث مرات فامر به فقتل ثم تذاكرا القيام من الليل فقال احدهما معاذ
اما انا فانام واقوم وارجو في نومتي ما ارجو في قومتي **ترجمہ** ابو موسی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپنے فرمایا
اے ابو موسی یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسے کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بہیجا اونہون نے اپنے دل کی بات مجہ سے نہین کہی اور مجہے
معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کرین گے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکہہ رہا ہون وہ
نیچے ہونٹ کے تلے سیدہی ہوتی تہی آپ نے فرمایا ہم اوسکو کام کبہی نہین دیتے جو کام کی درخواست کرے
ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہی کہ اگر اوسپر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون
سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہین جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہین
ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس ایسون کی سزا یہ ہی کہ اون کو کوئی
کام نہ دیا جاوے **ف** لیکن تم جاؤ ای ابو موسی یا عبد اللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کرکے
بہیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تا کہ وہ بہی شریک رہین ابو موسی کے) جب معاذ وہان پہنچے
تو حضرت ابو موسی نے کہا اوترو اور ایک گدہ اون کے لیے بچہایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید مین
جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابو موسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کمبخت یہودی
ہوگیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہون گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول
کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابو موسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب
بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجہے امید
کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے **ف** نووی نے کہا مرتد کے
قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہی کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہی یا مستحب ہی مالک اور شافعی اور احمد
کے نزدیک توبہ کرا دین گے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور
ماجشون مالکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرا دین گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ
فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اوس سے
توبہ نہ کرا وین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تو توبہ کرا وین گے اب شافعی اور
اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہی اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین
دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہی مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہی اور عورت بہی اگر مرتد ہو تو اوسکا بہی حکم جمہور کے
نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اوسکو لونڈی بنانا درست

نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کرین گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اسکو لونڈی بنا دینگے انتہے **باب** كَرَاهِيَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہین ہے **عن** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خدمت نہین دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنے بندون کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہین) اور قیامت کے دن خدمت رسوائی اور شرمندگی ہے کچھ حاصل نہین مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتے المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پہر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اوسکا ثواب بہی بڑا ہے **عن** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین تجھکو ناتوان پاتا ہون اور مین تیرے لیے وہی پسند کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون مت حکم کر دو آدمیون کے بیچ مین اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اوٹھ جاوے یا اپنی صرف مین آجاوے اور یہ مواخذہ مین گرفتار ہو) **باب** فَضِيْلَةِ الْاَمِيْرِ الْعَادِلِ وَعُقُوْبَةِ الْجَائِرِ حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبرون پر ہون گے پروردگار کے داہنی طرف اور اوسکے دونون ہاتھ داہنے ہین (یعنے بائین ہاتھ مین جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہی) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین **ف** یعنے انصاف کچہ اسیمین منحصر نہین کہ آدمی کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بہی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمہ نے لکہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور انکا بیان اوپر گذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہو چکا بعضون نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ ان کا ظاہری معنو مراد نہین ہے بلکہ انکا معنے ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہی جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسطرف ہین اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچہی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سے آیا جب اچہی جانب سے آوے اور عرب اچہی کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور بری کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یُمن سے جس کے معنے برکت اور خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتہ اوسکے داہنے ہین اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہی اللہ تعالی کے حقمین انتہی ماقال اکنو مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہی کہ اللہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور پروردگار کے ہاتہ ایسی ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہی اور ہاتہ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہی خذلہم اللہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالے کا ہاتہ ہمارے ہاتہ کا سا نہین اور یہ صحیح ہے بلاشبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ اوس کے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَسْئَلُہَا عَنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ مِصْرَ

فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزاتكم هذه فقال ما نقمنا عليه شيئا
إن كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج إلى
النفقة فيعطيه النفقة فقالت أما إنه لا يمنعني الذي فعل في محمد بن أبي بكر أخي
أن أخبرك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم
من ولي من أمر أمتي شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من أمر أمتي شيئا
فرفق بهم فارفق به **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو اونہوں نے پوچھا کہ تو کون سی لوگوں میں سے
ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے اونہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی
میں (یعنے محمد بن ابی بکر کا جنکو حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن
سعد کو معزول کرکے) میں نے کہا اون کی تو کوئی بات ہمنے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ
مرجاتا تو وہ اوسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور
لاش مردار میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ انپر
سختی کرے تو بھی اسپر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ انپر نرمی کرے تو بھی اسپر نرمی کر
عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم أنه قال ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالأمير الذي
على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول
عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع
على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے امیر جو کوئی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اوس سے سوال ہوگا اوس
کی رعیت کا کہ اوسنے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہین اور آدمی حاکم ہے اپنے
گھر والون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے انکا
سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک
شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا **ف** یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ
حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا
کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا مثل حدیث اللیث عن نافع **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزھری قال وحسبت انہ قد
قال الرجل راع فی مال ابیہ ومسئول عن رعیتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اسکا **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الحسن قال عاد عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی مات فیہ فقال معقل انی محدثک
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت
یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری مین وہ مرگئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھ سے بیان
کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہون گا تو
تجھ سے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ
تعالیٰ ایک رعیت دیوے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا
تعالیٰ حرام کردیگا اوس پر جنت کو **ف** یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین
گذر چکی **عن** الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو
وجع بمثل حدیث ابی الاشھب وزاد قال الا کنت حدثتنی ھذا قبل الیوم قال ما

حَدَّثْتَنِیْ اَوْلَمْ اَکُنْ لِاُحَدِّثَکَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا
تم نے یہ حدیث مجھہ سے پہلے کیون نہین بیان کی اونہون نے کہا مین نے نہین بیان
کی یا مین تجھہ سے کیون بیان کرتا عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ زِیَادٍ دَخَلَ
عَلٰی مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ مَرَضِہٖ فَقَالَ لَہٗ مَعْقِلٌ اِنِّیْ مُحَدِّثُکَ بِحَدِیْثٍ
لَوْلَا اَنِّیْ فِی الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْکَ بِہٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ
اَمِیْرٍ یَلِیْ اَمْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْهَدُ لَهُمْ وَ یَنْصَحُ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ
ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۱۷۲ مین گذر چکا عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ یَسَارٍ
مَرِضَ فَاَتَاهُ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ یَعُوْدُهٗ نَحْوَ حَدِیْثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِیَّاکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَہٗ اِجْلِسْ فَاِنَّمَا
اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ کَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا کَانَتِ
النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَیْرِهِمْ ترجمہ حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے مین نے سنا جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے سب سے برا چروا ہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا
نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے ف یعنی تو فضلاء
صحابہ سے نہین ہے بلکہ صحابیون مین ادنے درجہ کا ہے جیسے بھوسا آٹے مین سے نکلتا ہے یہ ابن زیاد
مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ف
عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والون مین ہے اور غیر
لوگون مین ف اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے باب
غلظ تحریم الغلول غنیمت مین چوری کرنا کیا گناہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ

لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ
يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت
کے مال میں سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اسکو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت
کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں
مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ
شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرماویں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان
میں گذرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہنا تا
ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنے
دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کاہیکو چوری کی) نہ
پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میں میں
کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا
تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی
جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا میں خون کیا ہوا) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے
میں کہوں مجھکو کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ
قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑ رہے ہوں (جنکو اوس نے چرایا تھا دنیا
میں) یا چند پان کاغذ کی جو اوڑ رہی ہوں (جس میں اوس کے اوپر کے حقوق لکھے ہوں) یا اور چیزیں جو ہل
رہی ہوں (جنکو اوس نے دنیا میں چرایا تھا) **ف** یہ تینوں ترجمے رقاع تخفق کے ہیں **ت**

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجھے کچھ اختیار نہین ہے مین تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤنمین تم مین
سے کسی کو وہ قیامت کو دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ
میری مدد کیجیے مین کہون مجھے کچھ اختیار نہین ہے مین نے تو تجھے خبر کر دی تھی **ف** نووی نے
کہا مسلمانون نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال مین سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے
اگر چرا وے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہونچانا ہر ایک حق والے
کو ممکن نہ ہو تو اس مین علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد
کر دیوے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور
اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اُسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق
کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی
اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے
صرف ہتیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاوین اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دین اور
دلیل اونکی حدیث ہے عبداللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکی ساتھ
صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب
سزا مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری
شریعت مین تعزیر بالمال جائز نہین ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُحَدِّثُهٗ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ
مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوْبُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَاب** تَحْرِيْمِ هَدَايَا
الْعُمَّالِ جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ
قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ قَالَ

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال
عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدى لي افلا قعد في بيت ابيه او في بيت
امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذي نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيئا
الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر
ثم رفع يديه حتى راينا عفرتي ابطيه قال اللهم هل بلغت مرتين ترجمہ ابو حمید
ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو جسکو ابن لتبیہ
کہتے تہے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجہی تحفہ کے
طور پر ملا آپ منبر پر کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پہر فرمایا کیا حال ہے
اس تحصیلدار کا جسکو مین مقرر کرتا ہون پہر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجہے ہدیہ ملا وہ اپنے
باپ یا مان کے گہر مین کیون نہ بیٹہا رہا پہر دیکہتے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہین (یعنے اگر اوسوقت بہی جب
سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ کام کے بعد بہی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اوس
نے ہدیہ دباو سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اوسکی جسکے ہاتہ مین محمد
کی جان ہے کوئی تم مین سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اوسکو لاوے گا
اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گاے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ مین مین کرتی ہوگی
پہر آپنے اپنے دونون ہاتہ اٹہائے یہانتک کہ آپ کی بغلون کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ
نے فرمایا یا اللہ مین نے (تیرا حکم) پہونچا دیا عن ابی حميد الساعدي رضي الله تعالى
عنه قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على
الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه
هدية اهديت لي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افلا قعدت في بيت
ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا
ثم ذكر نحو حديث سفيان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد
سے تہا عن ابی حميد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال استعمل رسول الله
صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية

فلما جاء حاسبه قال هذا مالكم وهذا هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فهلا جلست في بيت ابيك وامك حتى تاتيك هديتك ان كنت صادقا ثم
خطبنا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل الرجل منكم على
العمل مما ولاني الله فياتيني فيقول هذا مالكم وهذا هدية اهديت لي افلا
جلس في بيت ابيه وامه حتى تاتيه هديته ان كان صادقا والله لا ياخذ احد
منكم منها شيئا بغير حقه الا لقي الله تعالى يحمله يوم القيمة فلاعرفن احدا منكم لقي
الله يحمل بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤي بياض
ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع اذني **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہتے تہے نبی سلیم
کے صدقہ تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال
ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگون نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا مان کے گہر مین بیٹھا ہوتا
تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پہر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور
ستایش کی بعد اوس کے فرمایا مین تم مین سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہون اون کامون مین سے جو
اللہ تعالی نے مجکو دیے پہر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجکو ہدیہ ملا بہلا وہ اپنے باپ
یا مان کے گہر کیون نہ بیٹہا رہا پہر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم مین سے
کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالی سے ملیگا اور سکو لادے ہوے اور مین پہچانونگا تم مین سے جو
کوئی اللہ تعالی سے ملیگا اونٹ اٹہائے ہوے اور وہ بڑ بڑا رہا ہوگا یا گائے اوٹہائے ہوے وہ آواز
کرتی ہوگی یا بکری اٹہائے ہوے وہ چلاتی ہوگی پہر آپ نے اپنے دونون ہاتہون کو اٹہایا یہانتک کہ
آپ کی بغلون کی سفیدی دکہلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ مین نے پہونچا دیا ابوحمید کہتے ہین
میری آنکہ نے یہ دیکہا اور میرے کان نے یہ سنا عن هشام بهذا الاسناد وفي حديث
عبدة وابن نمير فلما جاء حاسبه كما قال ابو اسامة وفي حديث ابن نمير
تعلمن والله والذي نفسي بيده لا ياخذ احدكم منها شيئا وزاد في حديث سفيان
قال بصر عيني وسمع اذناي وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معي **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہو کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَی الصَّدَقَۃِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرٍ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ اِلَیَّ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ قَالَ عُرْوَۃُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَسَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِیْہِ اِلٰی اُذُنِیْ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزین لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھکو ہدیہ ملا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا مین نے ابو حمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ الْکِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا لَکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُہُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَجِیْٔ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی ترجمہ عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام پر مقرر کرین پہر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اسکو لیکر آوے گا یہ سنکر ایک سانولا انصاری کہڑا ہوا گویا مین اسکو دیکھ رہا ہون اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھسے لے لیجیے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا مین نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اب بھی جسکو ہم کام پر مقرر کرین وہ تھوڑی بہت سب چیزین لیکر آوے پہر جو اوسکو ملے وہ لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت مین کوئی مواخذہ نہین) عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ الْکِنْدِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب

وُجُوبِ طَاعَةِ الْمَرَاةِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے احکام مین جو گناہ نہ ہو اور گناہ مین اطاعت کرنا حرام ہے عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ نَزَلَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اوس کے رسول کی اور اون کی جو حاکم ہون تمہارے عبداللہ بن حذافہ کے باب مین اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کرکے بہیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجہ سے یعلی بن مسلم نے اونہون نے سنا سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے

ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہین مسلمانون کے یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا مین سے اور بعضون نے کہا علما مراد ہین بعضون نے کہا امرا اور علما دونون اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہین اوس نے غلطی کی (نووی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالے کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو مین نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اوس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے
میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی
کی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
سواء **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیثہم
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بذلک وقال من اطاع الامیر ولم یقل امیری وکذلک فی حدیث
ہمام عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک السمع والطاعۃ
فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرہک واثرۃ علیک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا
حاکم کی بات کا تکلیف اور راحت میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں
(یعنے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اوسکو تمہارے
اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے نووی نے
کہا یہ اطاعت اوسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو
تو اطاعت نکرے) **عن** ابی ذر قال ان خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اسمع
واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ
ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے
جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لیوے اور
ابتدا اوسے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہے **عن** ابی عمران
بہذا الاسناد وقال فی الحدیث عبدا حبشیا مجدع الاطراف **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا **عن** ابی عمران بہذا الاسناد کما

قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ
بِكِتَابِ اللّٰهِ اسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ یحیی بن حصین سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی دادی سے
وہ حدیث بیان کرتی تہین اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑہ رہی تہے حجۃ الوداع
مین آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق
تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکا حکم مانو عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَنْ
شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین حبشی ہاتہہ پاؤن کٹے کا لفظ نہین ہے اتنا زیادہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسنے منا مین سنا یا عرفات مین عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا
ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ ام حصین یحیی بن حصین کی دادی سے روایت ہے مین نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج وداع تو آپنے بہت سی باتین فرمائین پہر مین نے سنا آپ فرماتے
تہے اگر تمہارے اوپر ہاتہہ پاؤن کٹا کالا غلام بہی امیر ہو اور وہ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق تمکو چلانا
چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو ف ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم
اسلام قریشی نہ ہو تب بہی اوسکی اطاعت اون باتون مین جو شریعت کے خلاف نہون واجب ہے
اور اوس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اوسکے ساتہہ ہوکر کافرون سے لڑنا درست ہے عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ
الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ
فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اوسکو پسند ہو یا

نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا **عن** عُبَیدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الاِسنَادِ وَمِثلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلِیٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلعم بَعَثَ جَیشًا وَاَمَّرَ عَلَیھِم رَجُلًا فَاَوقَدَ نَارًا وَقَالَ ادخُلُوھَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَن یَّدخُلُوھَا وَقَالَ الاٰخَرُونَ اِنَّمَا فَرَرنَا مِنھَا فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ لِلَّذِینَ اَرَادُوا اَن یَّدخُلُوھَا لَو دَخَلتُمُوھَا لَم تَزَالُوا فِیھَا اِلٰی یَومِ القِیٰمَۃِ وَقَالَ لِلاٰخَرِینَ قَولًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَۃَ فِی مَعصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی المَعرُوفِ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُس پر حاکم کیا ایک شخص کو اُس نے انگار جلایا اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ بعضوں نے چاہا اوس میں گھس جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ہم انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں یہ ہم سے نہ ہوگا) پھر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اُسمیں ہے جو دستور کی بات ہو **ف** یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب ملکر ایسے بادشاہ کو سمجھاویں اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اُسکو معزول کریں اور اُسکی جگہہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے پس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً وَاستَعمَلَ عَلَیھِم رَجُلًا مِنَ الاَنصَارِ وَاَمَرَھُم اَن یَّسمَعُوا لَہٗ وَیُطِیعُوہُ فَاَغضَبُوہُ فِی شَیءٍ فَقَالَ اجمَعُوا لِی حَطَبًا فَجَمَعُوا لَہٗ ثُمَّ قَالَ اَوقِدُوا نَارًا فَاَوقَدُوا ثُمَّ قَالَ اَلَم یَاْمُرکُم رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَن تَسمَعُوا لِی وَتُطِیعُوا قَالُوا بَلٰی قَالَ فَادخُلُوھَا قَالَ فَنَظَرَ بَعضُھُم اِلٰی بَعضٍ فَقَالَ اِنَّمَا فَرَرنَا اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَکَانُوا کَذٰلِکَ وَسَکَنَ غَضَبُہٗ وَطُفِئَتِ النَّارُ

فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْدَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا
اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگون کو اُس کی اطاعت کرنیکا اور اسکی بات سننے کا پھر اون
لوگون نے اسکو غصے کیا کسی بات مین اُس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پھر
اوسنے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپنے ایسا حکم
دیا ہے اوسنے کہا تو اس انگار مین گھس جاؤ یہ سنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے اور
انہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
پھر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اُسکا غصہ فرو ہوگیا اور انگار بجھا دیے گئے جب وہ لوٹ
کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گھس
جاتے تو پھر اُس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اونھیں باتون مین لازم ہے جو واجبی ہو (یعنے شریعت
کی رو سے منع نہ ہو نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں
خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ
وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ
اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت مین اور خوشی
اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نہ کیا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کرینگے اُس
شخص کی سرداری مین جو اُسکے لائق ہے اور ہم سچ بات کہین گے جہان ہونگے اللہ کی راہ مین
ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرینگے ف یہی باتین اسلام کی ہین
اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حق بات کا چھپانے والا دنیا دارون کی ملامت سے ڈرنیوالا

ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اوس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اوسکو چاہیئے توبہ کرے اور شتابازی
اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ
مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا
اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ
الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ ترجمہ جنادہ
بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو
ہمسے خدا تمکو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جسکو تم نے سنا ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت
کی اور آپ نے جو عہد لیے اون میں یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر
خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہوں میں اور ہم جھگڑا نہ کرینگے
اس شخص کی خلافت میں جو اوس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالی کے پاس حجت ہے
فائدہ نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے
خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اوسوقت چپ نہ ہو بلکہ اوس سے کہدو اور حق بات بیان کردو پر مسلمان حاکم
سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی
حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب
کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف
ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فتنہ اور خونریزی کا ڈر ہے ۔
قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام
کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور
کا یہی قول ہے پھر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہی

اور اُس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ ایک
امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اُسکا معزول کرنا واجب نہین الا اس صورت
مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اوس کے عزل کی پہ اُسکے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنی دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بہی
امامت ابتدا صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اوسکا معزول
کرنا واجب ہی اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین
مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کیوجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اُس سے
لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اُسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہی قاضی عیاض نے کہا
ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن
علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹھہ کھڑے
ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کے
لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تہا پہر اوس کے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہے مختصراً **باب**
الْاِمَامُ جُنَّةٌ امام مسلمانون کی سپر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ
اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِکَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
سپر ہے اوس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف
سے (ظالمون اور لوٹیرون کے) پہر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اُسکو ثواب ہوگا
اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وُجُوْبِ الْوَفَآءِ بِبَیْعَةِ الْخَلِیْفَةِ
الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکہنا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ
بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ کُلَّمَا هَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَّاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
وَسَتَکُوْنُ خُلَفَآءُ فَتَکْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ
حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی

روایت ہے بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تہے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ ہوجاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پہر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو اسد تعالے اون سے سمجہ لیگا جو اُس نے انکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہوجاوے پہر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہونے کی ہو یا بیخبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہو یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہوسکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اسد سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتین ہونگی جنکو تم برا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اسد پہر ایسے وقت مین جو رہے اوسکو آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تمپر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے) **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسًا فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا

وسيصيب اخرها بلاء و امور تنكرونها وتجيئ فتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيئ الفتنة
فيقول المومن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيئ الفتنة فيقول المومن هذه هذه
فمن احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يومن بالله واليوم
الاخر وليات الى الناس الذي يحب ان يوتى اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يده
وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء اخر ينازعه فاضربوا عنق الاخر فدنوت
منه فقلت انشدك الله انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهوى
الى اذنيه وقلبه بيديه وقال سمعته اذناى ووعاه قلبي فقلت له هذا ابن عمك معاوية
رضي الله تعالى عنه يامرنا ان ناكل اموالنا بيننا بالباطل ونقتل انفسنا والله عز وجل
يقول يايها الذين امنوا لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منكم
ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما قال فسكت ساعة ثم قال اطعه في طاعة
الله واعصه في معصية الله عز وجل ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الكعبہ سے روایت ہے مین مسجد مین
گیا وہان عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ مین بیٹھے تہے اور لوگ اون کے پاس جمع تہے مین بہی
گیا اور بیٹھا اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہے ایک سفر مین تو ایک جگہہ
اوترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانورون مین تہا اتنے مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے
آپ نے فرمایا مجھسے پہلے کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسپر ضرور نہ ہو اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اسکے پہلے حصے مین سلامتی ہے اور
اخیر حصے مین بلا ہے اور وہ باتین ہین جو تمکو بری لگین گی اور ایسے فتنے آوینگے کہ ایک فتنہ دوسرے
کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑہکر ہو گا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچہ حقیقت نہ
رکہیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس مین میری تباہی ہے پہر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا
آوے گا مومن کہے گا اسمین تباہی ہے پہر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت
مین جاوے اوسکو چاہیے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھکر
اور لوگون سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کرین

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنا ہاتھ دیدیوے اور دل سے نیت کر لے اوسکی تابعداری کی تو اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ ملے بغیر لڑائی کے تو) اوسکی گردن مار دیو یہ سنکر مین عبداللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہون نے اپنے کانون اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانون نے سنا اور دل نے یاد رکھا مین نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہین ایک دوسرے کا مال ناحق کہانے کے لیے اور اپنی جانون کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو مت کہاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانون کو بیشک اللہ تعالی تمپر مہربان ہے **ف** عبدالرحمن کا مطلب یہ تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑنا جہگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹہیری کس لیے کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کر چکے تہے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہین تو گویا لوگون کا مال ناحق کہاتے ہین اور ان کی جانین مفت گنواتے ہین **ف** یہ سنکر عبداللہ بن عمرو بن العاص تہوڑی دیر تک چپ رہے پہر کہا معاویہ کی اطاعت کر اوس کام مین جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمین معاویہ کا کہانہ مان **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا + **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجکو حاکم کر دیجیے جیسے آپنے فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہانتک کہ مجہسے ملو حوض کوثر پر **عَنْ** اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہی کہ اسمین علیحدہ ہونیکا ...

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الاشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم **ترجمہ** علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہون جو اپنا حق ہم سے طلب کرین اور ہمارا حق نہ دین تو آپ کیا فرماتے ہین آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو انپر اون کے عملون کا بوجھ ہے اور تمپر تمہارے اعمال کا

عن سماك بهذا الاسناد مثله وقال فجذبه الاشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم **ترجمہ** اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو انکے عمل اون کے ساتھ ہین اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہین گے

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال

فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانون کی جماعت کے ساتھ رہنا

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم فقلت هل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهتدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم فقلت فإن لم تكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

يدركك الموت وانت على ذلك ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بہلی باتون کو پوچھا کرتے اور مین بُری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہین برائی مین نہ پڑ جاؤن مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی مین تھے پھر اللہ تعالی نے ہمکو یہ بہلائی دی (یعنے اسلام) اب اس کے
بعد بھی کچھ برائی ہے آپنے فرمایا ہان مین نے عرض کیا اوس برائی کے بعد پھر بہلائی ہے آپنے فرمایا ہان
لیکن اسمین دہبہ ہے مین نے کہا وہ دہبہ کیا آپنے فرمایا ایسے لوگ ہون گے جو میری سنت پر نہین چلین
گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلین گے اون مین اچھی باتین بھی ہونگی اور بری بھی مینے عرض
کیا پھر اسکے بعد برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان ایسے لوگ پیدا ہون گے جو جہنم کے دروازے کیطرف لوگون
کو بلا دین گے جو اون کی بات مانے گا اوسکو جہنم مین ڈالدین گے مینے کہا یا رسول اللہ اون لوگون
کا حال ہم سے بیان فرمایئے آپنے فرمایا اون کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولین گے مینے
عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو مین پاؤن تو کیا کرون آپنے فرمایا مسلمانون کی جماعت کیساتھ رہ اور انکے امام کی ساتھ مینے
کہا اگر جماعت اور امام نہون آپنے فرمایا تو سب فرقون کو چھوڑ دے اور کانٹ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک

ف یعنی جنگل مین چلا جاوے اور کچھ کہانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے
دینون سے نہ ملے اور الگ رہے اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور
قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بہلائی سے جسمین دہبہ ہے بعضون
نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور مینے ایک باخدا محدث سے سُنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ
کی خلافت کے بعد ہوا اوس مین اگرچہ بہلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھی اور اسکے بعد نری برائی کا زمانہ
اب ہی جسکے نیچریت اور بے دینی اور کہلم کہلا کفر ہی پہیل رہی ہے اور جہنم کیطرف بلانے والے
وہ وہ لوگ ہین جو سید احمد خان ابو النیاچرہ کے پیرو اور اون کی راہ پر چلنے والے ہین۔ اسوقت ہین
جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین جنٹلمینون سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه قلت يا رسول الله انا كنا بشر فجاء
الله بخير فنحن فيه فهل من وراء هذا الخير شر قال نعم قلت هل وراء ذلك الشر خير
قال نعم قلت فهل وراء ذلك الخير شر قال نعم قلت كيف قال تكون بعدي ائمة لا
يهتدون بهداي ولا يستنون بسنتي وسيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في

جُثمانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ وَاِنْ
ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالی نے بھلائی دی اب اسکے بعد بھی کچھ برائی ہے آپنے فرمایا
ہان میں نے کہا پھر اوس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہان میں نے کہا پھر اوس کے بعد برائی ہے آپنے
فرمایا ہان میں نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہون گے جو میری راہ پر نہیں چلینگے اور
میری سنت پر عمل نہیں کرینگے اور ان میں ایسے لوگ ہون گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن
آدمیون کے سے ہون گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس وقت میں کیا کرون آپنے فرمایا اگر تو ایسے
زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اوسکی بات
سنے جا اور اسکا حکم مانتا رہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً
وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عُمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ یَدْعُوْا اِلٰی عَصَبَةٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ
فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا
وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعة
کا ساتھ چھوڑ دیوے پھر وہ مرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے
لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا
ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کے رضامندی مقصود نہو) پھر وہ مارا جاوے تو اسکا
مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور
برون کو اون میں کے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا
نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اوس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنے وہ مسلمان نہیں ہے)
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ
حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَقَالَ لَا یَتَحَاشٰی مُؤْمِنَهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثم مات مات ميتة جاهلية ومن قتل تحت راية عمية يغضب للعصبة ويقاتل
للعصبة فليس من أمتي ومن خرج من أمتي على أمتي يضرب برها وفاجرها لا يتحاشى
من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے
تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم
کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میرے امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکل مارتا ہوا اچھے
نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں
ہے عن غیلان بن جرير بهذا الاسناد اما ابن مثنى فلم يذكر النبي صلى الله
عليه وسلم في الحديث واما ابن بشار فقال في روايته قال رسول الله صلى الله عليه
بنحو حديثهم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه
يرويه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى من أميره شيئا يكرهه فليصبر
فإنه من فارق الجماعة شبرا فمات فميتة جاهلية ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر
کرے اسلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی عن
ابن عباس رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كره من
أميره شيئا فليصبر عليه فإنه ليس أحد من الناس يخرج من السلطان شبرا فمات
عليه إلا مات ميتة جاهلية ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے
بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال میں اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی عن جندب بن عبد الله
البجلي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل تحت
راية عمية يدعو عصبية أو ينصر عصبية فقتلة جاهلية ترجمہ جندب بن عبد اللہ
بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے
اور وہ بلاتا ہو تعصب یعنی قومی طرف داری کیطرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل ہے جاہلیت

کا سا ہوگا عن نافع قال جاء عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ الی عبد اللہ بن مطیع رضی اللہ تعالی عنہ حین کان من امر الحرۃ ما کان زمن یزید بن معاویۃ فقال اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال انی لم آتک لاجلس اتیتک لاحدثک حدیثا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیمۃ لا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عبد اللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس یزید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبد اللہ بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) کے لیے تو شک بچھاؤ اونہون نے کہا مین اس لیے نہین آیا کہ بیٹھون بلکہ ایک حدیث تجھکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملیگا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلین اور اوس سے بیعت کرلین **عن** ابن عمر انہ اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** حکم من فرق امر المسلمین وھو مجتمع جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ ستکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے مین فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اوسکو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ باز نہ آوے اپنے کام سے سمجہانے سے تو اوسکا خون ہدر ہوگا **عن** عرفجۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیثہم جمیعاً فاقتلوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عرفجۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوا **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمع ہو وہ چاہے تم مین پہوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اوس کو مار ڈالو

باب اذا بویع الخلیفتین جب دو خلیفہ سے بیعت ہو

عن ابی سعید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کیجاوے تو جس سے اخیر مین بیعت ہوئی ہو اوسکو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہی)

باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا چاہیے

عن ام سلمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف بری ومن انکر سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ تمپر امیر مقرر ہون تم اون کے اچہے کام بہی دیکہوگے اور برے کام بہی پہر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکو روکے ہاتہ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بہی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیرون سے لڑائی نہ کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز پڑہا کرین اور جو نماز بہی چہوڑ دین تو انکو مار ڈ الو امارت سے موقوف کردو)

عن ام سلمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال یستعمل علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد بری ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع

قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ **ترجمہ** ام سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن کے
تم بعضے کام بھی دیکھوگے اور بری بھی پھر جو کوئی بری کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جسنے برا کہا وہ
بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اوسکی پیروی کی وہ تباہ ہوا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اون
سے لڑین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز پڑھتے رہین برا کہا یعنے دل مین برا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے

عن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ
قَالَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ذِكْرِ مِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ
وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب خِيَارِ الْاَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ اچھے اور بری حاکمون کا بیان

عن عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ
تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ
شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهٗ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ **ترجمہ** عوف بن مالک کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہاری وہ ہین جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہین
وہ تمہاری لیے دعا کرتے ہین اور تم اون کے لیے دعا کرتے ہو اور بری حاکم تمہاری وہ ہین جن کے تم
دشمن ہو اور وہ تمہاری دشمن ہین تم اونپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہین لوگون نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ایسے بری حاکمون کو تلوار سے نہ دفع کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز کو تم مین
قائم کرتے رہین اور جب تم کوئی بری بات اپنے حاکمون سے دیکھو تو دل سے اسکو برا جانو لیکن اون کی
اطاعت سے باہر نہ ہو یعنے بغاوت نہ کرو

عن عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ
وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ
يُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا

مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِرُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ آللّٰهِ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم اون کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور بری حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہی تمہارے دشمن ہیں تم اون پر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اُس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابوالمقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سُنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بیشک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک خاردار درخت
ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور بیعت نہیں کی
کہ مر جاویں گے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُسْئَلُ كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَ
عُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اِخْتَبَى
تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهٖ ترجمہ ابو الزبیر نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے
اونہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر آپکا ہاتھ پکڑے
ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت
نہیں کی وہ اپنی اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْئَلُ
هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ
شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِيْ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ ترجمہ
ابو الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی ذو الحلیفہ میں اونہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہیں لی مگر حدیبیہ
کے درخت کے پاس ابن جریج نے کہا مجھے ابو الزبیر نے بیان کیا اونہوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی حدیبیہ کے کنوے پر (اوسکا پانی گھٹ گیا اور یہ
قصہ اوپر گذر چکا) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَ
اَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَالَ
جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا آج کے دن تم سب زمین والون سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو مین تم کو اوس درخت کا مقام دکہلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہین رہا تہا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کٹوا ڈالا تہا جب سنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہین **عن** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے مین نے جابر بن عبداللہ سے پوچہا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تہے اونہون نے کہا اگر ہم لاکہہ آدمی ہوتے تب بہی وہان کا کنوا ہمکو کافی ہوجاتا (کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑہ گیا تہا) ہم پندرہ سو آدمی تہے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا مین نے جابر سے پوچہا تم کتنے آدمی تہے اوسدن اونہون نے کہا چودہ سو آدمی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَّثَلَاثَ مِائَةٍ وَّكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تہے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹہوان حصہ تہے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِّنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَّاْسِهٖ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے مینے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تہے لوگون سے اور مین ایک شاخ کو درخت کے آپ کے سر سے اوٹہائے ہوئے تہا ہم چودہ سو آدمی تہے اور ہمنے آپ سے مرنے پر بیعت نہین کی بلکہ نہ بہاگنے پر **عن** يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبِیْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِیْ قَابِلٍ حَاجِّيْنَ فَخَفِیَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَاِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگون مین سے تہے جنہون نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہون نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہہ معلوم ہے نہین ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو عن سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُمْ کَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوْهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ترجمہ سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے عن سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَیْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا ترجمہ سعید بن مسیب کے باپ نے کہا مین نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو مین اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا ف نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے مین یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اوس کی پرستش نہ کرنے لگین تو اسکا چھپ جانا اللہ تعالی کی رحمت ہے عن یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ ترجمہ یزید بن ابی عبید نے کہا مین نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے کہا مرجانے پر عن سَلَمَةَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ یُبَایِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰی مَاذَا قَالَ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگون سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر اونہون نے کہا مین ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فائدہ نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونو کا مطلب ایک ہی ہے اور ابتدا شروع اسلام مین جس نے کافرون کے مقابلے سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالے نے آسانی کر دی اب دوگنی کافرون سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے

باب تَحْرِیْمِ رُجُوْعِ الْمُهَاجِرِ اِلَی اسْتِیْطَانِ وَطَنِهٖ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اوسکو وہان آکر وطن بنانا حرام ہے عن سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ فَقَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَیْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِیْ فِی الْبَدْوِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کو پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا۔ پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل میں رہنے کی **ف** قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہے مختصرًا) **باب**

الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے **عَنْ** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ **ترجمہ** مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عَنْ** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ **ترجمہ** مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی

ابومعبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا کہ فتح ہونے کے بعد اور مین نے کہا یا رسول اللہ اوس سے
بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھہ ہو چکی مین نے کہا پہر کس چیز پر آپ بیعت لین گے
اوس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابوعثمان نے کہا مین ابومعبد سے ملا اون سے مجاشع کا
کہنا بیان کیا اونہون نے کہا مجاشع نے سچ کہا **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ
فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا
هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا اب ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **ف** نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا
ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کیطرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہوگیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِيْ صَدَقَتَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **ترجمہ**
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا
اور مدینہ مین میرے ساتھہ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہ شاید اوس سے نہ ہو سکے پہر

ہجرت توڑنا پڑے) تیری پاس اونٹ ہین وہ بولا ہان ہین آپ نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو سمندر رون کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو ضایع نہین کرنے کا **عن**

الاوزاعی بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک شیئا وزاد فی الحدیث

قال فھل تحلبھا یوم وردھا قال نعم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالی تیرے

کسی عمل کو نہین چھوڑیگا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو اونکا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہین

اوس نے کہا ہان **باب** کیفیۃ بیعۃ النساء عورتین کیونکر بیعت کرین **عن** عائشۃ

رضی اللہ تعالی عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان المومنات اذا ھاجرن

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن بقول اللہ تعالی یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات

یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی اخر الایۃ قالت عائشۃ

رضی اللہ تعالی عنھا فمن اقر بھذا من المومنات فقد اقر بالمحنۃ وکان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اذا اقررن بذلک من قولھن قال لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انطلقن فقد بایعتکن ولا واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امراۃ

قط غیر انہ یبایعھن بالکلام قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا واللہ ما اخذ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء قط الا بما امرہ اللہ تعالی وما مست کف رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کف امراۃ قط وکان یقول لھن اذا اخذ علیھن قد بایعتکن کلاما

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتین جب ہجرت

کرتین تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتین بیعت

کرنیکو آوین اس بات پر کہ شریک نہ کرین گے اللہ کا کسی کو چوری نہ کرین گی زنا نہ کرینگی اخیر تک پھر جو

کوئی عورت ان باتون کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ اقرار کرلتین اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ مین تم سے بیعت

لے چکا قسم اللہ تعالی کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت

لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے کوئی اقرار

نہین لیا مگر جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی

نہین تھی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کرلیتین مین تم سے بیعت کرچکا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتہ پکڑنا درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتہ پکڑ کر اور یہ بہی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت بات کرنا درست ہی اور عورت کی آواز ستر نہین ہے البتہ اُسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامت یا دانت نکلانے یا سرمہ لگانے کے چہونا نادرست ہی اور یہ ضرورتین بہی اُسوقت ہین جب عورت یہ کام کرنے والی نملے انتہے **عن** عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا اخبرتہ عن بیعۃ النساء قالت ما مس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امرأۃ قط الا ان یاخذ علیہا فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عروہ سے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ کسی عورت کے ہاتہ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اُس سے بات کرتے پہر جب وہ زبان سے قول دیدیتے تو آپ فرماتے جا مین نے تجہ سے بیعت کرلی **باب** البیعۃ علی السمع والطاعۃ فیما استطاع بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہوسکے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم آپ سے بیعت کرتے تہے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تہے یہ بہی کہو جتنا مجہ سے ہوسکیگا یہ آپکی شفقت تہی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہوسکے اوس کے نہ کرنے مین گنہگار نہون) **باب** بیان سن البلوغ آدمی کب جوان ہوتا ہے **عن** ابن عمر قال عرضنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزنی وعرضنی یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز وہو یومئذ خلیفۃ فحدثتہ ہذا الحدیث فقال ان ہذا لحد بین الصغیر والکبیر کتب الی عمالہ ان یفرضوا لمن کان ابن خمس عشرۃ سنۃ ومن کان دون ذلک فاجعلوہ فی العیال **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تہا آپ نے مجہے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

والون مین داخل نہ کیا پھر مین پیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا
نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اون کے پاس آ کر وہ اُن دنون خلیفہ تھے
انہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اسکا حصہ
لگا وین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمین یہ ہے کہ مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا **باب** النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ
إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتھ لگ جاوے گا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک مین لے
جانے سے سفر مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن
کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ
فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر
ہے دشمن کے ہاتھ مین پڑ جائیگا ایوب نے کہا دشمن کے ہاتھ مین پڑ گیا اور وہ لگے جھگڑا کرنے تم سے
ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ
ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا
ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنپر اللہ تعالی کا نام لکھا ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ
وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **باب** الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا گہوڑدوڑ کا بیان اور گہوڑون کو تیار کرنا شرط کے لیے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کی اون گہوڑون کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونون مقامون مین پانچ یا چھہ میل کا فاصلہ ہے اور بعضون نے کہا چھہ یا سات میل کا) اور جو طیار نہین کیے گئے تھے اون کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر اون لوگون مین تھے جنہون نے دوڑ کی **عن** ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا مین آگے آیا تو گہوڑا مجکو لیکر مسجد پر چڑہ گیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے گہوڑدوڑ کا جواز نکلا اور یہ بہی نکلا کہ اون کو طیار کرنا یعنے تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گہوڑے کا دانہ چارہ کم کردین پہر اسکو گرم جہول پہنا کر ایک بند کوٹہری مین باندہ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے مین تیز ہو جاوے) اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گہوڑدوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث درمیان مین ہو جاوے اور وہ کچہ نہ دیوے اور حدیث مین عوض کا ذکر نہین ہے انتہے **باب** فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْلَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا گہوڑون کی فضیلت **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین برکت ہے اور بہلی قیامت تک **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْوِیْ نَاصِیَۃَ فَرَسِہٖ بِاِصْبَعِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت اسم دنیا اور ہم آخرت **عَنْ** یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت **عَنْ** عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَ ذَاکَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) **عَنْ** حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ جَعْدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعَ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیَّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست

گھوڑی بھی ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس
باب ما يكره من صفات الخيل گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں **عن** ابی هريرة
رضی الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكره الشكال من الخيل **ترجمہ**
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو اس
کی تفسیر آگے آتی ہے **عن** سفيان بهذا الاسناد مثله وزاد في حديث عبد الرزاق و
الشكال ان يكون الفرس في رجله اليمنى بياض وفي يده اليسرى او في يده اليمنى ورجله
اليسرى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں
ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ
ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ ہوں ایک سفید ابن درید نے کہا
اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں
واللہ اعلم **عن** ابی هريرة رضی الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل
حديث وكيع وفي رواية وهب عن عبد الله بن يزيد ولم يذكر النخعي **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم تضمن الله لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا جهادا في سبيلي و
ايمانا بي وتصديقا برسلي فهو علي ضامن ان ادخله الجنة او ارجعه الى مسكنه
الذي خرج منه نائلا ما نال من اجر او غنيمة والذي نفس محمد بيده ما من كلم
يكلم في سبيل الله تعالى الا جاء يوم القيامة كهيئته حين كلم لونه لون دم وريحه
مسك والذي نفس محمد بيده لولا ان اشق على المسلمين ما قعدت خلاف سرية
تغزو في سبيل الله ابدا ولكن لا اجد سعة فاحملهم ولا يجدون سعة ويشق
عليهم ان يتخلفوا عني والذي نفس محمد بيده لوددت اني اغزو في سبيل الله
فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ضامن ہے اسکا جو نکلا اوسکی راہ میں اور
نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہوا اللہ تعالی پر اور سچ جانتا ہوا اوس کے پیغمبروں کو اللہ تعالے

نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اُسکو جنت مین لیجاؤن گا یا اُسکو پھیر دون گا اوس
کے گھر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کر کے قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا
نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کردن اوسی شکل پر آویگا جیسا دنیا مین تھا
تھا اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے
اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھہ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبھی
لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین (سواریون وغیرہ کی) اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتھہ نہ
چلنا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین
پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن **فائدہ** بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پھر
زندہ ہون پھر شہید ہون اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی
عبادت ہے کہ اُس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت
شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ہر ایک لڑکے کے ساتھہ خود بھی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے
آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیون کا سامان سر وقت مشکل
تھا **عن** عُمَارَۃَ بِھٰذَا الاِسنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَکَفَّلَ اللہُ لِمَن جَاھَدَ فِی
سَبِیلِہٖ لَا یُخرِجُہٗ مِن بَیتِہٖ اِلَّا جِھَادٌ فِی سَبِیلِہٖ وَتَصدِیقُ کَلِمَتِہٖ بِاَن یُّدخِلَہُ
الجَنَّۃَ اَو یُرجِعَہٗ اِلٰی مَسکَنِہِ الَّذِی خَرَجَ مِنہُ مَعَ مَا نَالَ مِن اَجرٍ اَو غَنِیمَۃٍ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس کا جو
کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلا اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور اوس
کی کلام کا یقین کر کے اس بات کا کہ لیجاوے گا اوسکو جنت مین یا پھیر دیگا اوس کے گھر کو جہان سے
نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھہ **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُکلَمُ اَحَدٌ فِی سَبِیلِ اللہِ وَاللہُ اَعلَمُ بِمَن یُّکلَمُ فِی
سَبِیلِہٖ اِلَّا جَاءَ یَومَ القِیٰمَۃِ وَجُرحُہٗ یَثعَبُ اللَّونُ لَونُ دَمٍ وَالرِّیحُ رِیحُ مِسکٍ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو خدا کی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے
دن وہ آوے گا اوس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی عَنْ هَمَّامِ
ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ
يُكْلَمُهُ مُسْلِمٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ
لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوْا
بَعْدِيْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلعم
سے سنکر پھر بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان
کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا رنگ
تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے
اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتھہ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین
لیکن اتنی گنجائش نہین ہے کہ مین سب کو سواریان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہو کہ وہ سب میرے
ساتھہ رہین اور نہ اون کے دلون کو بہلا لگیگا میرے ساتھہ نہ چلنا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا أَنْ
أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ
الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ زُرْعَةَ
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو
تو مین ہر لشکر کے ساتھہ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین
میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے
اوپر گذرا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشوار نہ ہوتی میری
امت پر تو مین چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑون پیچھے اور پر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ مَا تَخَلَّفْتُ
خِلَافَ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ
الشَّهَادَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اللہ کی راہ مین شہید ہونے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ یَسُرُّهَا
اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا اِلَّا الشَّهِیْدَ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلَ فِی
الدُّنْیَا لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی
نہین ہوتا کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس مین ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو
کرتا ہے کہ پھر دنیا مین آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو **ف**
نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہین شہید
کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت مین اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت مین جاوینگے اور ابن
انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہین جنت کے اوس کے واسطے بعضون نے کہا اس
لیے کہ وہ جان نکلتے سے مشاہدہ کرلیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا بعضون نے کہا اس لیے کہ فرشتے
رحمت کے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہین یا اس لیے کہ اُسکا حال گواہ ہے اوس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے
کہ اُسکا زخم اُسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتون پر قیامت کے دن انتہے ملخصًا **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَاِنَّ لَهٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ غَیْرَ
الشَّهِیْدِ فَاِنَّهٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْكَرَامَةِ **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاوے گا اوسکو
پھر دنیا مین آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزین دی جاوین پر شہید آرزو کریگا

پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھیگا شہادت کے درجہ کو عن ابی هريرة رضي
الله تعالى عنه قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ما يعدل الجهاد في سبيل الله
قال لا تستطيعوه قال فاعادوا عليه مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا تستطيعونه
قال في الثالثة مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بايات الله
لا يفتر من صيام ولا صلوة حتى يرجع المجاهد في سبيل الله تعالى **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے
کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکھتے پھر اونھون نے پوچھا دو یا
تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اوسکی طاقت نہین رکھتے آخر تیسری بار مین آپ نے
فرمایا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز مین کھڑا ہو
اللہ تعالی کی آیتون کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف**
اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہین کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہین ہو سکتی **عن**
سهيل بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشير رضي
الله تعالى عنهما قال كنت عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل
ما ابالي ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقي الحاج وقال اخر ما ابالي ان
لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال اخر الجهاد في سبيل
الله افضل مما قلتم فزجرهم عمر رضي الله تعالى عنه وقال لا ترفعوا اصواتكم عند
منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوم الجمعة ولكن اذا صليت الجمعة دخلت
فاستفتيته فيما اختلفتم فيه فانزل الله تعالى اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد
الحرام كمن امن بالله الاية الى اخرها **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹھا تھا ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہین مسلمان
ہوئے پر کسی عمل کی جب مین پانی پلاؤن گا حاجیون کو دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی
اسلام کے بعد مین تو مسجد حرام کی مرمت کرتا تیسرا بولا ان چیزون سے تو جہاد افضل ہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت

پکارا کرو لیکن مین جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھون گا اوس بات کو جس مین تم نے اختلاف کیا تب اللہ
تعالی نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ یعنے کیا تم نے حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت
کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کردیا ہرگز نہین اللہ تعالی کے سامنے برابر نہین **ف** نووی نے کہا اس
حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہون اوسوقت ذکر اللہ یا
تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیون کو نماز مشکل ہوجاتی ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ تَوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین صبح
کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
ترجمہ سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ مین وہ
ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
ترجمہ یہی کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالی کی راہ مین دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا
مِّنْ اُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَلَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ
ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ مین
بہتر ہے اون سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

گذرا **باب** بیان ما اعدہ اللہ تعالی للمجاھد فی الجنۃ من الدرجات **ترجمہ** جہاد کرنے والے کے درجون کا بیان **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ فعجب لھا ابو سعید فقال اعدھا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال واخری یرفع بھا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ھی یا رسول اللہ قال الجھاد فی سبیل اللہ الجھاد فی سبیل اللہ الجھاد فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اوس کے لیے جنت واجب ہوئی سنکر ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے تعجب کیا اور کہا پہر فرمایے یا رسول اللہ آپ نے پہر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملینگے جنت مین اور ہر ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین مین ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیھم فذکر لھم ان الجھاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیہ السلام قال لی ذلک **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ مین اور بیان کیا اون سے کہ تمام عملون مین افضل جہاد ہے اللہ تعالی کی راہ مین اور ایمان لانا اللہ تعالی پر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی

مین تو تیری گناہ معاف ہو جاوین گے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کیے ہوا
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے پہر آپنے فرمایا تونے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہو جاوین گے آپ نے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف
نہ ہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجہہ سے اسکو **ف** نووی نے کہا نیت خالص
ہو یعنے خاص اللہ تعالے کیواسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہون گے اور پہلے آپنے
قرض کو مستثنے نہین کیا پہر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اوسی وقت جتایا آپ نے
بیان کر دیا **عن** ابی قتادة ...... رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ بمعنی حدیث اللیث
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادة ...... رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید احدهما علی صاحبه ان رجلا اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی المنبر فقال ارایت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث
المقبری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تہے **عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال یغفر اللہ للشهید كل ذنب الا الدين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیه
وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو **باب** فی بیان ان ارواح
الشهداء فی الجنة وانهم احیاء عند ربهم یرزقون شہیدون کی روحین جنت مین
ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین **عن** مسروق قال

سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ
جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ
اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ
نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ
لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُسْئَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ
مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچہا اس آیت کو وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنے مت سمجہ اون لوگون کو جو قتل کیے گیے اسکی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین اپنے
پروردگار پاس روزی دیے جاتے ہین عبد اللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے آپ نے) فرمایا شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے قالب مین قندیلون کے اندر ہین جو
عرش مبارک سے لٹک رہی ہین اور جہان چاہتی ہین جنت مین چرتی پہرتی ہین پہر اپنی قندیلون مین
آرہتی ہین ایکبار اونکے پروردگار نے اون کو دیکہا اور فرمایا تم کچہ چاہتی ہو اونہون نے کہا اب
ہم کیا چاہین گی ہم تو جنت مین چگتی پہرتی ہین جہان چاہتی ہین پروردگار جل وعلا نے پہر پوچہا
پہر پوچہا جب اونہون نے دیکہا کہ بغیر پوچہے ہمارے رہائی نہین (یعنی پروردگار جل شانہ برابر پوچہی
جاتا ہے) تو اونہون نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہین کہ ہماری روحون کو پہیر دے ہمارے بدنون مین
(یعنے دنیا کے بدنون مین) تاکہ ہم مارے جاوین دوبارہ تیری راہ مین جب پروردگار جل جلالہ نے
دیکہا کہ اب اون کو کوئی خواہش نہین تو چہوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ
نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور وہین سے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اتارے
گئے تہے اور وہین مومن عیش کرین گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے
بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تہی اور یہ بہی نکلا کہ روح کو فنا نہین اور روح
کی حقیقت مین بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہین کہ بندون کو اوسکی حقیقت معلوم نہین ہے لو
فلاسفہ کہتے ہین روح کوئی علیحدہ چیز نہین ہے اور اطبا کہتے ہین کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن مین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو صورت انسان پر کہتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس و اخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ مین جو بدن مین سمائے ہوئے ہین جب وہ جدا ہو جاتے ہین تو آدمی مر جاتا ہے انتہے مختصرا

باب

فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ یُّجَاہِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اوسنے کہا پھر کون آپنے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی مین اللہ کو پوجے اور لوگون کو بچاوے اپنے شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنون سے حفاظت ہو سکے اور اسمین کوئی شک نہین کہ فتنہ کے زمانہ مین عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مُؤْمِنٌ یُّجَاہِدُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ شِہَابٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ لَمْ یَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَہُمْ رَجُلٌ مُّمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ہَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَۃٍ مِّنْ ہٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ ہٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگی سے اوس کی زندگی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ

شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے مین سے یا پہاڑ کی کسی نالی مین انہین نالون مین سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اس کے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت مین جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہین ہے الا وہ جب کہ لوگون مین رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اُس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو **عَنْ** اَبِی حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِیْ شُعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَایَةِ یَحْیٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

قاتل اور مقتول دونون کب جنت مین جاوین گے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصون کو دیکھکر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونون جنت مین گئے لوگون نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالے کی راہ مین پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونون جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالے کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالی کے لیے جائز نہین ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ اون سے پاک ہے تو مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتون کا ہنسنا ہے انتہی مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کیطرح ضحک یعنے ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور مجئی وغیرہ اور اسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ
یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہو مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت
کا رحمہم اللہ تعالی **عن** ابی الزناد بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک اللہ لرجلین
یقتل احدھما الآخر کلاھما یدخل الجنۃ قالوا کیف یا رسول اللہ قال یقتل ھذا
فیلج الجنۃ ثم یتوب اللہ علی الآخر فیھدیہ الی الاسلام ثم یجاھد فی سبیل اللہ
فیستشھد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت مین جاوے پھر اللہ
تعالی دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہو

باب من قتل کافرا ثم سدد جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یجتمع کافر وقاتلہ فی النار ابدا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اسکا مارنیوالا (مسلمان) دوزخ مین ایک جا جمع نہ ہونگے
اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اسکو الزام دیوے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدھما الآخر قیل من ھم یا رسول اللہ قال
مؤمن قتل کافرا ثم سدد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہون گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے
لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر
قائم رہے **ف** نووی نے کہا اس مین یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جاویگا نہیں
پھر اکٹھے نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اسکا جواب یہ دیا ہے کہ
شاید راویون سے حدیث مین غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اسکے
وہ کافر ایمان لاوے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا دوسری غرض ہے

کر ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم مین جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا انتہی مع زیادۃ

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ کی راہ مین صدقہ دینے کا ثواب

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین دیتا ہون آپ نے فرمایا اوسکے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملین گی نکیل پڑی ہوئین

عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین اوسے بتلا دون اوس شخص کو جو سواری دیوے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اوسکو اوتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو

عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ مین جہاد کا ارادہ رکھتا ہون اور میرے پاس سامان نہین آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد کا پھر وہ بیمار ہو گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے) کہا ای فلانی وہ سب سامان اسکو دیدے اور کوئی چیز مت رکہہ قسم خدا کی جو چیز تو رکھ لے گی اوس میں برکت نہ ہوگی **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِیْ أَهْلِهِ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالی کی راہ میں اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گہر بار کی خبر رکہی اوس نے بہی جہاد کیا (یعنے ثواب جہاد کا اوس نے کمایا) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَیْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَیْنَهُمَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بہیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گہر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گہر بار کی خبر گیری کا) **عَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهِ **عَنْ** یَحْیٰی بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلٰى بَنِیْ لِحْیَانَ لِیَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَیُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَیْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جو گہر بار کی خبر گیری رکہے اوسکو مجاہد کا آدہا ثواب ملیگا **بَاب** حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِیْهِنَّ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور انمیں خیانت والے کے گناہ کا بیان **عَنْ** بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَى الْقَاعِدِیْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ أَهْلِهِ فَیَخُوْنُهُ فِیْهِمْ إِلَّا وُقِفَ

لہ یوم القیامۃ فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتون کی حرمت گھر مین رہنے والون پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤن کی حرمت
اور جو شخص گھر مین رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اوس مین خیانت کرے تو وہ قیامت کے
دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل مین سے جو تو چاہے وہ لے لے عن علقمۃ بن مرثد
عن ابن بریدۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی حدیث الثوری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علقمۃ بن مرثد بہذا الاسناد وقال
فخذ من حسناتہ ما شئت فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فما ظنکم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے گا تو اوسکی نیکیون مین سے جو چاہے لے
یہ فرماکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو یعنی وہ
مجاہد کوئی نیکی چھوڑنیوالا نہین سب ہی لے لیگا

باب سقوط فرض الجہاد عن المعذورین

معذور پر جہاد فرض نہین ہے عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ فی ہذہ الآیۃ لا
یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زیدا فجاء بکتف فکتبہا فشکی الیہ ابن ام مکتوم ضرارتہ فنزلت لا یستوی القاعدون
من المؤمنین غیر اولی الضرر قال شعبۃ واخبرنی سعد بن ابراہیم عن رجل عن زید
فی ہذہ الآیۃ لا یستوی القاعدون بمثل حدیث البراء رضی اللہ تعالی عنہما وقال
ابن بشار فی روایتہ سعد بن ابراہیم عن ابیہ عن رجل عن زید بن ثابت ترجمہ
براء نے کہا یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کے باب مین یعنی برابر نہین ہین گھر مین بیٹھنے والے
مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنے لڑنیوالون کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اسپر یہ آیت لکھی تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے
شکایت کی اپنی نابینائی کی یعنے مین اندھا ہون اسلیے جہاد مین نہین جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا
اوسوقت غیر اولی الضرر کا لفظ اوترا یعنے وہ لوگ جو معذور نہین ہین اور معذور تو درجے مین مجاہدین کے
برابر ہین عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من
المؤمنین کلمہ ابن ام مکتوم فنزلت غیر اولی الضرر ترجمہ براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا جب یہ آیت اتری لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ
اوترا **بَاب** ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ شہید کے لیے جنت ہونا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ کُنَّ فِیْ
یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُوَیْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
اُحُدٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین کہان ہونگا
اگر مارا جاؤن آپ نے فرمایا جنت مین یہ سنکر اوس نے چند کھجورین جو اوس کے ہاتھ مین تہین -
کھانے کے لیے پھینکدین اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت مین ہے کہ احد کے
دن ایک شخص نے کہا **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی النَّبِیْتِ
قَبِیْلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ
فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا یَسِیْرًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا **ترجمہ**
براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا
اور کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین اور آپ
اُس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہین پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہانتک کہ مارا گیا
آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُسَیْسَةَ عَیْنًا یَّنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ
فَجَاءَ وَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِیْ
مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَتَکَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْکَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ
رِجَالٌ یَّسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهْرَانِهِمْ فِیْ عُلْوِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا
فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ
وَجَاءَ الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اِلٰی شَیْءٍ
حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا
اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ جَنَّۃٌ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکَ عَلٰی قَوْلِکَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا رَجَاءَۃَ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَھْلِھَا قَالَ فَاِنَّکَ مِنْ اَھْلِھَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ مِنْھُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَیِیْتُ حَتّٰی اٰکُلَ تَمَرَاتِیْ ھٰذِہٖ اِنَّھَا لَحَیٰوۃٌ طَوِیْلَۃٌ قَالَ فَرَمٰی بِمَا کَانَ مَعَہٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَھُمْ حَتّٰی قُتِلَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بہیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے وہ لوٹ کر آیا اوسوقت گہر مین میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تہا راوی نے کہا مجہے یاد نہین آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا پہر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا ہمین کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتہہ یہ سنکر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریون مین جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی پر تہین آپ نے فرمایا نہین صرف وہ لوگ جاوین جن کی سواریان موجود ہون آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتہہ یہانتک کہ مشرکین سے پہلے بدر مین پہونچے اور مشرک بہی آگئے آپ نے فرمایا تم مین سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑہے جبتک مین اوس کے آگے نہ ہون پہر مشرک قریب پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹہو جنت مین جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانون اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانون اور زمین کی برابر ہے آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیون کہتا ہے وہ بولا کچہہ نہین یا رسول اللہ مین نے اس امید کہا کہ جنت کے لوگون مین سے مین بہی ہون آپ نے فرمایا تو جنت والون مین سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کہجورین اپنے ترکش سے نکالین اور انکو کہانے لگا پہر بولا اگر مین جیون اپنی کہجورین کہانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کہجورین باقی تہین وہ پہینک دین اور لڑا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چہپانا درست ہی تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ کافرون مین گہس جانا شہادت کے لیے درست ہی بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَھُوَ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ

الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسٰى اَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ ؕ

ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلوارون کے سایون کے تلے ہین یہ سنکر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسی تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہون نے کہا ہان یہ سنکر وہ اپنے یارون کیطرف گیا اور کہا مین تم کو سلام کرتا ہون اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کو یہان تک کہ شہید ہوا **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهٗ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا قَالَ وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلادین آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیون کو کر دیا جنکو قراء (قاری کی جمع یعنے قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے اون مین میرے مامون حرام بھی تھے وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لاکر مسجد مین رکھتے اور لکڑیان اکٹھا کرتے پھر اوسکو بیچتے اور کھانا خریدتے صدقہ والون اور فقیرون کے لیے (صفہ مسجد مین ایک مقام

تہا پیاہوا اوس مین ستر آدمی رہا کرتے تہے جو محض بے معاش اور متوکل تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو ان کے ساتہہ کر دیا انہون نے رستہ مین انکا مقابلہ کیا اور انکو قتل کیا (یعنے ان لوگون کو
جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ کر دیا تہا ہام اپنے ٹہکانے پر پہونچنے سے پہلے انہون نے (مرتے
وقت) کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجہہ سے مل گئے اور راضی ہین تجہہ سے اور تو ہم سے
راضی ہے ایک شخص (کافرون مین سے) حرام پاس آیا (جو ماموں تہے انس بن مالک کے) اور برچہا مارا
اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور انہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے
نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجہہ سے مل گئے اور تجہہ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے پہر حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی **عن** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عمی الذی سمیت بہ لم یشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا قال
فشق علیہ قال اول مشہد شہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنہ وان ارانی
اللہ مشہدا فیما بعد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرانی اللہ تعالیٰ ما اصنع قال فہاب
ان یقول غیرہا قال فشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقال فاستقبل
سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انس یا ابا عمرو این
فقال واہا لریح الجنۃ اجدہ دون احد قال فقاتلہم حتی قتل قال فوجد فی جسدہ
بضع وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قال فقالت اختہ عمتی الربیع بنت النضر
فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ہذہ الآیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انہا نزلت فیہ
وفی اصحابہ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا (یعنے اون کا بہی نام انس تہا)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار
گذرا اور انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ
دوسری کوئی لڑائی مین مجہے آپکے ساتہہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکہے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈر کر
اس کے سوا اور کچہ کہنے سے (یعنے اور کچہ دعوے کرنے سے کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکر شاید نہ ہو سکے

اور جہوٹے ہون اپیر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ گئے احد کی لڑائی مین تو سعد بن معاذ اون کے
سامنے آئے اور انہون نے کہا ای انس ابو عمرو کی کنیت تہی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تہے
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے) کہان جاتے ہو اونہون نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کیطرف
سے مجہی آرہی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر وہ لڑے کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوے لڑائی
کے بعد دیکہا) تو اون کے بدن پر اسی پر کئی زخم تہے تلوار اور برچہی اور تیر کے اون کی بہن یعنے میری
پہوپہی ربیع بنت نضر نے کہا مین نے اپنے بہائی کو نہین پہچانا مگر اون کی پورین انگلیون کی دیکہکر
(کیونکہ سارا بدن زخمون سے چور چور ہو گیا تہا) اور یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنے مرد جنہون
نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے یعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہین
صحابہ کہتے تہے اون کے اور انکے ساتہیون کے باب مین اوتری **باب** مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ
كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو وہ
اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا ہے **عَنْ** اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا
اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ
لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے
لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکہانے کو تو اللہ تعالی کی راہ مین
لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی
راہ مین ہے **عَنْ** اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہے
بہادری دکہلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمایش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی
راہ مین ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ مین ہے **عَنْ**

ابی موسی قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ الرجل یقاتل منا شجاعۃ
فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا
سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القتال فی سبیل اللہ فقال الرجل یقاتل غضبا و یقاتل
حمیۃ قال فرفع راسہ الیہ وما رفع راسہ الیہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون
کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصے
سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور سو جب سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور آپ
بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر
اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اسکی راہ میں ہے

باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق
النار جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے **عن** سلیمان بن یسار قال تفرق
الناس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ ناتل اھل الشام ایھا الشیخ حدثنی حدیثا
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفھا
قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان
یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم
وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم
وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال عالم وقرات
القران لیقال ھو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل
وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال
فما عملت فیھا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیھا الا انفقت فیھا لک قال
کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ ثم
القی فی النار **ترجمہ** سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا ناتل بن قیس حزامی

فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اُسکا باپ صحابی تھا اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا میں نے سُنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید
ہوا جب اوسکو اللہ تعالی کے پاس لاوینگے تو اللہ تعالی اپنی نعمت اوسکو بتلادیگا وہ پہچانے گا اللہ تعالی
پوچھے گا تو نے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا میں لڑا تیری راہ میں یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالے
فرماوے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اسلیے کہ لوگ کہا کریں تجھے بہادر سو کہا گیا پھر حکم ہوگا اوسکو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے
جہنم میں ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسنے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا اوسکو اللہ
تعالے کے پاس لاوینگے وہ اپنی نعمتیں دکھلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اُس کے
لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالی فرماوے گا تو جھوٹ بولتا
ہے تو نے اسلیے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اسلیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھے عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم
ہوگا اوسکو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا
تھا اور سب قسم کے مال دیے تھے وہ اللہ تعالے کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتیں دکھلاویگا
وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچھے گا تو نے اوسکے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچ کرنے
کی جس میں تو خرچنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے اللہ تعالی فرماویگا تو جھوٹا ہے تو نے اسلیے خرچا
کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہا دنیا میں پھر حکم ہوگا منہ کے بل کھینچکر جہنم میں ڈالدینگے **ف** تو جہاد اور علم اور صدقہ اور
تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جاوینگی اسوجہ سے ریا اور نمایش سے کیا بری بلا ہے
سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گناہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا
ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض
اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ اُنکو فاسق یا فاجر
سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتا وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُنکو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے
ہیں خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے
کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود
ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چھپانے میں کوئی قباحت نہو

مثلاً فرض نماز کو نہین چہپا سکتا کیونکہ اوس مین جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادت چہپا کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائین ہاتہ کو بہی داہنی ہاتہ کی خبر نہو **عن** سلیمان ابن یسار قال تفرج الناس عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه فقال له ناتل الشامی واقتص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماوے اسکا ثواب اوس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من غازیة تغزو فی سبیل الله فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثی اجرهم من الاخرة ویبقی لهم الثلث وان لم یصیبوا غنیمة تم لهم اجرهم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ مین اور لوٹ کا مال کماوے اوسکو دو حصے ثواب کے دنیا مین مل گئے اب آخرت مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت مین لے گا **عن** عبد الله ابن عمرو رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من غازیة او سریة تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورهم وما من غازیة او سریة تخفق وتصاب الا تم اجورهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پہر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو آخرت کے ثوابین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتہ آوے اور نقصان اوٹھاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرلین تو اون کا ثواب بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کا ایک حصہ کا تو لوٹ بہی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اسکے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہین آئی **باب** قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانما لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى
مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عملون کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوسنے نیت کی ہے جسکی ہجرت اللہ اور رسول
کے واسطے ہے تو اوسکی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جسکی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت
کے بیاہنے کے لیے ہے تو اوسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے **ف** اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے
ایک عورت کیواسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ
نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علما نے اتفاق کیا ہے امام
شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابون مین اس حدیث کو
دخل ہے اور بعضون نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف
کرے تو اس حدیث کو شروع مین لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی
کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب مین سات جگہہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رض سے صحیح ہے
اور حضرت عمر رض سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی
کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا یحیی بن سعید انصاری کے البتہ یحیی سے یہ حدیث پھیلی اور دو
سو آدمیون سے زیادہ نے اس حدیث کو یحیی سے نقل کیا اور اسیلیے اکثر امامون نے اس حدیث کو متواتر
نہین کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام مین کیونکہ شروع اسناد مین تواتر نہین ہے اور اس حدیث مین ایک
لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین یحیی اور محمد اور علقمہ جمہور علما نے
کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسیصورت مین معتبر ہونگے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے
لغو ہونگے اور اس مین دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہین ہین ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ
اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتین لیکن نجاست کے دھونے مین نیت شرط نہین ہے انتہے
مختصراً **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللّٰهِ

کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اوسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف حدثہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اسکو شہیدوں کا درجہ دیگا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کئے نہ نیت جہاد کے اوسکی برائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنرای ان ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقون کے طور پر مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہین کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **ف** اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقون کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہین ایسا ہی اسنے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے انتہےٰ **باب** ثواب من حبسہ من الغزو مرض او عذر اٰخر جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اسکا ثواب **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں یعنے انکو بھی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عن** الاعمش بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع الا شرکوکم فی الاجر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فضل الغزو فی البحر دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت **عن** انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ یشک ایھما قال قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویۃ فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنے رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کی نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپکے سر کی جوئیں دیکھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپنے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہ کی طرح تخت پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے خدا تعالی مجھکو بھی اون میں سے

کرے آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سو رہے پھر جاگے ہنستے ہوئے مین نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین آپ نے فرمایا
چند لوگ میری امت کی میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا
مین نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ مجکو بھی اُن لوگون مین کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون
مین سے ہو چکی پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ مین سوار ہوئین دریا مین (جزیرہ قبرس فتح کرنے کے لیے
جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزون کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئین جب دریا سے نکلین
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جون کا مارنا جائز ہے ایسا ہی محرم کا سر چھونا اس
کے ساتھ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث مین آپ کی کئی معجزے مذکور ہین **ایک** تو اپنی امت
کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا مین جہاد کرین گے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
رہین گی اور ان کے ساتھ شہید ہون گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین ہوا
معاویہ کی سرداری مین یا معاویہ کی حکومت مین ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہین اس حدیث
سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونون دریا مین سوار ہو سکتے ہین انتہے مختصراً **عَنْ** اُمِّ حَرَامٍ وَّ
هِيَ خَالَةُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا
فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اُرِيْتُ قَوْمًا مِّنْ
اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ
مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَّهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقُلْتُ ادْعُ
اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا
فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس مین
یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اوس کے اور لوگون نے جہاد کیا
سمندر مین عبادہ اُن کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئین تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوس پر چڑھین تو خچر
اوس نے گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئین) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

أُضْحَكُكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا
اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ ایک دفعہ مجہہ سے قریب سوگئے پہر جاگے تو آپ ہنستے تہے مین نے عرض کیا
یارسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تہے
اس بحر اخضر پر پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا
خَالَةَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحٰقَ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی راہ مین چوکی پہرہ دینے کی فضیلت **عَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ
وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ **ترجمہ**
سلمان سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ کی راہ مین ایک دن
رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینے بہر روزہ رکہنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مرجاویگا تو اسکا یہ
کام برابر جاری رہیگا (یعنے اسکا ثواب مرنے کے بعد بہی موقوف نہوگا بڑہتا ہی چلا جاویگا حاصل
ہے اس عمل سے) اور اسکا رزق جاری ہوجاویگا (جو شہیدون کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے
فتنہ سے **عَنْ** سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** بَيَانِ الشُّهَدَاءِ شہیدون کا
بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ
وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص جارہا تہا اوسنے راہ مین ایک کانٹے کی ڈالی دیکہی وہ ہٹادی اللہ تعالیٰ نے اسکا بدلہ دیا اور
اوسکو بخشدیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہین جو طاعون (وبا یعنے جو مرض عام ہوجاوے اس زمانہ مین

طاعون کی وجہ سے ہوتا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کی عارضہ سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استسقا) سے جو پانی میں ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے جو جل کر مرے جو عورت زچگی کے عارضہ میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جاوے اور مرا ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں انکو ثواب شہیدوں کا ملیگا لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالی کی راہ میں جو شہید ہو اسکو غسل ندینگے اور اسکا بیان کتاب الایمان میں گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِیْكَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ قَالَ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالی کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالی کی راہ میں مرجاوے (مثلا حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ سُهَیْلٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَخِیْكَ اَنَّهٗ زَادَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْهِ وَالْغَرِقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمَ مَاتَ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ **ترجمہ** حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے مین مرے مین نے کہا طاعون سے مرے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے **ف** میرے تینون بہائیون نے یعنے مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد مین طاعون سے انتقال کیا مطعون ہی مرے مطعون ہی اللہ تعالیٰ انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہماری اونکی ملاقات جنت مین نصیب کرے جو بہائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑہین وہ للہ ہم چارون بہائیون کو اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماوین **عَنْ** عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ الرَّمْيِ تیر مارنے کا ثواب

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کرو کافرون کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکہنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتہیار کی مشق کو اور گہوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہون **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ **ترجمہ** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے چند زمینین کئی ملک تمہارے ہاتہ پر فتح ہون گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے پہر کوئی تم مین سے اپنی تیر کا کہیل نہ چہوڑے (یعنے تیر نشانہ پر لگانا سیکہے) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ

يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰى **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے

باب قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا **عَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہونگے **عَنْ** الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گذرا **ف** اللہ تعالی کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مرجاوے گا اور یہہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہلحدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہلحدیث اور موحد یہ سب اونکے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا نزاع

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہین عن المغیرۃ بن شعبۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثل حدیث مروان سواء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین حتی تقوم الساعۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت (کافرون اور مخالفون) سے مسلمانون کی قیامت ہوئے تک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا قیامت تک عن عمیر بن ہانی قال سمعت معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتزال طائفۃ من امتی قائمۃ بامر اللہ لایضرھم من خذلھم او خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم ظاہرون علی الناس ترجمہ عمیر بن ہانی سے روایت ہے مین نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالی کی حکم پر قائم رہے گا جو کوئی اُنکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہین گے لوگون پر عن معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما ذکر حدیثا رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی منبرہ حدیثا غیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین ولاتزال عصابۃ من المسلمین یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواھم الی یوم القیمۃ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اونپر جو اون سے

رہین قیامت تک عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِّنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ترجمہ عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے مین مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہون گے جاہلیت والون سے اللہ تعالی سے جس بات کی دعا کرین گے اللہ تعالی انکو دیدے گا لوگ اوسی حال مین تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے ہین عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہین پر مین نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالی کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہیگی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک کہ قیامت آجاویگی اور وہ اوسیحال مین ہونگے عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بے شک احضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالی ایک ہوا بھیجے گا جس مین مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگیگی وہ نہ چھوڑیگی کسی شخص کو جس کے دل مین ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار ڈالی جاویگی بعد اسکے سب برے کافر لوگ رہجاوینگے اونھی پر قیامت قائم ہوگی عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنے عرب یا شام والے) حق پر غالب رہین گے یہانتک کہ قیامت قائم ہو

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ

التعریس فی الطریق جانوروں کے بہلائی کا خیال کہنا سفرمین اور رات کو رستے مین اوترنے سے ممانعت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیہا السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانہا ماوی الھوام باللیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے مین یعنے اچہے موسم مین جب جانورون کو پانی اور چارہ بافراط ہو تو اونٹون کو انکا حصہ لینے دو زمین سے جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ اور نیز تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاوین اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچکر اوترو **ف** کیونکہ راہ مین اکثر جانور بہی آتے ہین اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بہی اوس سے گذرتے ہین کچہ کہانا وغیرہ چن لینے کے لیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بہا نقیہا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانہا طرق الدواب وماوی الھوام باللیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانورون کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلد لے جاو اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل تباہ ہو جاوینگے اور انمین صرف ہڈیان رہجاوینگی مغز نہ رہیگا **باب** السفر قطعۃ من العذاب سفر ایک عذاب ہی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نہمتہ من وجہہ فلیعجل الی اہلہ قال نعم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کہانے اور پینے سے یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہوجاتی ہے تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کرلے تو جلد اپنے گہر کو چلا آوے **باب** کراھۃ الطروق لیلا مسافر اپنے گہر مین رات کو نہ لوٹے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر مین رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونیکا موقع ملے) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین جب مدینہ مین آئے تو ہم اپنے گھرون کو جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو (عشا کو) جاوینگے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنے بال لیوے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر مین جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والون کو خبر ہو جاوے کہ فلان شخص آج آنیوالے ہین اور ناگہان جانا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رات کو آوے تو اپنے گھر مین ناگہان چلا نہ آوے (بلکہ ٹھیرے) یہانتک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر مین تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہون **عَنْ** سَيَّارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر مین ہو تو ایک ہی ایکا رات کو اپنے گھر مین نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہین) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گھر میں آنے سے گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس میں ایک
تو گمان بد ہے جو شریعت میں منع ہے دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور سوا اس میں صدہا قباحتیں ہیں جیسے
خدانخواستہ اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے ۱ **عن** سفیان لا ادری ھذا فی الحدیث ام لا یعنی ان
یتخونھم او یلتمس عثراتھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکراھۃ الطروق ولم یذکر یتخونھم ویلتمس عثراتھم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۱ اس میں خیانت پکڑنیکا ذکر نہیں ہے

کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

باب الصید بالکلاب المعلمۃ سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنیکا بیان **عن** عدی بن
حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن
علی واذکر اسم اللہ فقال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل
قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس معھا قلت لہ فانی ارمی بالمعراض
الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ
ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے
کتوں کو وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار
کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے
طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبد الحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح
کی اور اوس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا ؎
ف آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکھا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالی کا نام لیوے تو کھا جو شکار کرے
میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اوس
کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اوس سے شکار مارتا ہوں آپ نے فرمایا
اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کیطرف سے) تو کھالے اوس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑیں یا ذبح یا نحر کرنے لگیں تو بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس مین اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہوًا یا عمدًا چھوڑ دی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سی اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمدًا ہو یا سہوًا تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سی اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہوًا چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصدًا چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سی یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنے سدھا یا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھا یا ہوا نہ ہو تو اسکا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھا یا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اسکا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر ہی بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لنبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہی اور یہ خلاف ہی اس حدیث کے اسیطرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علماء سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنے غلیل کا مطلقًا درست نہیں ہے جبتک اس جانور کو زندہ پاکر ذبح نہ کریں انتہے مختصرًا

عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا قوم نصید بھذہ الکلاب اذا ارسلت کلابک المعلمۃ وذکرت اسم اللہ علیہا فکل مما امسکن علیک وان قتلن الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسک علی نفسہ وان خالطھا کلاب من غیرھا فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو

چھوڑی ہو اور اسپر اللہ تعالی کا نام لیکر چھوڑے تو کہا اون جانورون مین سے جنکو وہ پکڑ لین اگرچہ وہ مار ڈالین مگر
جس صورت مین کتا بھی اُس جانور مین سی کہالے تو اوسکو مت کہا کیونکہ مجہو ڈر ہے کہ کہین کتے نے اوسکو اپنے
لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اُس کتے کے ساتھہ اور غیر کتے شریک ہو جاوین تب بھی مت کہا **ف** نووی
علیہ الرحمہ نے کہا سنن ابوداود مین یہ حدیث ہی کہ آپ نے فرمایا کہالے اوس جانور مین سی اگرچہ کتا بھی اُس
مین سی کہالے اور اس مین اختلاف ہی علماء کا شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ
وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہی اور یہی حکم ہے پرندی شکاری کا بھی
لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اوسکا کہانا جائز رکہا ہے انتہے مختصرا **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ
بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقُتِلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ
فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِيْ أَيُّهُمَا
أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ **ترجمہ** عدی بن حاتم سی
روایت ہی مین نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے
معراض لگی تو کہا لے اور جب پٹ لگی اور مر جاوے تو وہ وقیذ ہی (یعنے موقوذہ ہے جو پتہر یا لکڑی سے
مارا جاوے اور وہ قرآن مجید مین حرام ہے) مت کہا اوسکو اور مین نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالی کا نام لیکر تو کہالے لیکن اگر کتا شکار میں
سے کہالے تو مت کہا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے مین نے کہا اگر مین اپنے کتے کے ساتھہ دوسرے
کتے کو پاؤن اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپ نے فرمایا مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو نے
بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو آگے گذرا **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ

مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کہا لے اوسکو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور مین نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جب جانور کو کتا پکڑ لے اور اسمین سے کہا دے نہین تو اوسکو کہا لے اسلیے کہ اوسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجہے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بہی اوسکے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر **عن** زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيْلًا وَرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تہا نہرین مین (جو ایک مقام کا نام ہے) اوسنے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین اپنا کتا شکار پر چہوڑتا ہون پہر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہون اب نہین معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے فرمایا مت کہا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چہوڑے تو اللہ کا نام لے پہر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اوسکو زندہ پاوے تو ذبح کر اوسکو اور جو مارڈالے لیکن کہاوے

نہین اوس مین سے تو بہی کہا اوسکو اور جو تیر کے کتے کے ساتہہ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اُسکو اور جو تو تیر مارے تو اسہ تعالی کا نام لے پہر اگر تیرا شکار رہے کہا کسا ایک دن تک غائب رہے بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسہمک فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء قتلہ او سہمک **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے پوچہا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اسہ تعالی کا نام لے پہر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اسکو مگر جس صورت مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض قوم من اہل الکتاب نأکل فی آنیتہم وارض صید اصید بقوسی واصید بکلبی المعلم او بکلبی الذی لیس بمعلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلک قال اما ما ذکرت انکم بارض قوم اہل کتاب تأکلون فی آنیتہم فان وجدتم غیر آنیتہم فلا تأکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا ثم کلوا فیہا واما ما ذکرت انک بارض صید فما اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اسہ ہم اہل کتاب (یعنے یہود یا نصاری) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کہانا کہاتے ہین اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکہلائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہون اس کتے سے جو سکہایا نہین گیا تو بیان کیجیے مجہ سے جو حلال ہو ان مین آپ نے فرمایا تو نے جو کہا مین اہل کتاب کے ملک مین ہون اون کے برتنون مین کہاتا ہون تو اگر تمکو اور برتن مل سکین تو مت کہاؤ اون کے برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دہو لو ان کو پہر کہاؤ ان مین **ف** نووی نے کہا ابو داود کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہنڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین

شراب پیتے ہین تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملین تو اون مین کہاؤ پیو اگر نہ ملین تو دہو ڈالو
اُن کو پہر کہاؤ پیو ان مین اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہین مشرکون کے برتن کا استعمال
درست ہے دہو ڈالنے کے بعد اوس مین کوئی کراہت نہین اگرچہ دوسرا برتن ملسکتا ہو اور اس حدیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہو تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دہونے سے یہ کراہت نہین جاتی
اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مین وہ برتن مراد ہین جن مین سور کا گوشت پکاکرتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہین جن مین نجاستون کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہے مختصرا **عن** حَيْوَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدَ
الْقَوْسِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پہر شکار غائب ہوجاوے بعد اوس کے ملے
تو کہا اوسکو جب تک بدبودار نہو **عن** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کہاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو **عن** ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فِي الصَّيْدِ **عن** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْنَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ
فَدَعْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ایک روایت مین کتے کے شکار مین بہی یہی ہے کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کہا مگر جب سڑ جاوے تو چہوڑ دے اوسکو

باب تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

دانت والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کی حرمت کا بیان

عن اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ
فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ **ترجمہ** حضرت ثعلبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے

کے کھانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے عَنْ
اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰی
حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ وَکَانَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر دانت والے درندے کے کھانے سے ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث
حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں
میں سے تھے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّهْرِیِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَعَمْرٍو کُلُّهُمْ ذَکَرَ الْاَکْلَ اِلَّا صَالِحٌ وَّیُوْسُفُ
فَاِنَّ حَدِیْثَهُمَا نَهٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ
فَاَکْلُهٗ حَرَامٌ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ
الطَّیْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سر دانت والے درندے اور سر پنجہ والے پرندے سے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے
والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب اباحۃ میتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ قال فقلت کیف کنتم تصنعون بہا قال نمصہا کما یمص الصبی ثم نشرب علیہا من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبلہ بالماء فناکلہ قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر کہیئۃ الکثیب الضخم فاتیناہ فاذا ہی دابۃ تدعی العنبر قال قال ابو عبیدۃ میتۃ ثم قال لا بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ وقد اضطررتم فکلوا قال فاقمنا علیہ شہرا ونحن ثلاث مائۃ حتی سمنا قال ولقد رایتنا نغترف من وقب عینہ بالقلال الدہن ونقتطع منہ الفدر کالثور او کقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبیدۃ ثلاثۃ عشر رجلا فاقعدہم فی وقب عینہ واخذ ضلعا من اضلاعہ فاقامہا ثم رحل اعظم بعیر معنا فمر من تحتہا وتزودنا من لحمہ وشائق فلما قدمنا المدینۃ اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فقال ہو رزق اخرجہ اللہ لکم فہل معکم من لحمہ شیء فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ۔ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلا کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اوس پر پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اوسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر

وہان ایک لنبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوسکے پاس گئے دیکہا تو وہ ایک جانور ہی جسکو عنبر کہتے ہین
ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی پہر کہنے لگے نہین ہم اسکے رسول کے بہیجے ہوے ہین اور اسکی راہ مین
نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہی ہو (بہوک کے ماری) تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ ہی
اور ہم تین سو آدمی تہے اوسیکا گوشت کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جابر نے کہا تم دیکھو ہم
اوس کی آنکھ کے حلقہ مین سے چربی کے گہڑے کے گہڑے بہرتے تہے اور اس مین سے بیل کے برابر
گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تہے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکھ کے
حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اٹہا کر کہڑی کی پہر سب سے بڑے اونٹ
پر پالان باندہی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتہہ تہے وہ اوسکے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوسکے
گوشت مین سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر
کے لیے رکہتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان
کیا آپنے فرمایا وہ اسہ تعالی کا رزق تہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تہا اب تمہارے پاس کچہہ ہی اُسکا
گوشت تمکو بہی کہلاؤ جابر نے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپکے پاس بہیجا آپ نے اوسکو کہایا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پہر انکا اجتہاد بدل
گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تہے اور مضطر کے لیے مردار بہی حلال
ہے اور حضرت صلی اسہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے
کے لیے کیونکہ وہ حلال تہا یا اسلیے کہ وہ خاص اسہ تعالی کا بہیجا ہوا تہا تو آپ نے اُسکو متبرک
سمجہا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہی اور سوال
حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے زمانے
مین بہی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہی خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع
کیا ہے اہل اسلام نے مچہلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک
کے سوا اور دریائی جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور
امام مالک کے نزدیک مینڈک بہی درست ہی اور ابو حنیفہ رحمۃ اسہ علیہ کے نزدیک سوا مچہلی کے
اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسیطرح وہ مچہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے

اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر
کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصرا
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن
ثلاث مائۃ راکب امیرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر قریش فاقمنا بالساحل نصف
شہر فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط فسمی جیش الخبط فالقی لنا البحر دابۃ یقال
لہا العنبر فاکلنا منہا نصف شہر وادہنا من ودکہا حتی ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبیدۃ
ضلعا من اضلاعہ فنصبہ ثم نظر الی اطول رجل فی الجیش واطول جمل فحملہ علیہ فمر
تحتہ قال وجلس فی حجاج عینہ نفر قال واخرجنا من وقب عینہ کذا وکذا قلۃ ودک قال و
کان معنا جراب من تمر فکان ابو عبیدۃ یعطی کل رجل منا قبضۃ قبضۃ ثم اعطانا تمرۃ
تمرۃ فلما فنی وجدنا فقدہ ۔ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو
ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کھانے لگے اور اُس
لشکر کا نام بھی ہو گیا پتوں کا لشکر پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جسکو عنبر کہتے ہیں اوس میں ہم آدھے
مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زوردار ہو گئے پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی
لیکر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لنبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لنبا اونٹ اُس آدمی کو اُس اونٹ
پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے جابر نے کہا ہم نے
اوسکی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اُس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک
بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے
لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی
اُسوقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی جیش الخبط
ان رجلا نحر ثلاث جزائر ثم ثلاثا ثم ثلاثا ثم نہاہ ابو عبیدۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین
اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا (اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جاویں اور

جہاد میں خلل واقع ہو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاث مائۃ نحمل ازوادنا علی رقابنا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ ثلاث مائۃ وامر علیہم ابا عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم ففنی زادہم فجمع ابو عبیدۃ زادہم فی مزود فکان یقوتنا حتی کان یصیبنا کل یوم تمرۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور اُن کا سردار ابو عبیدہ کو کیا اونکا توشہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان میں اکٹھا کیے اور ہر روز ہمکو ایک کھجور دیا کرتے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ انا فیہم الی سیف البحر وساقوا جمیعا بقیۃ الحدیث کنحو حدیث عمرو بن دینار وابی الزبیر غیر ان فی حدیث وہب بن کیسان فاکل منہا الجیش ثمان عشرۃ لیلۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اوس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کھایا عن جابر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا الی ارض جہینۃ واستعمل علیہم رجلا وساق الحدیث بنحو حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ

بستی کے گدہوں کا گوشت حرام ہے ف جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہیں ہے اور مالک کے تین قول ہیں سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے لنووی مختصرا عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ ترجمہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہوں کے گوشت سے عن الزہری بہذا الاسناد وفی حدیث یونس وعن اکل لحوم الحمر الانسیۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن

اَبِی ثَعْلَبَۃَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ**
ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدہون کے جو بستی مین رہتے
ہین (اور جنگل کا گدہا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہون کے گوشت سے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ
الْحِمَارِ الْاَھْلِیِّ یَوْمَ خَیْبَرَ وَکَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَیْھَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے کہانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگون کو حاجت
تہی **عَنْ** الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ
لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا مَجَاعَۃٌ یَوْمَ خَیْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَۃً مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَنَحَرْنَاھَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا
لَتَغْلِیْ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفِئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا
مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَھَا تَحْرِیْمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَیْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَھَا الْبَتَّۃَ وَحَرَّمَھَا
مِنْ اَجْلِ اَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ **ترجمہ** شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی
عنہ سے پوچہا بستی کے گدہون کے گوشت کو انہون نے کہا ہم خیبر کے دن بہوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے اور ہم نے یہود کے گدہے جو شہر سے نکل رہے تہے پکڑ لیے تہے پہر ہم
نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیون مین ان کا گوشت اُبل رہا تہا اتنے مین جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہانڈیان اولٹ دو اور گدہون کا گوشت مت کھاؤ مین نے کہا آپ نے
گدہون کا گوشت کیسے حرام کیا یہ باتین ہمنے آپس مین کین بعضون نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کر دیا بعضون
نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہین نکلا تہا (یعنے تقسیم سے پہلے انہون نے گدہے کاٹ ڈالے) اس وجہ
سے آپ نے حرام کیا **عَنْ** سُلَیْمَانَ الشَّیْبَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَۃٌ لَیَالِیَ خَیْبَرَ قَالَ
فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ فَانْتَحَرْنَاھَا فَلَمَّا غَلَتْ بِھَا الْقُدُوْرُ وَنَمَا

نادى مُنادِى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ لُحُومِ
الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهَا لَمْ
تُخَمَّسْ وَقَالَ اٰخَرُونَ نَهٰى عَنْهَا اَلْبَتَّةَ **ترجمہ** سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ
بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتون کو بہوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدہون پر
گرے اور ان کو کاٹا جب دیگین اوبلنے لگین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا
اوندہا دو دیگون کو اور گدہون کے گوشت مین سے کچہہ مت کہاؤ ہو تب بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اسلیے
کہ گدہون کی تقسیم نہین ہوئی اور بعضون نے کہا نہین آپ نے اسکو حرام کر دیا **عَنِ** الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْفِئُوا الْقُدُورَ
ترجمہ براء اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے ہمنے گدہون کو پکڑا اور انکو پکایا پہر آپکے منادی
نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیون کو **عَنْ** اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰى مُنَادِى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ
ترجمہ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدہے
پکڑے پہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیون کو **عَنِ**
الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ **ترجمہ** براء سے
روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدہون کے گوشت سے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ
الْاَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهٖ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہون کا گوشت پہینکدینے
کا کچا ہو یا پکا ہو پہر نہین حکم دیا اوس کے کہانیکا **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا اَدْرِي اِنَّمَا
نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ
اَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهٗ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ **ترجمہ**
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین نہین جانتا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع کیا گدہون کے گوشت سے اسوجہ سے کہ وہ لادنے کے کام مین آتے ہین تو برا جانا آپ نے
اسکا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدہون کا گوشت **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر ثم ان اللہ فتحھا علیھم
فلما امسی الناس الیوم الذی فتحت علیھم اوقدوا نیرانا کثیرۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم قال علی ای لحم
قالوا علی لحم حمر انسیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھریقوھا واکسروھا فقال
رجل یا رسول اللہ او نھریقھا ونغسلھا قال اوذاک **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کے طرف پہر اللہ تعالی نے فتح کردیا خیبر کو جسدن فتح ہوا اوس کے
شام کو لوگون نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہین اور کیا چیز پکاتے ہین لوگون نے
عرض کیا گوشت پکاتے ہین آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت لوگون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا
گوشت بہادو اور ہانڈیان توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہادین اور ہانڈیان دہو ڈالین آپ نے
فرمایا اچہا ایسا ہی کرو **عن** یزید بن ابی عبید بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر
اصبنا حمرا خارجا من القریۃ فطبخنا منھا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا ان اللہ ورسولہ ینھیانکم عنھا فانھا رجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما
فیھا وانھا لتفور بما فیھا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح
کیا تو گاون سے جو گدہے نکل رہے تہے ہم نے اون کو پکڑا پہر اُن کا گوشت پکایا اتنے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہوجاو اللہ تعالی اور اسکا رسول دونون تم کو منع کرتے
ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اسکا کہانا پہر سب ہانڈیان اولٹی
گئین اور گوشت اونمین اوبل رہا تہا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال لما کان
یوم خیبر جاء جاء فقال یا رسول اللہ اکلت الحمر ثم جاء آخر فقال یا رسول اللہ
افنیت الحمر فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا طلحۃ فنادی ان اللہ ورسولہ
ینھیانکم عن لحوم الحمر فانھا رجس او نجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما فیھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدہے کہا لیے گئے پہر دوسرا آیا اور بولا گدہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہون نے پکارا اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر ہانڈیان اولٹی گئین **باب** اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ گہوڑون کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گہوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مکروہ ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گہوڑون کا گوشت کہانے کی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گہوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کہایا اور منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے سے **عن** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ ترجمہ اسما رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گہوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پہر اوسکا گوشت کہایا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اِبَاحَةِ الضَّبِّ گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا) **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا گوہ کا گوشت آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کہایا کیونکہ وہ آپ کے ملک مین نہین ہوتا تہا تو آپ کو اُس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کہا یا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہوا سپر اجماع ہے مسلمانون کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے
کہ اونہون نے مکروہ کہا (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سأل رجل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کہانے کو آپ نے فرمایا
نہ مین اسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **عن** ابن عمر قال سئل رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تہے **عن** عبید اللہ بمثلہ فی ھذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضب بمثل حدیث
اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب فلم یأکلہ
ولم یحرمہ وفی حدیث اسامۃ قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
المنبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیہم سعد واتوا بلحم ضب فنادت امرأۃ من نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپ کے کئی اصحاب تہے جن مین سعد بہی تہے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیون مین سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے صحابہ سے
فرمایا تم کہاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کہانا نہین ہے (یعنے مجہے اوس کے کہانیکا اتفاق نہین ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے) **عن** توبۃ العنبری قال قال لی الشعبی ارأیت حدیث
الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قریبا من سنتین او سنۃ ونصف فلم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم غیر ھذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم سعد
بمثل حدیث معاذ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَیْتَ مَیْمُوْنَۃَ فَاُتِیَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَھْوٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَۃِ
اللَّاتِیْ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا
یُرِیْدُ اَنْ یَّاْکُلَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
لَا وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوس پر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا جس کو آپ کھانیوالے تھے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے)
یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں
نہ تھا اسوجہ سے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا میں نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ
رہے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ
الَّذِیْ یُقَالُ لَہٗ سَیْفُ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ خَالَتُہٗ وَخَالَۃُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ
عِنْدَھَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِہٖ اُخْتُھَا حُفَیْدَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اَقَلَّ مَا یُقَدَّمُ اِلَیْہِ الطَّعَامُ حَتّٰی یُحَدَّثَ بِہٖ
وَیُسَمّٰی لَہٗ فَاَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ اِلَی الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ النِّسْوَۃِ
الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَہٗ قُلْنَ ھُوَ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَلَمْ یَنْھَنِیْ
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے ہیں وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی اون کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائی تھیں میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے ہدیہ گوہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کھانا رکھا جاوے اور بتایا
نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کھانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑہایا گوہ کیطرف
ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہدیا جو
آپکے سامنے لائی تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یارسول اللہ یہ سنکر آپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید
نے کہا کیا گوہ حرام ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میری ملک میں نہیں ہوتا اسوجہ
سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پھر میں نے اوسکو کھینچا اور کہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے
تھے تو نہیں منع کیا مجکو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ انہ اخبرہ ان خالد بن الولید
رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا وھی خالتہ فقدم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لحم ضب جاءت بہ ام حفید بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا من نجد و
کانت تحت رجل من بنی جعفر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل شیئا
حتی یعلم ما ھو ثم ذکر بمثل حدیث یونس وزاد فی اخر الحدیث وحدثہ ابن الاصم
عن میمونۃ وکان فی حجرھا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن
الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفیدہ بنت حارث نجد سے لائے تھیں اور
وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کہاتے
تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہوجاتا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسیطرح **عن** ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بیت میمونۃ رضی اللہ
تعالی عنہا بضبین مشویین بمثل حدیثھم ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونۃ رضی
اللہ تعالی عنہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آئے بھنے ہوئے **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت
میمونۃ وعندہ خالد بن الولید بلحم ضب فذکر بمعنی حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یقول اھدت خالتی ام حفید

رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل
من السمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی
اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر
کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا **عن** یزید بن الاصم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال دعانا عروس بالمدینة فقرب الینا ثلاثة عشر ضبا فآکل وتارک فلقیت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من الغد فاخبرته فاکثر القوم حوله حتی قال
بعضهم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آکله ولا انهی عنه ولا احرمه فقال ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا محلا ومحرما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما هو عند میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعنده
الفضل بن عباس وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامراة اخری اذ قرب الیهم
خوان علیه لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل قالت له میمونة رضی
اللہ تعالیٰ عنہا انه لحم ضب فکف یده وقال هذا لحم لم آکله قط وقال لهم
کلوا فاکل منه الفضل وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمراة وقالت میمونة
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا آکل من شیء الا شیئا یاکل منه رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے
بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون سے
یہ حال بیان کیا لوگوں نے اون کے سامنے بہت باتیں کیں بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال
کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یہی آئی ہے کہ یحل لهم الطیبات
ویحرم علیهم الخبائث) ایک بار آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

بہی تہے ایک عورت اور بہی تہی اتنے مین اُن لوگون کے سامنے ایک خوان لایا گیا اوس مین گوشت بہی تہا حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کہانیکا قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت ہے یہ سنکر آپ نے ہاتہ کہینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو مینے کبہی نہین کہایا اور ان لوگون سے فرمایا تم کہاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اس عورت نے وہ گوشت کہایا اور میمونہ نے کہا مین تو وہی چیز کہاؤنگی جس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاوینگے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَاَبٰی اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِیْ مُسِخَتْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپنے انکار کیا اوس کے کہانے سے اور فرمایا مجہے معلوم نہین ہے یہ اون قومون مین سے ہے جو مسخ ہو گئین (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تہے وہ مر گئے) **عَنْ** اَبِی الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تُطْعِمُوْهُ وَقَذِرَهٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِیْ طَعِمْتُهٗ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچہا اونہون نے کہا مت کہاؤ اوسکو اور ناپاک سمجہا اوسکو اور کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہین کیا اور اللہ تعالی فائدہ دیتا ہے اس سے بہتون کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کہاتے ہین اور جو میرے پاس ہوتا تو مین بہی کہاتا **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا تُفْتِيْنَا قَالَ ذُكِرَ لِیْ اَنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِیْ لَطَعِمْتُهٗ اِنَّمَا عَافَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک مین ہین جہان گوہ بہت مین تو آپ کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تہا پہر آپنے نہ حکم دیا گوہ کہانے کا نہ منع کیا اوس سے ابو سعید نے

کہا اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتون کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہون کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو مین کہاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نفرت ہوئی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مَضَبَّۃٍ وَاِنَّہٗ عَامَّۃُ طَعَامِ اَھْلِیْ قَالَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَقُلْنَا عَاوِدْہُ فَعَاوَدَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ فَمَسَخَھُمْ دَوَآبَّ یَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِیْ لَعَلَّ ھٰذَا مِنْھَا فَلَسْتُ اٰکُلُھَا وَلَآ اَنْھٰی عَنْھَا ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین مین رہتے ہین جہان گوہ بہت ہین اور وہی اکثر کہانا ہے میرے گہر والون کا آپ نے اسکو جواب نہ دیا ہمنے کہا پہر پوچہہ اوس نے پہر پوچہا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پہر تیسری بار کے بعد آپنے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو انکو جانور کردیا وہ زمین پر چلتے تہے مین نہین جانتا گوہ انہین جانورون مین سے ہے یا کیا اس سبب مین اسکو نہین کہاتا نہ اوسکو حرام کہتا ہون باب اِبَاحَۃِ الْجَرَادِ ٹڈی کہانا درست ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات لڑائیان کین اور ٹڈیان کہاتے رہے عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ اِسْحَاقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ سِتَّ اَوْ سَبْعَ ترجمہ ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہی جیسے اوپر گذری اسحاق نے چہہ لڑائیان روایت کین ہین اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتہہ چہہ یا سات عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہی کہ ٹڈی ہر حال مین حلال ہی خواہ ذبح کیا جاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مرجاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہین ہے اگر خود مرجاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا

اوسکا کانٹین یا اوسکو بانٹین یا زندہ اٹکا رہین یا لیٹین یا بھونین تو حلال ہی انتہی

باب اباحة الارنب خرگوش حلال ہے

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال مررنا فاستنفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا عليه فلغبوا قال فسعيت حتى ادركتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها فبعث بوركها وفخذيها الى النبي صلى الله عليه وسلم فاتيت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله **ترجمہ** انس بن مالک رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے مر الظہران مین (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اوسپر دوڑے لیکن تھک گئے پھر مین دوڑا تو مینے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکا پٹھہ اور دونون رانین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے پاس بھیجین مین لیکر آیا آپ نے لیا

عن شعبة بهذا الاسناد وفي حديث يحيى بوركها او فخذيها **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبد اسہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلی سے اوسکی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت نہین ہے انتہی

باب اباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریان پھینکنا مذمت ہے

عن ابن بريدة قال راى عبد الله بن المغفل رجلا من اصحابه يخذف فقال له لا تخذف فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره او قال ينهى عن الخذف فانه لا يصاد به الصيد ولا ينكا به العدو ولكنه يكسر السن ويفقا العين ثم راه بعد ذلك يخذف فقال له اخبرك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره او ينهى عن الخذف ثم اراك تخذف لا اكلمك كلمة كذا وكذا **ترجمہ** ابن بریدہ سے روایت ہے عبد اسہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یارون مین سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گھٹلی مارنا یا کوئی اور چیز اون کے مانند دو انگلیون کے بیچ مین رکھکر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ مین رکھکر) عبد اسہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اسلیے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پہر عبد اللہ نے اوسکو دیکہا خذف کرتے ہوئے تو کہا مین تجہہ سے حدیث بیان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکروہ رکہتے تہے یا منع کرتے تہے خذف سے اور پہر مین دیکہتا ہون تو خذف کیے جاتا ہے اب مین تجہہ
سے بات نہ کرونگا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقون
کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح اون لوگون کی جو جان بوجہکر حدیث پر عمل نہ کرین اور ایسے لوگون کی
ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا
دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی موید اور
حدیثین ہین جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے **مترجم** کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش
نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہین اس
مین وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف مین واجب
العمل نہ جانین بلکہ اون کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ
کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچہا سمجہتا ہے **عَنْ** كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ
وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّهَا لَا تَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَاُ الْعَيْنَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ
وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَاُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ
فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ
اَبَدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ عبد اللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔
عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ** الْاَمْرِ
بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ ذبح یا قتل اچہی طرح کرنا چاہیے اور چہرے کو تیز کر لینا
چاہیے **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا

الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ
شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں ہیں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ
تعالی نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو
تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور
اپنے جانور کو آرام دیوے (اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک
جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچکر لے جاوے) عن خالد
الحذاء بإسناد حديث ابن علية ومعنى حديثه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
النهي عن صبر البهائم جانوروں کو باندھکر مارنا منع ہے عن هشام بن زيد بن
أنس بن مالك قال دخلت مع جدي أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه دار الحكم بن
أيوب فإذا قوم قد نصبوا دجاجة يرمونها قال فقال أنس رضي الله تعالى عنه نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تصبر البهائم ترجمہ ہشام بن زید بن انس بن مالک
سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے
ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اوسپر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
جانوروں کو باندھکر مارنے سے ف اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی
ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اسکو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ
زندہ ہو پھر اوسکو تیروں وغیرہ سے مارنا عن شعبة بهذا الإسناد ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ عن
شعبة بهذا الإسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعيد بن جبير
قال مر ابن عمر رضي الله تعالى عنه بنفر قد نصبوا دجاجة يترامونها فلما رأوا ابن
عمر رضي الله تعالى عنه تفرقوا عنها فقال ابن عمر من فعل هذا إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم لعن من فعل هذا ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ گذری چند لوگون پر جنہون نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تہا اور اوسپر تیر چلا رہی تہے جب اون لوگون نے ابن عمر کو دیکہا تو وہان سے الگ ہو گئی ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوسپر جو ایسا کام کرے عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما راوا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قریش کے چند جوانون پر گذری اونہون نے ایک پرندہ لگا یا تہا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہی تہے اور جسکا پرندہ تہا اوس سے ٹہرا یا تہا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اوس تیر کو وہ لیوے جب اون لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو دیکہا تو الگ ہو گئی ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ ان یقتل شیئ من الدواب صبرا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندہکر مارنے سے +

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیون کے بیان مین +

باب وقتھا قربانی کا وقت کیا ہے عن جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال شھدت الاضحی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ سلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح اضحیتہ قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانھا اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم اللہ۔ ترجمہ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین عید اضحی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھہ موجود تہا آپنے ابہی نماز نہین پڑہی تہی اور نماز سے فارغ نہین ہوئے تہے اور سلام نہین پہیرا تہا کہ دیکہا قربانیون کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تہین نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہین ہوئی) اور جس نے نہین کاٹی وہ اللہ تعالی کا نام لیکر کاٹے ✤

ف نووی نے کہا علمانے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہین جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منا مین حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والون پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھہ نماز پڑہنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اسپر کہ طلوع فجر سے پہلے دسوین تاریخ کی قربانی درست نہین ہے اور اختلاف ہے اوسکے بعد تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسوین تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر مین ہوتے ہین تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھہ عید کی نماز نہ پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤن اور جنگل والون کے لیے قربانی کا وقت دسوین تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والون کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہین ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہین ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہین اور اوسکی نماز کے بعد درست ہے گو اوس نے ابہی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری اون کے نزدیک برابر ہین اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست نہین ہے اور ربیعہ نے کہا جہان امام نہین ہے وہان آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہین ہے اور اوسکے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرہوین کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہوین کی شام تک اور رات کو بہی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور

مالک کے نزدیک درست نہین انتہے مختصرا عن جندب بن سفیان قال شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلاتہ بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح شاۃ مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم اللہ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے مین عید ضحی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریون کو دیکھا وہ کٹ گئین آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جسنے ذبح نہین کیا ہو وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے عن الاسود بن قیس بھذا الاسناد وقال علی اسم اللہ کحدیث ابی الاحوص وہی جو اوپر گذرا عن جندب البجلی رضی اللہ تعالی عنہ قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیعد مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم اللہ ترجمہ جندب بجلی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تہا عید اضحے کے دن آپ نے نماز پڑہی پہر خطبہ پڑہا پہر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ دوبارہ پہر کرے اور جس نے نہین کی وہ اللہ تعالے کے نام پر کاٹے عن شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال ضحی خالی ابو بردۃ رضی اللہ تعالی عنہ قبل الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال یا رسول اللہ ان عندی جذعۃ من المعز فقال ضح بہا ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحی قبل الصلوۃ فانما ذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین ترجمہ براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہین ہے) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہین (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہے) پہر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کہانے کے لیے قربانی کا ثواب نہین ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہوگئی اور وہ پا گیا مسلمانون کی سنت کو عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ ان خالہ ابا بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالی عنہ ذبح قبل ان یذبح النبی صلی اللہ علیہ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّىْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِىْ لِاُطْعِمَ اَهْلِىْ وَجِيْرَانِىْ وَاَهْلَ دَارِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِىْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِىَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَقَالَ هِىَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِىْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچون کے دل مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا اسدن برا ہے اور بعض نسخون مین مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جسمین گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور مین نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھلاؤن مین اپنے بال بچون اور ہمسایون اور گھر والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کرو وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کمسن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اوسکو عربی مین عناق کہتے ہین) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپنے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونون قربانیون مین (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اوسکو نیت خیر سے کاٹا تھا اسوجہ سے اُس مین بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّىَ قَالَ فَقَالَ خَالِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نکرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّىَ فَقَالَ خَالِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّىْ فَقَالَ ذَاكَ شَىْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ قَالَ اِنَّ عِنْدِىْ شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَةٍ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑہی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے
جبتک ہم نماز نہ پڑہ لیں میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ میں تو اپنے بکری کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے
فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گہر والوں کے لیے اوس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جو
دو بکریوں سے بہتر ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں
ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اوس کی
وہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن
فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما ھو لحم قدمہ لاھلہ لیس من النسک فی
شیء وکان ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالی عنہ قد ذبح فقال عندی جذعۃ خیر
من مسنۃ فقال اذبحھا ولن تجزی عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نماز پڑہتے ہیں (عید کی
پہر گہر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح
کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوس نے تیار کیا اپنے گہر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے
ذبح کر لیا تہا پہر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ
عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں **عن** البراء بن عازب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب
قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ ثم ذکر نحو حدیثھم
ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی یوم نحر فقال لا یضحین احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق لبن ھی خیر
من شاتی لحم قال فضح بھا ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز
سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودہ والی (یعنے کم سن ابہی دودہ پیتی
تہی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیرے بعد پہر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کرو وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچہ نہین شعبہ نے کہا مین سمجہتا ہون اوس نے یہ بہی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِيْ قَوْلِهٖ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهٗ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسوین تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایون کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پہر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریون سے زیادہ مجکو پسند ہے کیا مین اسکو ذبح کرون آپ نے اسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہین معلوم کہ یہ اجازت اورون کو بہی ہوئی یا نہین پہر آپ جہکے دو مینڈہون پر انکو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتہ سے قربانی کرنا افضل ہے) پہر لوگ کہڑے ہوئے اور بکریون کو بانٹ لیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ

الصَّلٰوۃِ اَنْ یُّعِیْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اَضْحٰی قَالَ فَوَجَدَ
رِیْحَ لَحْمٍ فَنَہَاہُمْ اَنْ یَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ کَانَ ضَحّٰی فَلْیُعِدْ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمَا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے روز پھر گوشت
کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے
پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری

باب سِنِّ الْاُضْحِیَۃِ قربانی کی عمر کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا
اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی مین مگر مسنہ (جو ایک برس
کا ہو کر دوسری مین لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں
مین لگا ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ
درست نہین اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا
جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہین ہے اور
جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کے قربانی درست نہین اور
حسن سے منقول ہے کہ بیل گائے بھی سات آدمیون کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست
ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضون نے کہا چھ مہینے کا اور بعضون نے کہا
سات کا اور بعضون نے کہا آٹھ کا اور بعضون نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک
اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بھیڑ پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی
کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہی مختصرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ نَحَرَ قَبْلَہٗ اَنْ
یُّعِیْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا یَنْحَرُوْا حَتّٰی یَنْحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ مین تو کئی آدمیون نے آگے ہی

سے قربانی کرلی اور یہ سمجھے کہ آپ ہی قربانی کرلی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بھی نہ کریں (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی کرے لوگ بھی نہ کریں)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریان دیں اپنے یارون کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے ہیں ایک برس کا بچہ بچرہا بکری کا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریان بانٹیں تو میرے حصہ مین ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ مین ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسیکی قربانی کر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَّالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھون کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا اون دونون کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤن رکھا اون کی گردن پر کاٹتے وقت تا کہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی مین بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگا ہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس میں خلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلی اور کانی

اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایسا ہی اندہے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی مین سفید ہے پہر زرد پہر خاکی پہر چت کبلا پہر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتہ سے ذبح کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اُس حالت مین مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہے مختصرًا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَقَالَ وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹھتا ہو سیاہی مین اور دیکھتا ہو سیاہی مین (یعنے پاؤن اور پیٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ ہو) پہر لایا گیا ایک ایسا ہی مینڈھا قربانی کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چہری لا پہر فرمایا تیز کرلے اوسکو پتھر سے مین نے تیز کردی پہر آپ نے چہری لی اور مینڈھے کو پکڑا اوسکو لٹایا پہر اوسکو ذبح کیا پہر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد کیطرف سے اور محمد کی آل کیطرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پہر قربانی کی اوس کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹادے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دہنے ہاتہ سے چہری دہنے ہاتہ مین پکڑے اور بائین ہاتہ سے اوسکا سر تہامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک آدمی اور اوسکے گہر والون کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور طحاوی نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور
علما نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہین ہو سکتی انتہے

باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ ذبح ہر چیز
سے درست ہی جو خون بہاوے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ أَعْجِلْ
أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ
فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ
بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ
فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہین اور ہمارے پاس چھریان نہین ہین آپ نے فرمایا
جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوی اور اللہ کا نام لیا جاوے اسکو کہا سوا دانت اور ناخون کے
اور مین تجھسے کہونگا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیون کے چھریان ہین راوی نے
کہا ہم کو لوٹ مین ملے اونٹ اور بکری پھر اون مین سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے
مارا وہ ٹھیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹون مین بھی بعضے بگڑ جاتے ہین اور بھاگ نکلتے ہین
جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہین پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتھہ یہی کرو **ف** یعنی تیر
برچھی وغیرہ سے اوسکو مارلو اللہ تعالی کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مرجاوے تو اسکو کہالو وہ حلال ہے
اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ناخون اور
دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہین باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لکڑی کانچ نرکل
ٹھیکری تانبے وغیرہ سی درست ہی اگر دھار دار ہون اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سی جدا ہو گیا ہو
اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہی اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہی اور یہہ
دونون مذہب باطل ہین اور خلاف ہین سنت کے (نووی مختصرا) **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا
غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ

بِجَزُوْرٍ فَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہان ہمکو بکری اور اونٹ ملے لوگون نے جلدی کرکے انکو جوش دیا ہانڈیون میں (یعنے اون کے گوشت کو کاٹکر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیان اونڈہائی گئین پہر دس بکریان ایک اونٹ کے برابر رکہین اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح **ف** آپنے ہانڈیون کو اوندہا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہین ہے جب دار الاسلام مین پہونچ جاوے اور دار الحرب مین ضرورت سی کہانے کی چیز کا استعمال درست ہے **عَنْ** عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ قَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہین اور ہمارے پاس چہریان نہین ہین تو ہم ذبح کرین نرکل کے چہلکون سی پہر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم مین کا بہڑک نکلا ہم نے اسکو تیرون سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے ممانعت اور اسکی منسوخ ہونے کا بیان

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابو عبید سے روایت ہے مین عید کی نماز مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہا اونہون نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علمار نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھہ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور علمار کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہین یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے انووی مختصرًا **عَنْ** أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا **ترجمہ** ابو عبید سے روایت ہے اونہون نے عید کی نماز پڑہی حضرت عمر کے ساتھہ پہر اونہون نے کہا مین نے نماز پڑہی حضرت علی کے ساتھہ اونہون نے خطبہ سے پہلے نماز پڑہائی پہر خطبہ سنایا لوگون کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیون کا گوشت کہانے سے تین دن سے زیادہ تم مت کہاو (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کہاو اور خیرات کرو) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کہاوے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین کہاتے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى زَمَنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا

ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونیکو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھہ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور انکو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (اون کی کھالوں کی) اور اون میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپنے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا اون محتاجوں کی وجہ سے جو اسوقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھہ چھوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اوس میں سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اوس میں سے مستحب ہے واجب نہیں ہے اور بعضے سلف سے اسکا وجوب منقول ہے انتہے مختصراً **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اوس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھہ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہوگئی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا

لِغٰطَائٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰی جِئْنَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی
قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین کہاتے تہے منا مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی اور فرمایا کہاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) مین نے عطا سے کہا جابر نے یہ بہی کہا یہانتک کہ ہم آئے مدینہ
کو انہون نے کہا ہان عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ
ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ
ثَلَاثٍ ترجمہ جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین رکہتے تہے پہر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا اوس مین سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کہانیکا عن
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک مین عن أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُوْمَ
الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ
مُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلٰی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کہاؤ قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگون نے شکایت کی آپ
سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہین اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکہہ چہوڑنے کی آپ نے
فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور رکھ لو اور رہا رکہہ چہوڑو عن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰی مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ
ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ
أَوَّلَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيْهِمْ ترجمہ
سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے قربانی کرے تو تیسرے
دن کے بعد اوس کے گہر مین کچہ نہ رہے (اوس مین سے یعنے سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کرین جیسے پہلے سال کیا تہا آپ نے فرمایا نہین وہ

سال محتاجی کا تہا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ھذہ فلم ازل اطعمہ منھا حتی قدم المدینۃ ترجمہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پہر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکہہ مین آپ کو وہ گوشت کہلاتا رہا یہانتک کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے عن معاویۃ بن صالح بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح ھذا اللحم قال فاصلحتہ قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجھہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکہہ مین نے بنا لیا پہر آپ اوس مین سے کہاتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے عن یحییٰ بن حمزۃ بھذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکہنا توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور یہاں اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو اور مین نے تمکو منع کیا تہا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور مین نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بناؤ لیکن نشہ پیدا کرنے والی چیزون کو نہ پیو ف نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ دونو کا بیان ہے اور نسخ کبہی اسطرح معلوم ہوتا ہے کبہی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تہا

اون چیزون کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہے انتہے عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نھیتکم فذکر بمعنی حدیث ابی سنان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب الفرع والعتیرۃ فرع اور عتیرہ کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ زاد ابن رافع فی روایتہ والفرع اول النتاج کان ینتج لھم فیذبحونہ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے ف اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے مین کرتے تھے اسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہہ دونون جاہلیت کی رسمین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے

باب نھی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ وھو مرید التضحیۃ ان یاخذ من شعرہ او اظفارہ شیئا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کتراوے

عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا قیل لسفیان فان بعضھم لا یرفعہ قال لکنی ارفعہ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پہ ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

اسکی دو روایتین مین اسنے مختصرا **عن** ام سلمة رضي الله تعالى عنها ترفعه قال اذا دخل
العشر وعنده اضحية يريد ان يضحي فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا **ترجمہ** حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی ہو
جسکو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون تراشے **عن** ام سلمة رضي الله تعالى عنها
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم هلال ذي الحجة واراد احدكم ان يضحي
فليمسك عن شعره واظفاره **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم مین سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال
اور ناخون یون ہی رہنے دے **عن** عمر او عمرو بن مسلم بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ام سلمة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له ذبح يذبحه فاذا اهل هلال ذي الحجة
فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره شيئا حتى يضحي **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذیحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون
نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے **عن** عمرو بن مسلم بن عمار الليثي قال كنا في الحمام قبيل
الاضحى فاطلى فيه ناس فقال بعض اهل الحمام ان سعيد بن المسيب يكره هذا او ينهى عنه فلقيت سعيد بن المسيب فذكرت ذلك
له فقال يا ابن اخي هذا حديث قد نسي وترك حدثتني ام سلمة رضي الله تعالى عنها
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث
معاذ عن محمد بن عمرو **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام مین تھے عید اضحی سے ذرا پہلے
تو بعض لوگون نے نورہ لگایا بعض حمام والون نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہین یا اس سے
منع کرتے ہین پھر مین سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا اونہون نے کہا اے بھتیجے میرے یہ حدیث
کا مضمون ہے جسکو لوگون نے بہلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عن** ام سلمة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى
الله عليه وسلم اخبرته وذكر النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديثهم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله جو اللہ تعالی سے

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے **عن** ابی الطفیل عامر بن واثلۃ
قال کنت عند علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ رجل فقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک قال
فغضب وقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الی شیئا یکتمہ الناس غیر انہ قد حدثنی بکلمات اربع
قال فقال ما ھن یا امیر المؤمنین قال قال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ذبح
لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ من غیر منار الارض **ترجمہ** ابو الطفیل
عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا
اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصے ہوئے
اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو **ف** کیونکہ آپ
پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو
سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علی کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے
اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام
آتا ہے لاحول ولا قوۃ **ف** مگر آپ نے مجھ سے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر
اور لعنت کرے اللہ اوس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر
جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوس پر جو زمین کی نشان کو بدلے **ف** یہ حدیث
کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح
کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے
کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا
یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے
ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے
پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں
سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا نے انکی
حرمت کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ ان کا

جانورون کو بادشاہ کی سواری کی خوشی مین کاٹتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی
وجہ نہین **مترجم** کہتا ہے کہ رافعی کا قول اوسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اسد کی تعظیم نہو
بلکہ ذبح اسد تعالی ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اسد تو وہ جانور
حرام ہوگا گو اوسپر اسد تعالی کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہمین فریقین کیطرف سے بعد احد اور رسالے
مرتب ہوئے ہین اور احتیاط یہی ہے کہ ایسے جانور سے جو غیر اسد کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو
اوسپر کاٹتے وقت اسد تعالی کا نام لیا جاوے **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّہُ اِلَیْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا کَتَمَہُ
النَّاسَ وَلٰکِنِّی سَمِعْتُہُ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ
مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے ہمنے حضرت علی رضی
اسد تعالی عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہون نے
کہا آپنے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہین بتلائی جو لوگون سے چھپائی ہو لیکن مین نے آپسے سنا آپ فرماتے
تھے لعنت کی اسد تعالے نے اوسپر جو کاٹتے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اسد تعالی نے
اوسپر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اسد تعالی نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی
اسد تعالی نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس مین مسافرون کو تکلیف ہوگی) **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ
قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا
خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ کَافَّۃً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ
سَیْفِیْ ہٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَکْتُوْبٌ فِیْہَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ
سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا **ترجمہ** ابو الطفیل
سے روایت ہے حضرت علی رضی اسد تعالی عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
کسی بات سے اونہون نے کہا ہمسے خاص کوئی بات نہین فرمائی جو سب لوگون سے نہ فرمائی ہو البتہ چند باتین ہین
جو میری تلوار کے غلاف مین ہین پھر اونہون نے ایک کاغذ نکالا جس مین لکھا تھا لعنت کی اسد تعالے
نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اسد تعالے کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اسد تعالی نے اوسپر
جو زمین کی نشان چرا دیوے اور لعنت کی اسد تعالے نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اسپر تعالیٰ نے اوسپر جو جا سے دیوے بدعتی کو یعنے بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اوسکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنے دین مین نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچاوے ۱۲

كِتَابُ الاَشْرِبَةِ

کتاب شرابون کے بیان مین

باب تحریم الخمر خمر کی حرمت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت شارفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغنم یوم بدر واعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارفا اخری فانختهما یوما عند باب رجل من الانصار وانا ارید ان احمل علیهما اذخرا لابیعه ومعی صائغ من بنی قینقاع فاستعین به علی ولیمة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحمزة بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یشرب فی ذلک البیت معه قینة تغنیه فقالت الا یا حمز للشرف النواء فثار الیهما حمزة بالسیف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اکبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بها فقال ابن شهاب قال علی فنظرت الی منظر افظعنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعنده زید بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زید وانطلقت معه فدخل علی حمزة فتغیظ علیه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبید لآبائی فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقهقر حتی خرج عنهم **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لوٹ مین اور آپنے ایک اونٹنی مجھے اور دی مین نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ کے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ اونپر اذخر ایک گھانس ہے خوشبودار) لادکر لاؤن اور بیچون اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) مین سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنے اون کے ساتھ جو مین نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہین کیا

تہا پس میرا قصد یہ تہا کہ اذخر لاکر بیچکر کچہہ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کردن) اور اوسی گہر مین (جسکے دروازے پر
مین اونٹنیان بٹہا گیا تہا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہدا اور رضی اللہ تعالی عنہ) شراب
پی رہے تہے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا) اون کے پاس ایک لونڈی تہی جو گا رہی تہی آخر
اوسنے یہ گایا الا یا حمز للشرف النوار **ف** وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ + ضَعِ السِّكِّينَ فِي اللَّبَّاتِ مِنْهَا
وَضَرِّجْهُنَّ حَمْزَةُ بِالدِّمَاءِ + وَعَجِّلْ مِنْ أَطَايِبِهَا لِشَرْبٍ + قَدِيدًا مِنْ طَبِيخٍ أَوْ شِوَاءٍ یہ اشعار
ہین انکا ترجمہ نظم مین یہ ہے **نظم** چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا بندہے ہین صحن مین جو سب
ایک جا چلا اون کی گردن پہ جلدی چہرا ملا اون کو تو خون مین اور لٹا بنا اون کے ٹکڑون سے
عمدہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکا یا بہنا **ف** یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اوٹہے دوڑے
اور انکی کوہان کاٹ ڈالی اور اون کی کوکہین پہاڑ ڈالین پہر اون کا کلیجہ لے لیا - ابن جریج
نے کہا مین نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بہی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے
اور لے گئے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکہین پہاڑ ڈالنا اونکا
گوشت کہا لینا اون مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوس زمانے مین مباح
تہا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب
رہ گئے باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوئے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیئے
پہر اوسکی عقل جاتی رہی یا سرکہ سمجہکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی
کام گناہ کا کر بیٹہے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور
شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کردیا ہو یا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کردیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون
دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علما کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کردے
تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تہے
اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تہے باجماع لیکن اون کے کہانے مین حمزہ پر گناہ نہین ہوا کیونکہ
وہ نشہ کے حالت مین تہے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہے مختصرا **ف** حضرت علی نے

کہا مین نے جو یہ حال دیکہا اپنے اونٹون کا مجہہ برا لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے
پاس زید بن حارثہ تہے مین نے سب قصہ کہا آپ نکلے اور آپکے ساتہہ زید تہے مین بہی آپکے ساتہہ چلا یہان تک
کہ حمزہ پاس پہونچے آپ حمزہ پر غصے ہوئے حمزہ نے آنکہہ اوٹہا کر دیکہا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادون کے
غلام ہو **ف** یہ حمزہ نے نشہ مین کہا حضرت علی اور زید کو دیکہکر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے غلام تہے اور حضرت علی حمزہ کے چہوٹے اور بچہ کیطرح تہے وہ بہی گویا غلام ہوئے اور یہ خطاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تہا اور اگر آپ کیطرف بہی ہو تو نشہ مین یہ بات اون سے نکل گئی اور ایسی حالت
مین تکلیف نہین ہے علاوہ اوسکے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی چچا تہے اور باعتبار رشتہ قرابت
کے بزرگ تہے دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادون کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبد المطلب تہے اور
عبد المطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تہے **ت** یہ سنکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اولٹے پاؤن پہرے یہانتک کہ وہان سے نکل گئے کیونکہ آپ کو معلوم ہوگیا کہ حمزہ نشہ مین ہین اور ایسی حالت
مین وہان ٹہیرنا نامناسب تہا **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ
قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من
الصواغین فاستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب
والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار وجمعت حین
جمعت ما جمعت فاذا شارفی قد اجتبت اسنمتھما وبقرت خواصرھما واخذ من
اکبادھما فلم املک عینی حین رأیت ذلک المنظر منھما قلت من فعل ھذا قالوا فعلہ
حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ وھو فی ھذا البیت فی شرب من الانصار
عندہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائھا الا یا حمز للشرف النواء فقام حمزۃ بالسیف
فاجتب اسنمتھما وبقر خواصرھما واخذ من اکبادھما فقال علی فانطلقت حتی ادخل
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا
وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي فَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى
جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ
فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ
النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے بدر کی لوٹ مین سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے بھی ایک اونٹنی مجکو دی پھر جب مین نے چاہا کہ صحبت کرون
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے جو صاحبزادی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو
مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونون ملکر اذخر لاوین اور سنارون
کے ہاتھ بیچین اور اوس سے مین ولیمہ کرون اپنی شادی کا تو مین اپنی دونون اونٹنیون کا سامان اکھٹا
کر رہا تھا پالان رکابین رسیان اور وہ دونون بیٹھی تھین ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو جس
وقت مین یہ سامان جو اکھٹا کرتا تھا اکھٹا کر چکا تو کیا دیکھتا ہون کہ دونون اونٹنیون کی کوہان کٹے ہوے
ہین اور اون کی کوکھین پھٹی ہوئی ہین مجھسے یہ دیکھکر رہا نہ گیا اور میری آنکھین تھم نہ سکین یعنی
مین رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق مین جو تقصیر
ہوئی اوس خیال سے تھا) مین نے پوچھا یہ کس نے کیا لوگون نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر
مین ہین انصار کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہین اون کے سامنے ایک گانے والی نے
گایا اور اون کے ساتھیون نے تو گانے مین یہ کہا اے حمزہ اوٹھ ان موٹی اونٹنیون کو لے اوسی وقت

حمزہ تلوار لیکر اوٹہے اور انکی کوہان کاٹ لیں اور کوکہین پہاڑ ڈالین اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی
نے کہا یہ سنکر مین چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹھے تہے آپنے مجہے
دیکہتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجہکو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کی آج
کا سا دن مین نے کبہی نہین دیکہا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا اون کی کوہان کاٹ لیں کوکہین
پہاڑ ڈالین اور وہ اس گہر مین ہین چند شرابیون کے ساتہہ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑہا پہر چلے پاپیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچہے تہے یہانتک کہ آپ
اوس دروازے پر آئے جہان حمزہ تہے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکہا تو وہ شراب
پیے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس کام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکہین سرخ تہین
(نشے سے) اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پہر آپ کے گہٹنون کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی تو
ناف کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکہا پہر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادون کے غلام ہو تب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ مین مست ہین آپ اولٹے پاؤن پہرے اور باہر نکلے
ہم بہی آپ کے ساتہہ نکلے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
فِي بَيْتِ اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي
فَقَالَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ
فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ
قَالَ فَلَا اَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ ترجمہ انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جسدن شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابو طلحہ کے گہر مین اور
اونکا شراب نہین تہا مگر گدر کہجور یا خشک کہجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ
نے کہا نکل کر دیکہہ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار رہو شراب حرام ہو گیا ہے پہر تمام مدینہ کے رستون
مین یہ منادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجہہ سے کہا اوٹہہ اور بہا دے شراب کو جو باقی ہے مین نے بہا دیا تب
بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہو گئے اون کے پیٹون مین شراب ہے (یعنے وہ پی چکے تہے حرمت

سے پہلے) اوسپر یہ آیت اوتری لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اخیر تک **ف** یعنی جو لوگ ایماندار ہین اور نیک کام کر چکے ہین اُنپر کچہ گناہ نہین اُسکا جو کہا چکے جب آیندہ سے پرہیز کرین اور ایماندار رہین اور نیک کام کرین نووی نے کہا امام مسلم نے اسمقام پر جن حدیثون کو ذکر کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنمین نشہ ہو حرام ہین اور اون سب کو خمر کہتے ہین خواہ کہجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہین اور خمر ہین ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچہ لوگ یہ کہتے ہین کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا ہنگو یا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچی اور پکا انگور کے سوا اور چیزون کا درست ہے جبتک اوسمین نشہ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کہجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کر دین اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کہجور اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تہوڑا پکا لین اور بن پکائے انگور کا حرام ہے سیاوس کے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جب نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ اختلاف علماء کا اُس شراب مین ہے جس مین نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہی مختصراً

عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ سَاَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَیْرَ فَضِیْخِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِیْخَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ اَسْقِیْهَا اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ یَا اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَاَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ

ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگون نے پوچہا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کہجور سے بنتا ہے اوسے توڑ کر پانی ڈالدیتے ہین اور رہنے دیتے ہین یہانتک کہ جہاگ مارے) اونہون نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تہا ہمارا اور مین کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب اور انصار کے کئی آدمیون کو پلا رہا تہا اپنے گھر مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچہ خبر پہنچی ہم نے کہا نہین وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اسے انس بہا دے ان مٹکون کو پہر کبہی انہون نے شراب نہین پیا نہ اُسکا حال پوچہا اس خبر کے بعد **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قال انی لقائم علی الحی علی عمومتی اسقیہم من فضیخ لہم وانا اصغرہم سنا فجاء رجل فقال انہا قد حرمت الخمر فقالوا اکفاہا یا انس فکفاتہا قال قلت لانس ما ہو قال بسر و رطب قال فقال ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالی عنہ کانت خمرہم یومئذ قال سلیمان وحدثنی رجل عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال ذلک ایضا **ترجمہ**

انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلے کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا انہوں نے کہا بہا دے شراب کو اے انس میں نے بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا انہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں خمر ان کا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے **عن** المعتمر عن ابیہ قال قال انس رضی اللہ تعالی عنہ کنت قائما علی الحی اسقیہم بمثل حدیث ابن علیۃ غیر انہ قال فقال ابو بکر بن انس کان خمرہم یومئذ و انس رضی اللہ تعالی عنہ شاہد فلم ینکر انس رضی اللہ تعالی عنہ ذلک وقال ابن عبد الاعلی حدثنا المعتمر عن ابیہ قال حدثنی بعض من کان معی انہ سمع انسا رضی اللہ تعالی عنہ یقول کان خمرہم یومئذ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت اسقی ابا طلحۃ وابا دجانۃ ومعاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ فی رہط من الانصار فدخل علینا داخل فقال حدث خبر نزل تحریم الخمر قال فاکفاناہا یومئذ وانہا لخلیط البسر والتمر قال قتادۃ وقال انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ لقد حرمت الخمر وکانت عامۃ خمورہم یومئذ خلیط البسر والتمر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں ابو طلحہ اور ابو دجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگیا پھر ہم نے اس دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنے گدر اور خشک کھجور کا ملا کر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال انی لاسقی ابا طلحۃ وابا دجانۃ وسہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالی عنہم من مزادۃ فیہا خلیط

بنبیذ تکرار یہ حدیث سعید کی ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ
وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پہر اوسکو پینے سے اور یہی اکثر شراب
انکے لوگوں کا یہی تہا جب شراب حرام ہوا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ
كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ شَرَابًا
مِنْ فَضِيْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى
هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب
پلا رہا تہا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہوگیا ابو طلحہ نے کہا ای انس اٹھ
اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا
بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
اللہ تعالی نے وہ آیۃ اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اوسوقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تہا جو پیا جاتا
ہو سوا کھجور کے **باب** تَحْرِيْمِ تَخْلِيْلِ الْخَمْرِ شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے عَنْ
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب کو سرکہ بنالیویں آپ نے فرمایا نہیں **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں
اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک
ہے (انتہی مختصرا) **باب** تَحْرِيْمِ التَّدَاوِيْ بِالْخَمْرِ وَبَيَانِ اَنَّهَا لَيْسَتْ
بِدَوَاءٍ شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَّصْنَعَهَا
فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ ترجمہ طارق بن سوید جعفی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپنے منع کیا یا ناپسند کیا اوسکے بنانے کو وہ بولا مین دوا کیلیے بناتا ہون آپنے فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمت نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یادہ دوا استعمال کرنا جس مین شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کیحالت مین لیکن اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور اوسکو اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ **باب** بیان

اَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا کھجور کا شراب بھی خمر ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْكَرْمِ وَالنَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثون کا یہ مطلب نہین ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہین ہوتا کیونکہ دوسری حدیثون مین صاف موجود ہے کہ اون سے بھی خمر ہوتا ہے **باب** كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوْطَيْنِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ مین جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہین ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہین ہے جب تک اوس مین نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک اسمین کراہت بھی نہین ہے

اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے) **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان ینبذ التمر والزبیب جمیعا ونہی ان ینبذ الرطب والبسر جمیعا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجمعوا بین الرطب والبسر وبین الزبیب والتمر نبیذا **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوو پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان ینبذ الزبیب والتمر جمیعا ونہی ان ینبذ البسر والرطب جمیعا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن التمر والزبیب ان یخلط بینہما وعن التمر والبسر ان یخلط بینہما **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخلط الزبیب والتمر وان نخلط البسر والتمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی مسلمۃ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا **عن** اسمٰعیل بن مسلم العبدی بہذا الاسناد قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخلط بسرا بتمر او زبیبا ببسر وقال من شربہ منکم فذکر بمثل حدیث وکیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتبذوا الزہو والرطب

جميعا ولا تنتبذوا الزبيب والتمر جميعا وانتبذوا كل واحد منهما على حدته **ترجمہ** ابو قتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر
اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو **عن** يحيى بن ابي كثير
بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي قتادة رضي الله تعالى عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنتبذوا الزهو والرطب جميعا ولا تنتبذوا الرطب
والزبيب جميعا ولكن انتبذوا كل واحد على حدته وزعم يحيى انه لقي عبد الله بن
ابي قتادة فحدثه عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
يحيى بن ابي كثير بهذين الاسنادين غير انه قال الرطب والزهو والتمر والزبيب
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي قتادة رضي الله تعالى عنه ان نبي الله صلى الله عليه
وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال
انتبذوا كل واحد على حدته قال وحدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي قتادة
رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل هذا الحديث **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن الزبيب والتمر والبسر والتمر وقال ينتبذ كل واحد منهما على حدته **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يخلط التمر والزبيب جميعا وان يخلط البسر والتمر جميعا و
كتب الى اهل جرش ينهاهم عن خليط التمر والزبيب قال وحدثنيه وهب بن بقية
قال انا خالد يعني الطحان عن الشيباني بهذا الاسناد في التمر والزبيب ولم يذكر البسر والتمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اتنا زیادہ کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے انگور کھجور اور انگور کے خلیط سے **عن**
ابن عمر رضي الله تعالى عنه انه كان يقول قد نهي ان ينبذ البسر والرطب جميعا والتمر والزبيب جميعا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع ہے گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر بھگونا اور منقیٰ کا ملا کر بھگونا **عن** ابن عمر انه قال قد نهي ان
ينبذ البسر والرطب جميعا والتمر والزبيب جميعا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم

وَالنَّقِيْرِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ مرتبان اور تونبے سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اسکی منسوخی کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) مین نبیذ بنانے سے فائدہ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان مین تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند مدت تک جن برتنوں مین شراب بنتا تھا آپ نے اون مین نبیذ بنانا ہی منع کر دیا اس خیال سے کہ اوس مین کہین نشہ نہ ہو جاوے اور لوگون کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان مین نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہون نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان مین پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنون سے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہین وہ کھجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہین) کسی نے ابو ہریرہ سے پوچھا حنتم کیا ہے اونہون نے کہا سبز گھڑے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغنی برتن) سے اور حنتم سرکٹی مشک سے

ف

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم سے اور منع کیا سر کٹی مشک
سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے **ف** لیکن پی اپنی چاگل سے ہونٹ لگا اوس مین تاکہ
کبر او غیرہ نہ جاوے) **عن** علي رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان ينتبذ في الدباء والمزفت هذا حديث جرير وفي حديث عبثر وشعبة
ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن مین نبیذ بنانے سے **عن** ابراهيم
قال قلت للاسود هل سألت ام المؤمنين عما يكره ان ينتبذ فيه قال نعم قلت يا
ام المؤمنين اخبريني عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينتبذ
فيه قالت نهانا اهل البيت ان ننتبذ في الدباء والمزفت قال قلت له اما ذكرت
الحنتم والجر قال انما احدثك ما سمعت أحدثك ما لم اسمع **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے مین نے اسود سے کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کن برتنون مین نبیذ
بنانا مکروہ ہے اونہون نے کہا ہان مین نے کہا اے ام المؤمنین مجھے بتلاؤ کن برتنون مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اونہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے
سے تونبے اور لاکھی برتن مین مین نے اون سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہین کیا اونہون نے کہا
مین تو وہ بیان کرتی ہون جو مین نے سنا ہے کیا مین وہ بیان کرون جو نہین سنا ہے **عن** عائشة
رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور
لاکھی برتن سے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم
بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثمامة بن حزن القشيري قال لقيت عائشة
رضي الله تعالى عنها فسألتها عن النبيذ فحدثتني ان وفد عبد القيس قدموا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن النبيذ فنهاهم
ان ينتبذوا في الدباء والنقير والمزفت والحنتم **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت
ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور لاکہی اور سبز برتن سے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکہی برتن سے **عن** اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین لاکہی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے یا لاکہی سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکہی اور چوبین سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تونبے اور سبز اور لاکہی اور روغنی برتن سے اور گدر کہجور کو ملا کر بہگونے سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ .... قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکہی برتن سے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا مین نبیذ بنانے سے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکہی برتن سے **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا

الاسنادِ اَنَّ نبیَّ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم نھی اَنْ یُنْتَبَذَ فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبی اور چوبین برتن میں پینے سے **عن** سعید بن جبیر قال اشہد علی
ابن عمر وابن عباس انھما شھدا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال
سالت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر
فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ
الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے ٹھلیا کی نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو میں ابن عباس کے پاس آیا
اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر جو کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنی وہ
ٹھلیا کے مثل ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس فی بعض مغازیہ قال ابن عمر فاقبلت نحوہ فانصرف قبل ان ابلغہ
فسالت ماذا قال قالوا نھی ان ینبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا خطبہ سننے کو آپ
میرے پہونچنے سے پہلے فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا منع کیا آپ نے
نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما بمثل حدیث مالک
ولم یذکر فی بعض مغازیہ الا مالک واسامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ثابت
قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ
الجر قال فقال قد زعموا ذاک قلت انھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

زعموا ذالک ترجمہ ثابت سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین مین نے کہا کیا آپ نے
منع کیا ہے اوس سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین عن طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر
قال نعم ثم قال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ ترجمہ طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا ہان طاؤس نے کہا قسم خدا تعالی کی مین نے یہ سنا ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا جاءہ فقال انہی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے مین نبیذ بنانے سے اونہون نے کہا ہان عن ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الجر والدباء ترجمہ ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے عن
طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فجاءہ رجل فقال انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت
قال نعم ترجمہ طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے
سے اور مرتبان سے اونہون نے کہا ہان عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر
مرۃ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور رالہی سے محارب نے کہا مین نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال
وزادہ قال والنقیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین نقیر کا بھی ذکر ہے عن ابن عمر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ
قَالَ انْتَبِذُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور رالکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزون مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا
الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حنتمہ سے مین نے کہا حنتمہ کیا ہے کہا ٹھلیا **عَنْ** زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنِيْ بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ
وَفَسِّرْهُ لِيْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ
النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ **ترجمہ** زاذان سے روایت ہے مین نے
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھسے ان شرابون کی جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان مین اور ترجمہ کرو اسکا ہماری زبان مین کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے اونہون نے کہا منع کیا آپنے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے
اور حکم کیا آپنے نبیذ بنانے کا مشکون مین **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ
وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتُ وَظَنَنَّا اَنَّهٗ نَسِيَهٗ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے
مین نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کیطرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپ سے شرابون کو آپ نے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور حنتم سے مین نے کہا اے ابو محمد اور رالکھی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئی اونہون نے کہا اوسدن تو مین نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر سے نہین
سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی **عن** جابر وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النقیر والمزفت والدباء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی
عن الجر والدباء والمزفت قال ابو الزبیر وسمعت جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الجر والمزفت والنقیر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
لم یجد شیئا ینتبذ لہ فیہ نبذ لہ فی تور من حجارۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹہلیا اور تونبے اور
لاکھی سے ابو الزبیر نے کہا مین نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ٹہلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے
تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کونڈے مین پتھر کے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتبذ لہ فی تور من حجارۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے کونڈے مین **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کان ینبذ
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجدوا سقاء نبذ لہ فی تور من حجارۃ فقال
بعض القوم وانا اسمع لابی الزبیر من برام قال من برام **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک مین جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے
کونڈے مین بناتے بعضون نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ کونڈا برام کا تھا یعنے پتھر کا +
عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** بریدہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو منع کیا تھا نبیذ بنانے
سے سوا مشک کے اور برتنون مین اب سب برتنون مین بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس مین نشہ ہو
عن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نہیتکم عن الظروف

وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا برتنوں کی تھی لیکن برتنوں سے
کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي
ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا **ترجمہ** بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سو اب
پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانیوالی چیز کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ
النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے
کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو **باب** بَيَانِ أَنَّ كُلَّ
مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے تبع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے
فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ سُئِلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ
صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ
بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بہیجا یمن نے
کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے انگریزی مین
اسکو بیر کہتے ہین اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب
حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و
معاذا الی الیمن فقال لہما بشرا ویسرا وعلما ولا تنفرا اراہ قال وتطاوعا قال فلما ولی
رجع ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ان لہم شرابا من العسل یطبخ
حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر
عن الصلوۃ فہو حرام **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو اور معاذ کو یمن کیطرف بہیجا اور ان دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکہنا اور انپر آسانی کرنا
اور دین کی باتین سکہلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹہ موڑی
تو حضرت ابو موسی لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا
جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر جو کا آپنے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے
وہ حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول
اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعہما بالیمن البتع وہو من العسل ینبذ حتی یشتد و
المزر وہو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتمہ فقال انہی عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بہیجا
تو فرمایا بلاؤ لوگون کو اسلام کیطرف اور خوش رکہو اونکو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو فتوے دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے تہے یمن مین
ایک تو بتع شہد کا بنتا جب وہ جہاگ مارنے لگے دوسرے مزر جوار یا جو کا ہوتا ہے اور اسکو بہگوتے
ہین یہانتک کہ تیز ہوجاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتین دی تہین جنمین لفظ
تہوڑے ہون اور معنے بہت ہون بے حد آپنے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو نماز

رکھو نماز سے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قدم من جیشان وجیشان من الیمن
فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کل مسکر حرام ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال
قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اوس نے
پوچھا اُس شراب کو جو پیتے تھے اوس کے ملک مین اور وہ جوار سے بنتا تھا اوسکو مزر کہتے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسمین نشہ ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد
کیا ہے جو نشہ پیے اُسکو طینۃ الخبال پلاویگا (آخرت مین) لوگون نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا
رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جہنمیونکا **باب** عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منھا
جو شخص دنیا مین شراب پیے اور توبہ نکرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات
وھو یدمنھا لم یتب منھا لم یشربھا فی الاخرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے
والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا مین خمر پیے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو
اُسکو آخرت مین خمر نہین ملیگا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا
شراب حرام ہے **عن** موسی بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام
ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے اس

مین کوئی خصوصیت نہین کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ حدیث سے اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہین نکلتی اوسکا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث مین صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اُس مین سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جو شخص دنیا مین شراب پیے پھر اُس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا اور اُسکو نہ پیے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہون نے کہا ہان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے وہ آخرت مین نہ پیے گا مگر جب توبہ کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا جس نبیذ مین تیزی نہ آئی ہو نہ اوس مین نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرَى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات مین نبیذ بھگو دیتے آپ اوسکو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اوسکے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر اوس مین تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس

مدت مین تیزی نہین آتی اور وہ مثل شربت کی ہوتا ہے **عن** يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ
لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ
فَضَلَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ **ترجمہ** یحیی بہرانی سے روایت ہی لوگون نے نبیذ کا ذکر
کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پہر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پہر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ
الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهَرَاقُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے انگور بہگوئے جاتے آپ اوس دن پیتے پہر دوسرے دن پہر تیسرے دن شام تک پہر آپ حکم کرتے اوسکے پینے کا
(جب تک نشہ نہو) یا گرا دینے کا (جب نشہ ہو) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ
وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بہگوئے
جاتے مشک مین آپ اوس دن پیتے پہر دوسرے دن پہر تیسرے دن کی شام کو اوسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ رہتا اوسکو بہا دیتے **عن**
يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ
فِيهَا فَقَالَ أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ
فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ
رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ
بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتَهُ
الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ **ترجمہ**
یحیی نخعی سے روایت ہی کچھ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت
کو انہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع
درست ہے نہ خرید نہ تجارت اوسکی پہر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پہر لوٹے تو لوگون نے آپکے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تہا سبز گہڑون مین اور چوبین ترن
مین اور تونبے مین آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا پہر آپنے حکم دیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات
پہر یونہی رہا پہر صبح کو آپنے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پہر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور
پلایا پہر تیسرے دن جو بچا آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا **عن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ
سَلْ هٰذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ
لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری
سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچہا اونہون نے ایک حبشن
لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچہہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تہی اوس نے کہا
مین آپکے لیے مشک مین رات کو نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے
عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ
غُدْوَةً **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک مشک مین نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اوس مین سوراخ تہا صبح کو ہم بہگوتے اور رات کو
بہگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ
خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے
روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت
ہی کام کرتی تہی اوس دن اور وہی دولہن بہی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوسنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا پلایا تہا رات کو اوسنے چند کہجورین بہگو دین تہین ایک کونڈے مین جب آپ کہانا کہا چکے
تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون
کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اور ون کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے **عن** سہل یقول اتی ابو اسید الساعدی
رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ ولم یقل فلما اکل سقتہ ایاہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سہل بن سعد رضی
اللہ تعالی عنہ بہذا الحدیث وقال فی تور من حجارۃ فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من الطعام امالتہ فسقتہ تخصہ بذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ
کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا وہ **عن** سہل بن سعد
رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من العرب فامر ابا اسید
ان یرسل الیہا فارسل الیہا فقدمت فنزلت فی اجم بنی ساعدۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی جاءھا فدخل علیہا فاذا امراۃ منکسۃ راسہا فلما کلمہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قالت اعوذ باللہ منک قال قد اعذتک منی فقالوا لہا اتدرین من ہذا فقالت
لا فقالوا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء لیخطبک فقالت انا کنت اشقی من
ذلک قال سہل فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ حتی جلس فی سقیفۃ بنی
ساعدۃ ہو واصحابہ ثم قال اسقنا لسہل قال فاخرجت لہم ہذا القدح فاسقیتہم فیہ
قال ابو حازم فاخرج لنا سہل ذلک القدح فشربنا فیہ قال ثم استوہبہ بعد ذلک عمر بن عبد العزیز
فوہبہ لہ وفی روایۃ ابی بکر بن اسحاق قال اسقنا یا سہل **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے
کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہونچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اس سے
بات کی وہ بولی میں اللہ تعالی کی پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئین
بچا لیا مجھ سے یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا، لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ
بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالی کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو اور یہ وہ تشریف
لائے تھے تجھ سے نسبت کرنیکو وہ بولی میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے) اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور سیدآئے اور بنی ساعدہ کے چھتے مین بیٹھے آپ اور آپ کے اصحاب پھر آپ نے فرمایا ای سہل ہمکو پلا سہل نے کہا مین نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگون نے بہی اوس مین پیا (برکت کے لیے) پہر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے مین) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چہوا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف نے اجماع کیا کہ جہان پر آپ نے نماز پڑہی ہے روضہ مین وہان نماز پڑہنا برکت کے لیے اسیطرح اوس غار مین جانا جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے تہے اور اسی قسم مین ہے جو آپ نے ابو طلحہ کو اپنے بال دیے تہے لوگون کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تہا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر ٹہنیا خرمہ لگا دی تہین اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹہا کیا تہا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تہوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظایر بہت ہین صحیح حدیثون مین اور یہ واضح ہے اس مین کچھ بہی شک نہین ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِیْ ھٰذَا الشَّرَابَ کُلَّہٗ اَلْعَسَلَ وَالنَّبِیْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودہ پلایا

باب جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ دودہ پینے کا بیان **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَہٗ کُثْبَۃً مِّنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلی مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تہے مین نے تہوڑا دودہ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہان تک کہ مین سمجہا بس آپ کو کافی ہو گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان جانورون کا مالک کافر حربی ہوگا وہ اسکا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپکے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک مین یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا **عَنْ** اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَاتَّبَعَہٗ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ

قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکون کیطرف سے) آپنے اوسکے لیے بد دعا کی اور اسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اُسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے مین آپ کو نقصان نہین پہونچاؤن گا آپ نے دعا کی (اور اسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریون کا ایک چرانیوالا ملا ابوبکر نے کہا مین نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپکے لیے دوہ کے لیکر آیا آپنے پیا یہانتک کہ مین سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین لائے گئے تو آپ پاس دو پیالے آئے ایک مین شراب تھا اور ایک مین دودھ آپنے دونون کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا شکر ہے اُس خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو پیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی (اسحدیث کا بیان کتاب الایمان مین گذرا) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِاِيلِيَاءَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْاِنَاءِ وَغَيْرِهِ برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتون کا بیان

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق مین) جو ڈھنپا ہوا نہ تھا آپنے فرمایا تو اسکو ڈھنپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی اوسپر رکھدیتا (اگر ڈھنپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپنے

حکم کیا رات کو برتنوں میں ڈانٹ لگانیکا اور دروازوں کو بند کر دینے کا **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن من النقیع لیس مخمرا فقال الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال ابو حمید انما امر بالاسقیۃ ان توکأ لیلا وبالابواب ان تغلق لیلا ولم یذکر زکریا قول ابی حمید باللیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل یا رسول اللہ الا نسقیک نبیذا فقال بلی فخرج الرجل یسعی فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال فشرب **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں آپ کو نبیذ پلاؤں آپنے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپنے فرمایا تونے اسکو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا پھر پیا آپنے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل یقال لہ ابو حمید بقدح من لبن من النقیع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپنے فرمایا تونے اسکو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا ویذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اہل البیت بیتہم ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ واغلقوا الباب **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈانٹ لگا دو مشک کو اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنیکا ذکر نہیں ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث غیر انہ قال واکفؤا الاناء او خمروا الاناء ولم یذکر تعریض

العُوْدِ عَلَی الاِنَاءِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت بن آڑی لکڑی رکھنی کا ذکر نہیں ہے **عن**
جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ اللَّیْثِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَخَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ ثِیَابَھُمْ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِھِمْ وَقَالَ وَالْفُوَیْسِقَۃُ تُضْرِمُ الْبَیْتَ عَلٰی اَھْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ
جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ
سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْھُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا
مُّغْلَقًا وَّاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ
اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْھَا شَیْئًا وَّاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ
شیطان اسوقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو اون کو چھوڑ دو اور دروازے
بند کر لو اور اللہ تعالی کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو
اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے
تو اون پر آڑا کچھ رکھدو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو **عن** جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ یَقُوْلُ نَحْوًا مِّمَّا اَخْبَرَ عَطَاءٌ اِلَّا اَنَّہٗ لَا یَقُوْلُ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ کَرِوَایَۃِ
رَوْحٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْھَبَ
فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو
مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے
جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک **عن** جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث زہیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول غطوا
الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیہا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء
او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک
بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی
ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے **ف** اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے
کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اسکو وبا ہو جاتی ہے اسیطرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ
ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو
نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اسکی واسطے بہت سے خاک
اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے
بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں
ٹپکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونہ کی ڈھیم
یا کوئلوں کے گھر میں رکھیں اسکے دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑاوٹ کو داب
دیں گڑھ گندھک کے دھونی دیں کافور سونگھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے
بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے
اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں ملجاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب
عن لیث بن سعد بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال فان فی السنۃ یوما
ینزل فیہ وباء وزاد فی آخر الحدیث قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک
فی کانون الاول **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا
اترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہماری ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں
کانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

مہینا ہے جو دلوں مین آتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھرون مین جب سونے لگو **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احترق بیت علی اہلہ بالمدینۃ من اللیل فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانہم قال ان ہذہ النار انما ہی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوہا عنکم **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک مین کسیکا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سونے لگو اسکو بجھا دو

باب آداب الطعام والشراب کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان

عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانہا تدفع فذہبت لتضع یدہا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بہذہ الجاریۃ لیستحل بہا فاخذت بیدہا فجاء بہذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدہا **ترجمہ** حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈال لیتے ایک بار ہم آپکے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانکتا ہے اور اُس نے اپنا ہاتھ کھانے مین ڈالنا چاہا آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپنے اُسکا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اوس کھانے پر قدرت پاتا ہے جسپر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اُس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے مین نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میری ہاتھ مین ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سنکر کہے اور جو شروع مین بسم اللہ

کہنا بھول جاوے اور کہانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہین ہے اب ٹہیک مذہب جمہور علما ہین سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کہانے کے باب مین آئین ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان حقیقۃً کہاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور اعتقاد رکہنا اسپر انتہے مختصراً **عن** حُذَیفَۃَ بنِ الیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ کُنَّا اِذَا دُعِینَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلیٰ طَعَامٍ فَذَکَرَ بِمَعنیٰ حَدِیثِ اَبِی مُعَاوِیَۃَ وَقَالَ کَاَنَّمَا یُطرَدُ وَفِی الجَارِیَۃِ کَاَنَّمَا تُطرَدُ وَقَدَّمَ مَجِیئَ الاَعرَابِیِّ فِی حَدِیثِہٖ قَبلَ مَجِیئِ الجَارِیَۃِ وَزَادَ فِی اٰخِرِ الحَدِیثِ ثُمَّ ذَکَرَ اسمَ اللّٰہِ وَاَکَلَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوار کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کہایا **عن** الاَعمَشِ بِھٰذَا الاِسنَادِ وَقَدَّمَ مَجِیئَ الجَارِیَۃِ عَلیٰ مَجِیئِ الاَعرَابِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عِندَ دُخُولِہٖ وَعِندَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیطَانُ لَا مَبِیتَ لَکُم وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَم یَذکُرِ اللّٰہَ عِندَ دُخُولِہٖ قَالَ الشَّیطَانُ اَدرَکتُمُ المَبِیتَ وَاِذَا لَم یَذکُرِ اللّٰہَ عِندَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدرَکتُمُ المَبِیتَ وَالعَشَاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پھر گھر مین گھستے وقت اور کہاتے وقت اللہ عز و جل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون (یعنی دوسرے شیطانون سے) کہتا ہے نہ تمہاری رہنے کا یہان ٹھکانا ہے نہ کہانا ہے اور جب گھر مین گھستے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہین رہنے کا ٹھکانا ملگیا اور جب کہاتے وقت بھی اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ملا اور کہانا بھی **عن** جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ یَقُولُ اِنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بِمِثلِ حَدِیثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاِن لَم یَذکُرِ اسمَ اللّٰہِ عِندَ طَعَامِہٖ وَاِن لَم یَذکُرِ اسمَ اللّٰہِ عِندَ دُخُولِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاکُلُوا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیطَانَ یَاکُلُ بِالشِّمَالِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کہاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کہاتا ہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھہ سے کھاوے اور جب پیوے تو اپنے ہاتھہ سے پیے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھہ سے کھاتا ہے اور بائین ہاتھہ سے پیتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھہ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائین ہاتھہ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائین ہاتھہ سے بھی درست ہے۔

عن الزہری باسناد سفیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بہا فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا قال وکان نافع یزید فیہا ولا یاخذ بہا ولا یعطی بہا وفی روایۃ ابی الطاہر لا یاکلن احدکم **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے نہ کھاوے اپنے بائین ہاتھہ سے اور نہ پیے بائین ہاتھہ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائین ہاتھہ سے اور پیتا ہے اوس سے نافع کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائین ہاتھہ سے

عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتھہ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھہ سے کھا وہ بولا مجھسے نہین ہوسکتا آپ نے فرمایا لمذا کرے تجھہ سے نہ ہوسکے (اور اوس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تہا) وہ اوس ہاتھہ کو منہ تک نہ اٹھا سکا **ف** اوسکا ہاتھہ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اوس کے رسول کی مخالفت کی بعضون نے کہا یہ شخص منافق تہا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوسپر بددعا کرنا درست ہے

عن عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین تہا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تہا) اور میرا ہاتھہ پیالہ مین سب طرف

گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو اوس سے کھا
عن عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اکلت یوما مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فجعلت اٰخذ من لحم حول الصحفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل مما یلیک **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو مین نے پیالے کے سب کنارون سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے
فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو اولٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ
منہ مین چلا جاوے) **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ ان یشرب من افواھھا **ترجمہ**
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکون
کو اولٹ کر اون کے منہ سے پانی پینے سے **عن** الزھری بھذا الاسناد مثلہ غیر
انہ قال واختناثھا ان یقلب راسھا ثم یشرب منہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
فی الشرب قائما کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان یشرب الرجل قائما قال قتادۃ
فقلنا فالاکل فقال ذاک اشر واخبث **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے
ہو کر کھانا کیسا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر قول قتادۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اسمین قتادہ کا قول مذکور نہین ہے **ف** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت
مین ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

(دوی) **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما **ترجمہ** حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشرب قائما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احد کم قائما فمن نسی فلیستقی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہوکر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قی کر ڈالے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم من دلو منھا وھو قائم **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہوکر **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہوکر **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما واستسقی وھو عند البیت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہوکر اور پانی مانگا خدا سے کعبے کے پاس **عن** شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیثھما فاتیتہ بدلو **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب کراھۃ التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء

پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتنفس فی الاناء **ترجمہ** ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس لینے سے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

يتنفس في الاناء ثلثا ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لیتے برتن مین (یعنے پینے مین برتن کے باہر یعنے تین گھونٹ مین پیتے) عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتنفس في الشراب ثلثا ويقول انه اروى وابرا وامرا قال انس رضي الله تعالى عنه وانا اتنفس في الشراب ثلاثا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے مین تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری تشنگی سے شفا ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین بھی پینے مین تین بار سانس لیتا ہون عن انس رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وقال في الاناء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما على يمين المبتدئ دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنے طرف سے تقسیم کرنا عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بلبن قد شيب بماء وعن يمينه اعرابي وعن يساره ابو بكر رضي الله تعالى عنه فشرب ثم اعطى الاعرابي وقال الايمن فالايمن ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس مین پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک بیابانی شخص تھا اور بائین طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر وہ بیابانی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف کے (اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائین طرف والے سے رتبہ میں کم ہو) عن انس رضي الله تعالى عنه قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وانا ابن عشر ومات وانا ابن عشرين وكن امهاتي يحثثنني على خدمته فدخل علينا دارنا فحلبنا له من شاة داجن وشيب له من بئر في الدار فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له عمر وابو بكر رضي الله تعالى عنهما عن شماله يا رسول الله اعط ابا بكر فاعطاه اعرابيا عن يمينه وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمن فالايمن ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوس وقت مین دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوس وقت مین

ہیں پر سکا تہا اور میری مائین رغبت دلاتین مجہکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گہر مین لے گئے ہم نے
آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودہ دوہا اور گہر مین ایک کنوان تہا اوسکا پانی اوس دودہ مین ملایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ابوبکر کو دیجئے آپکی
بائین طرف بیٹہے تہے آپنے ایک دیہاتی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹہا تہا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا
چاہیے پہر داہنے سے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث قال اتانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا فاستسقی فحلبنا لہ شاۃ ثم شبتہ من ماء بئر
ھذہ فاعطیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وابوبکر عن یسارہ وعمر وجاھہ واعرابی عن یمینہ قال فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من شربہ قال عمر ھذا ابوبکر یا رسول اللہ یریہ ایاہ فاعطاہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الاعرابی وترک ابابکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمنون الایمنون الایمنون قال انس رضی اللہ تعالی عنہ فھی
سنۃ فھی سنۃ فھی سنۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گہر مین آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودہ دوہا پہر اوس مین پانی ملایا اپنے اس کنوے سے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائین طرف بیٹہے تہے اور عمر سامنے اور
داہنی طرف ایک اعرابی تہا آپنے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہین دیا اور فرمایا داہنی طرف والی
مقدم ہین پہر داہنے طرف والے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہے سنت ہے سنت ہے
عن سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ اشیاخ فقال للغلام
اتاذن لی ان اعطی ھؤلاء فقال الغلام لا واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا قال فتلہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین
طرف بڑے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگون کو دینے کی وہ بولا
نہین قسم خدا کی مین اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہین دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کو ہاتہہ مین دیدیا

ف بعضون نے کہا وہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تہے اور بڑون مین خالد بن الولید تہے اور آپنے لڑکے سے اجازت مانگی اسلیے کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تہا اور گنوارسے اجازت نہین مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہو اور تباہ ہوجاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی مختصرا) **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولُوا فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب آدابِ الطَّعَامِ کہانے کے آداب کا بیان

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اوسکو چاٹ نہ لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانین بلکہ خوش ہون) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینون انگلیون چاٹتے ہوئے دیکہا کہانے کے بعد **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے اور ہاتہ پونچھنے سے پہلے انکو چاٹتے **عن** كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا **ترجمہ** کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے پہر جب فارغ ہوتے تو انگلیون کو چاٹتے **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیاکلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جای نجس نہو) تو اوسکو اوٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اوسکو صاف کرے اور کہالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک اونگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اوسکو معلوم نہیں کون سے کہانے میں برکت ہے عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ وفی حدیثھما لا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی الله علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ واذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اوس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کہانے کیوقت بھی پھر جب تم میں سے کسیکا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف کرے کچری وغیرہ سے جو اوس میں لگ جاوے پھر اوسکو کہالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کہانے سے فارغ ہو تو اونگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے کون سے کہانے میں برکت ہے عن الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذکر اللقمۃ نحو حدیثہما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم
فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ قال فانکم
لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانا کہاتے تو اپنی تینون انگلیان
چاٹتے اور فرماتے تم مین سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کرکے کہالے اور شیطان کے لیے
نہ چہوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچہ لینے کا آپنے فرمایا تم کو معلوم نہین کون سے کہانے مین
برکت ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم مین سے کوئی کہانا کہاوے تو اپنی انگلیان چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کونسی انگلی مین
برکت ہے **عن** حماد بہذا الاسناد غیر انہ قال ولیسلت احدکم الصحفۃ
وقال فی ای طعامکم البرکۃ او یبارک لکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا
زیادہ ہے کہ پونچہ لیوے ایک تم مین کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کہانے مین برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
تمہارے لیے **باب** ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیرہ من دعاۃ صاحب الطعام
اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی مسعود الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
لحام فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرف فی وجہہ الجوع فقال لغلامہ
ویحک اصنع لنا طعاما لخمسۃ نفر فانی ارید ان ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خامس خمسۃ قال فصنع ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ خامس خمسۃ
واتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال لا بل اذن لہ یا رسول اللہ **ترجمہ**

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی انصار مین ایک مرد تھا جسکا نام ابو شعیب تھا اوسکا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا اوس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرہ مین بھوک معلوم ہوئی اوس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کھانا طیار کر کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین ہین یعنی پانچ آدمیون کے سیوا اوس نے کھانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچوین تھے پانچ کے اون کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوس نے کہا نہیں بلکہ مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کردے جب اوس کے دروازے پر پہونچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اوسمین کوئی ضرر نہو **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ حَدِیْثُ جَرِیْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَایَتِهٖ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارِسِیًّا کَانَ طَیِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ وَهٰذِهٖ لِعَآئِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَةِ فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَیَا مَنْزِلَهٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا وہ فارس کا تھا اوس نے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپکو بلانے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہی اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو مین بھی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپنے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا تو میں
بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسری
بار ہاں ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں
تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا آپنے دعوت قبول نہ کی کسی عذر
سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تہا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپنے بغیر عائشہ کے
قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپنے اکیلے کہانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے اور
بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **بَابُ**
جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ اِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسری
کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهُ
فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا
فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ
الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ
قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهِ وَاَخَذَ
الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا
مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ
هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ
هٰذَا النَّعِيْمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
رات باہر نکلے آپنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا بہوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین بہی اسیوجہ سے نکلا چلو پہر وہ آپکے ساتہہ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گہر مین نہین تہا اوس کی عورت نے آپکو دیکہا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچہے آئے اپنے لوگون مین آپنے فرمایا فلان شخص (اوس کے خاوند کو) فرمایا کہان گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹہا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گہر مین بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے مین وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونون ساتہیون کو دیکہا تو کہا شکر ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہین ہین جیسے میرے پاس ہین پہر گیا اور کہجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس مین گدر اور سوکہی اور تازی کہجورین تہین اور کہنے لگا اس مین سے کہاؤ پہر اوس نے چہری لی آپنے فرمایا دودہ والی بکری مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کہایا اور کہجور بہی کہائی اور پانی پیا جب سیر ہوئے کہانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر سے قسم اوس کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گہرون سے نکلے بہوک کے مارے پہر نہین لوٹے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث مین ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہین بہرا اور وفات کے وقت زرہ گرو تہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بہوک کی حالت مین اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاعِدٌ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ لِیْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا

وطحنت ففرغت الی فراغی فقطعتها فی برمتها ثم ولیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تفضحنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن معہ قال فجئتہ فساررتہ فقلت یا رسول اللہ انا قد ذبحنا بہیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر کان عندنا فتعال انت فی نفر معک فصاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا اہل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحی ہلا بکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیٔ فجئت وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم الناس حتی جئت امرأتی فقالت بک وبک قلت قد فعلت الذی قلت لی فاخرجت لہ عجیننا فبصق فیہا وبارک قال ادعوا لی خابزۃ فلتخبز معک واقدحی من برمتکم ولا تنزلوہا وہم الف فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ہی وان عجیننا او کما قال الضحاک لیخبز کما ہو

ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب خندق کہودی گئی (مدینہ کے گرد) تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہوکا پایا مین اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچہ ہے کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بہوکا پایا ہے اوس نے ایک تہیلہ نکالا جسمین ایک صاع جو تہے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تہا پلا ہوا اور پلا ہوا مین نے اوسکو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بہی میرے ساتہہ ہی فارغ ہوئی مین نے اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی مین ڈالا بعد اوسکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتہیون کے سامنے (یعنے کہانا تہوڑا ہے کہین بہت سے آدمی کی دعوت نہ کر دینا) جب مین آپ کے پاس آیا تو چپکے سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تہا طیار کیا ہی تو آپ چند لوگون کو اپنے ساتہہ لیکر تشریف لاییے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو اور آپنے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک مین نہ آؤن پہر مین گہر مین آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف لائے آپ آگے تہے اور لوگ آپکے پیچہے تہے مین اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجہی ہی لوگ برا کہین گے مین نے کہا مین نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاطر

کر دیا اور سب کو دعوت سُنا دی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب مبارک اُس مین ڈالا اور
برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے اُس مین بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلالے جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی مین سے ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو اتار مت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو مین قسم کہاتا ہون کہ سب نے کہایا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ
گئے اور ہانڈی کا وہی حال تہا اُبل رہی تہی اور آٹا بھی ویسا ہی تہا اُسکی روٹیان بن رہی تہین **ف** نووی نے کہا اسحدیث
مین آپکے دو معجزے ہین ایک تو تھوڑا کہانا بہت ہو جانا دوسرے آپکو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کہانا سب کو کافی
ہو جاویگا۔ دوسری روایت مین انس رض سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہی جب چند روٹیان جو کہ ستر یا اسی آدمیونکو کافی
ہوگئی تہین اُسکا قصہ آگے آتا ہے **عن** انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم قد سمعت صوت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت
اقراصا من شعير ثم اخذت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبي و
ردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت
رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لمن معه قوموا قال فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة
يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله
اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله
صلى الله عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي ما عندك يا ام سليم
فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه
ام سليم عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان
يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن
لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة . . . . .
. . . . حتى اكل القوم كلهم و
شبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے

ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مین کمزوری پاتی مین سمجھتا ہون آپ بہوکے ہین تو تیرے پاس کچہ ہے کہانے کو وہ بولی ہان ہے پہر اوس نے جو کی کئی روٹیان نکالین اور اپنی اوڑہنی لی اوس مین روٹیون کو لپیٹا اور میرے کپڑے مین چہپا دیا کچہ میرے کو اوڑہا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے مین سے کچہ مجہے اوڑہا دیا اور کچہ کپڑے مین روٹی چہپا دی) پہر مجکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین جو اسکو لیکر گیا مین نے آپ کو مسجد مین بیٹہا ہوا پایا آپکے ساتہہ لوگ تہے مین کہڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہکو ابو طلحہ نے بہیجا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا کہانا ہے مین نے کہا ہان آپ نے اپنی سب ساتہیون سے فرمایا اوٹہو اور آپ چلے مین سب کے سامنے چلا یہان تک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا انکو خبر کی ابو طلحہ نے کہا ای ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لائی اور ہمارے پاس انکے کہلانے کو کچہ نہین ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے پہر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑہکر ملے) بعد اوسکے آپ تشریف لائی اور ابو طلحہ بہی ساتہہ تہے آپ نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیان لیکر آئی آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیان توڑی گئین پہر ام سلیم نے تہوڑا گہی اوس پر ڈالدیا وہ گویا سالن تہا پہر جو اللہ تعالے کو منظور تہا آپ نے فرمایا (دعا کی) بعد اوسکے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ انہون نے کہایا پیٹ بہر کر وہ نکلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ انہون نے بہی کہایا سیر ہوکر اور چلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہان تک کہ سب نے کہالیا سیر ہوکر اور سب ستر یا اسّی آدمی تہے **ف** آپ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چہوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوسکے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہون گے اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گہبرا گئے پر وہ پریشان نہین ہوئین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ رضی اللہ تعالے عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادعوہ وقد جعل طعاما قال فاقبلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فنظر الی فاستحییت فقلت اجب اباطلحۃ فقال للناس قوموا فقال ابو طلحۃ یا رسول اللہ انما صنعت لک شیئا قال فمسہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا فیہا بالبرکۃ ثم قال ادخل نفرا من اصحابی عشرۃ وقال کلوا واخرج لہم شیئا من بین اصابعہ فاکلوا حتی شبعوا فخرجوا فقال ادخل عشرۃ فاکلوا حتی خرجوا فما زال یدخل عشرۃ ویخرج عشرۃ

ف ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں ہیں ۱۲

حتی لم یبق منھم احد الا دخل فاکل حتی شبع ثم ھیاھا فاذا ھی مثلھا حین اکلوا
منھا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے ابوطلحہ نے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دینے کے لیے اور کہانا انہون نے طیار کیا تہا مین آیا اوسوقت آپ لوگون کے ساتہہ بیٹھے تہے
آپنے میری صورت دیکہا مجہکو شرم آئی مین نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپنے لوگون سے فرمایا
چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے تو آپکے لیے تہوڑا کہانا طیار کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس کہانے کو چہوا اور دعا کی اوس مین برکت ہونے کی پہر آپنے فرمایا میرے ساتہیون مین سے دس آدمیون
کو بلالے آپنے فرمایا کہاؤ اور اپنی انگلیون کے بیچ مین سے کچہ نکالا اونہون نے کہایا اور سیر ہوگئے وہ
گئے پہر آپنے فرمایا اور دس کو بلالے انہون نے بہی کہایا اور نکلے پہر اسیطرح آپ دس دس کو اندر بلاتے
اور دس دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی اون مین سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پہر آپنے اوس کہانیکو
ایک جگہہ کیا تو وہ اوتنا ہی تہا جب اونہون نے کہانا شروع کیا تہا **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ قال بعثنی ابوطلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بنحو حدیث
ابن نمیر غیر انہ قال فی آخرہ ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ قال
فعاد کما کان فقال دونکم ھذا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پہر جو کہانا بچا آپنے
اوسکو اکہٹا کیا اور دعا کی اوس مین برکت کی وہ اوتنا ہی ہوگیا جیسے پہلے تہا پہر آپنے فرمایا لے لو
اسکو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال امر ابوطلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ان تصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لنفسہ خاصۃ
ثم ارسلنی الیہ وساق الحدیث وقال فیہ فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وسمی
علیہ ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی
فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک واھل البیت
وترکوا سؤرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے اپنا ہاتہہ اوس کہانے پر رکہا
اور اللہ کا نام لیا پہر فرمایا دس آدمیون کو آنے دو اونہون نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے
آپنے فرمایا کہاؤ اور اللہ کا نام لو انہون نے کہایا یہانتک کہ اسی آدمیون کو اسیطرح بلایا پہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گہر والون نے سب کے بعد کہایا تب بہی کہانا بچ رہا

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذہ القصۃ فی طعام ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال فیہ فقام ابو طلحۃ علی الباب حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا رسول اللہ انما کان شیئا یسیرا قال ھلمہ فان اللہ سیجعل فیہ البرکۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپنے فرمایا اوسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اوس میں برکت دیگا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث وقال فیہ ثم اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکل اھل البیت وافضلوا ما ابلغوا جیرانھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای ابو طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی المسجد یتقلب ظھرا لبطن فاتی ام سلیم فقال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی المسجد یتقلب ظھرا لبطن واظنہ جائعا وساق الحدیث وقال فیہ ثم اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحۃ وام سلیم وانس وفضلت فضلۃ فاھدیناہ لجیراننا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنے اسکو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ابو طلحہ اور ام سلیم نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا عن انس بن مالک یقول جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فوجدتہ جالسا مع اصحابہ یحدثھم وقد عصب بطنہ بعصابۃ قال اسامۃ وانا اشک علی حجر فقلت لبعض اصحابہ لم عصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطنہ فقالوا من الجوع فذھبت الی ابی طلحۃ وھو زوج ام سلیم بنت ملحان فقلت یا ابتاہ قد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصب بطنہ بعصابۃ فسالت بعض اصحابہ فقالوا من الجوع فدخل ابو طلحۃ

عَلَىٰ اُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیوں باندھی ہے اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے میں ابوطلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا بابا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابوطلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپکے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ جَوَازِ اَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ اَكْلِ الْيَقْطِيْنِ

ترجمہ شوربا کہانا اور کدو کہانے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں بھی آپکے ساتھ گیا اوس کھانے پر پھر آپکے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہی اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ کدو کو
دوست رکہنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے اور حرص
کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کہانیوالون کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کہلانا اگر
میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالے کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈہونڈتے
تہے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈہونڈہتے تہے نہ
دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کہانیوالون کو کراہت نہو
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹہے سے کسی کو کراہت نہ تہی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت
حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تہوک اور بلغم کو اپنے موہون پر ملتے ۔

سنو وے عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال دعا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رجل فانطلقت معہ فجیء بمرقۃ فیہا دباء فجعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یاکل من ذلک الدباء ویعجبہ قال فلما رایت ذلک جعلت القیہ الیہ و
لا اطعمہ قال فقال انس رضی اللہ تعالی عنہ فما زلت بعد یعجبنی الدباء **ترجمہ**
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بہی
آپکے ساتہ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کہانا شروع کیا بڑے
مزے سے جب مین نے یہ دیکہا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکی طرف ڈالتا تہا اور خود نہین کہاتا تہا
انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجہکو کدو پسند ہو گیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ ان رجلا خیاطا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزاد قال ثابت فسمعت
انسا رضی اللہ تعالی عنہ یقول فما صنع لی طعام بعد اقدر ان یصنع فیہ دباء الا صنع
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ
ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پہر جو کوئی کہانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجہہ سے ہو سکا
اس مین کدو شریک کیا گیا **ف** کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصا عرب اور ہند
گرم ملکون کے لیے گوشت کے ساتہ کدو کا کہانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے
اور کدو حرارت صفرا کو بجہا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق

باب استحباب وضع النوی خارج التمر کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی قال فقربنا الیہ طعاما و وطبۃ فاکل منھا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی قال شعبۃ ھو ظنی وھو فیہ ان شاء اللہ القاء النوی بین الاصبعین ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی عن یمینہ قال فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم

ترجمہ عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس اُترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ اون کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جانے کلمہ اور بیچ کی اونگلی کے درمیان **شعبہ** نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اوس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اوس کو دیا پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشدے ان کو اور رحم کر ان پر **عن** شعبۃ بھذا الاسناد ولم یشک فی القاء النوی بین الاصبعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اکل القثاء بالرطب کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا **عن** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ **ف** اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے

باب استحباب تواضع الاکل وصفۃ قعودہ کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیا یاکل تمرا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اقعا کے طور پر بیٹھے تھے

کہجور کہا رہی تہے **ف** اقعاکا بیٹھنا یہ ہی کہ سرین زمین سے لگادے اور دونون پنڈلیان کہڑی کر دیوے
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر
فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہ وہو محتفز یاکل منہ اکلا ذریعا وفی روایۃ زہیر
اکلا حثیثا **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجورین آئین
آپ انکو بانٹنے لگے اور اسطرح بیٹھے تہے جیسے کوئی جلدی مین بیٹھتا ہے (یعنے اکڑون) اور جلدی جلدی
اوس مین سے کہا رہے تہے (کیونکہ آپکو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا) **باب** النہی عن
القران فی جماعۃ جب لوگون کے ساتھہ کہاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کہجورین ایک ہی بار نہ کہاوے
عن جبلۃ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ یرزقنا التمر قال و
قد کان اصاب الناس یومئذ جہد فکنا ناکل فیمر علینا ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ ونحن ناکل فیقول لا تقارنوا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاقران
الا ان یستاذن الرجل اخاہ قال شعبۃ لا اری ہذہ الکلمۃ الا من کلمۃ ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ یعنی الاستیذان **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر ہم کو کہجورین
کہلاتے اون دنون لوگون پر تکلیف تہی (کہانے کی) ہم کہا رہی تہے کہ عبد اللہ بن عمر سامنے سے نکلے
اور اونہون نے کہا دو دو لقمہ مت کہاؤ (ملاکر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے
مگر جب اپنے بہائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا مین سمجہتا ہون ابن عمر کا قول ہے
ف دو لقمہ یا دو کہجورین یا تین یا زیادہ ایک بارگی اوٹہا کر کہانا منع ہے اسلیے کہ جماعت مین
اورون کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کہانے مین سبکا حق ہے پہر اورون سے زیادہ حصہ لینا مروت کے
خلاف ہی اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کہانا مشترک ہو تو
حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر
کہانا قلیل ہو اور جو کہانا بہت ہو تب بہی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا) **عن**
شعبۃ بہذا الاسناد ولیس فی حدیثہما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس
یومئذ جہد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگون پر تکلیف ہونیکا ذکر ہے
عن جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول نہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَقْرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَہٗ ترجمہ جبلہ بن سحیم سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہتے تہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کہجورین ملا کر کہانے سے جب تک اپنی ساتہیون سے اجازت نہ لیوے **باب** فِی ادِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِہٖ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِیَالِ کہجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچون کے لیے جمع کرنا

عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجُوْعُ اَھْلُ بَیْتٍ عِنْدَھُمُ التَّمْرُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گہر والے بہوکے نہین رہین گے جن کے پاس کہجور ہو **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ اَوْجَاعَ اَھْلُہٗ قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گہر مین کہجور نہین ہے وہ گہر والے بہوکے ہین دو بار یہی فرمایا یا تین بار **باب** فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِیْنَۃِ مدینہ کی کہجور کی فضیلت **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ یَضُرَّہٗ سَمٌّ حَتّٰی یُمْسِیَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کہجورین مدینہ کے دونون میدانون کے اندر کی کہالیوے صبح کیوقت اُسکو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سَعْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ترجمہ سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص سویرے سات عجوہ کہجورین (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کہجور کی) کہا لیوے اوسکو اوس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** ھَاشِمِ بْنِ ھَاشِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَلَا یَقُوْلَانِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ ترجمہ ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی
طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح **باب**
فضل الکمأۃ ومداواۃ العین بہا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج **عن** سعید بن
زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے ہیں کھنبی من سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ
وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے لوگو یا من کیطرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے **عن**
سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکمأۃ
من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شعبۃ لما حدثنی بہ الحکم لم انکرہ من حدیث عبد الملک
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل و
ماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی
اوس من میں سے ہے جسکو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔
عن سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی موسی علیہ السلام وماؤھا شفاء للعین
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ
من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن
وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضیلۃ الاسود من الکباث (کباث پیلو کی فضیلت)
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران ونحن
نجنی الکباث فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود منہ قال فقلنا یا رسول اللہ کانک رعیت
الغنم قال نعم وھل من نبی الا وقد رعاھا او نحو ھذا من القول **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر الظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھکر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا **ف** کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتا ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے (نووی)

باب فَضِيلَةِ الْخَلِّ سرکہ کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے آپ نے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اوس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِّنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اُس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی جب سے مین نے آپ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہین جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے) جب سے مین نے یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بہی سرکہ پسند ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ الی منزلہ بمثل حدیث ابن علیۃ الی قولہ فنعم الادم الخل ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت جالسا فی داری فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الی فقمت الیہ فاخذ بیدی فانطلقنا حتی اتی بعض حجر نسائہ فدخل ثم اذن لی فدخلت الحجاب علیہا فقال ھل من غداء فقالوا نعم فاتی بثلاثۃ اقرصۃ فوضعن علی نبی فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرصا فوضعہ بین یدیہ واخذ قرصا اٰخر فوضعہ بین یدی ثم اخذ الثالث فکسرہ باثنین فجعل نصفہ بین یدیہ ونصفہ بین یدی ثم قال ھل من ادم فقالوا لا الا شیء من خل قال ھاتوہ فنعم الادم ھو **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین اپنے گہر مین بیٹھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا مین آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اُس بی بی نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کہانا ہے لوگون نے کہا ہان پھر تین روٹیان آپکے سامنے لائی گئین اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکہی گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی اوسکو اپنے سامنے رکہا پھر دوسری روٹی لی اوسکو میرے سامنے رکہا پھر تیسری روٹی لی اُسکے دو ٹکڑے کیے آدہی اپنے سامنے رکہی اور آدہی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگون نے کہا نہین سرکہ ہے آپنے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے

باب اباحۃ اکل الثوم

لہسن کا کہانا درست ہے **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی وانہ بعث الی یوما بفضلۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسالتہ احرام ھو

قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھ کو بری معلوم ہوتی ہے میں نے کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے **عَنْ** شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ أَرْفَقُ فَقَالَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلْوِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ أَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْوَحْيِ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایکبار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے بعد اوس کے ابوایوب نے کہا آپ اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیچے کے مکان میں رہے تھے) ابوایوب نے کہا میں اوس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ سنکر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آرہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا کرتے تھے جب کھانا آپکے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد

اوسمین بچا ہوا کہانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچہتے آپ کی انگلیان کہانے کی کس جگہہ پر
لگی ہین وہین سے وہ کہاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کہانا پکایا جسمین لہسن تہی
جب کہانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچہا آپ کی انگلیان کہان لگی تہین لوگون نے کہا آپ نے
نہین کہایا یہ سُنکر ابو ایوب گہبرائے اور اوپر گئے اور پوچہا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہین
لیکن مجہے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی مجہے بہی بری معلوم ہوتی
ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتون کو لہسن کی
بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ کہانے)

باب اِکْرَامِ الضَّیْفِ مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ
وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ
كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ فَقَالَ مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ
رَحِمَهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ
لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ فَاِذَا دَخَلَ
ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰی
تُطْفِئِيْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجہے بڑی تکلیف ہے (کہانے
پینے کی) آپنے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بہیجا وہ بولی قسم اوس کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتہہ
بہیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچہہ نہین ہے پہر آپنے دوسری بی بی کے پاس بہیجا اوسنے بہی ایسا
ہی کہا یہانتک کہ سب عورتون نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچہ نہین سوا پانی کے آپنے فرمایا
کون اسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوسپر رحم کرے تب ایک انصاری اُٹہا اور کہنے لگا مین کرتا
ہون یا رسول اللہ پہر وہ اوسکو اپنے ٹہکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچہ ہے وہ بولی
کچہ نہین البتہ میرے بچون کا کہانا ہے انصاری نے کہا بچون کو کچہ بہلا کر دے اور جب ہمارا مہمان

اندرآوے توچراغ بجہاوے اور اُسکو ایسا دکہلا جیسے ہم کہا رہے ہین پہر وہ جب کہانے لگے توچراغ
پاس جا اور اُسکو بجہادے اوس نے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بہوکے بیٹہہ رہے اور مہمان نے کہا کہایا
جب صبح ہوئی تووہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے
تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتہہ کیا اس رات کو **ف** آپ کو سوئے غیر کو لذت
عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت
اور تری وَیُؤثِرُونَ عَلَی اَنفُسِہِم وَلَوکَانَ بِہِم خَصَاصَۃٌ اور بچون پر ایثار اُسوقت درست ہے جب بہوک
کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ اُنکو کہلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے **عن**
اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الاَنصَارِ بَاتَ بِہٖ ضَیفٌ وَلَم یَکُن عِندَہٗ اِلَّا
قُوتُہٗ وَقُوتُ صِبیَانِہٖ فَقَالَ لِامرَاَتِہٖ نَوِّمِی الصِّبیَۃَ وَاَطفِئِی السِّرَاجَ وَقَرِّبِی لِلضَّیفِ
مَاعِندَکِ قَالَ فَنَزَلَت ھٰذِہِ الاٰیَۃُ وَیُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِہِم وَلَو کَانَ بِہِم خَصَاصَۃٌ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچہ نہ تہا
سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کہانے کے اوس نے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلادے اور چراغ
بجہادے اور جو کچہ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکہدے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت
اوتری وَیُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِہِم وَلَوکَانَ بِہِم خَصَاصَۃٌ یعنے اپنی راحت پر دوسرون آرام کو مقدم کرتے
ہین گو خود محتاج ہون **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُولِ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِیُضَیِّفَہٗ فَلَم یَکُن عِندَہٗ مَا یُضَیِّفُہٗ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یُّضَیِّفُ ھٰذَا رَحِمَہُ
اللہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الاَنصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُو طَلحَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ فَانطَلَقَ بِہٖ اِلٰی
رَحلِہٖ وَسَاقَ الحَدِیثَ بِنَحوِ حَدِیثِ جَرِیرٍ وَذَکَرَ فِیہِ نُزُولَ الاٰیَۃِ کَمَا ذَکَرَہٗ وَکِیعٌ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا مہمان آپ پاس کچہ نہ تہا اوس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُس پر
رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابوطلحہ کہتے تہے مین کرتا ہون پہر وہ لے گیا اوسکو اپنے گہر اخیر
حدیث تک **عن** المِقدَادِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ اَقبَلتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِی وَقَد
ذَھَبَت اَسمَاعُنَا وَاَبصَارُنَا مِنَ الجَھدِ فَجَعَلنَا نَعرِضُ اَنفُسَنَا عَلٰی اَصحَابِ رَسُولِ اللہِ

صلى الله عليه وسلم فليس احد منهم يقبلنا فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق بنا الى اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل انسان منا نصيبه ونرفع للنبي صلى الله عليه وسلم نصيبه قال فيجيء من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان قال ثم ياتي المسجد فيصلي ثم ياتي شرابه فيشرب فاتاني الشيطان ذات ليلة وقد شربت نصيبي فقال محمد ياتي الانصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان وغلت في بطني وعلمت انه ليس اليها سبيل قال ندمني الشيطان فقال ويحك ما صنعت اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم فيجيء فلا يجده فيدعو عليك فتهلك فتذهب دنياك واخرتك وعلي شملة اذا وضعتها على قدمي خرج راسي واذا وضعتها على راسي خرج قدماي وجعل لا يجيئني النوم واما صاحباي فناما ولم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد فيه شيئا فرفع راسه الى السماء فقلت الان يدعو علي فاهلك فقال اللهم اطعم من اطعمني واسق من اسقاني قال فعمدت الى الشملة فشددتها علي واخذت الشفرة فانطلقت الى الاعنز ايها اسمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هي حافل واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لآل محمد صلى الله عليه وسلم ما كانوا يطمعون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علته رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فلما عرفت ان النبي صلى الله عليه وسلم قد روي واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امري كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما هذه الا رحمة من الله عز وجل افلا كنت آذنتني فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذي بعثك بالحق ما ابالي اذا اصبتها واصبتها معك من اصابها من الناس **ترجمہ** مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور میرے دو ساتھی آئے اور ہماری کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)

ہم اپنے تئیں پیش کرتے تہے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گہر لے گئے وہان تین بکریان تہین آپنے فرمایا انکا دودہ دوہو
ہم تم سب پیئین گے پہر ہم انکا دودہ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اُٹہا رکہتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسے آواز سے سلام
کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پہر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑہتے پہر اپنے
دودہ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجہکو بہکایا مین اپنا حصہ پی چکا تہا
شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفہ دیتے
ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گہونٹ دودہ کی کیا احتیاج
ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودہ پی گیا جب دودہ پیٹ مین سما گیا اور مجہے یقین ہوگیا کہ اب وہ
دودہ نہین ملنے کا اوسوقت شیطان نے مجہکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے
کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آوین گے اور دودہ کو نہ پاوینگے
پہر تجہہ پر بددعا کرینگے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑہے
تہا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کہل جاتا اور جب سر ڈہانپتا تو پاؤن کہلجاتے اور نیند
بہی مجہکو نہ آئی میرے ساتہی سوگئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تہا جو مین نے کیا تہا آخر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بعد
اوسکے دودہ کے پاس آئے برتن کہولا تو اُس مین کچہہ نہ تہا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹہایا
مین سمجہا اب آپ بددعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کہلا اوسکو جو
مجہکو کہلا دے اور پلا اوسکو جو مجہے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندہا اور
چہری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو ان مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکہا تو اوس کے تہن مین دودہ بہرا ہوا ہے پہر دیکہا تو اور بکریون کے
تہنون مین بہی دودہ بہرا ہوا ہے مین نے آپکے گہر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودہ
نہ دوہتے تہے (یعنے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تہے) اوس مین مین نے دودہ
دوہا یہانتک کہ اوپر پہین آگیا (اتنا بہت دودہ نکلا) اور اوسکو مین لیکر آیا آپ کے پاس آپنے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودہ رات کو پیا یا نہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وہ دودہ پیجیے آپ
نے پیا پہر مجہے دیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجیے آپ نے اور پیا پہر مجہے دیا جب مجکو
معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا مین نے لے لی اسوقت مین ہنسا یہانتک کہ خوشی
کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری
بات کی وہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور مین نے ایسا قصور کیا
آپ نے فرمایا اسوقت کا دودہ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تہی تو نے مجہہ سے پہلے
ہی کیون نہ کہا ہم اپنے دونون ساتہیون کو بہی جگا دیتے وہ بہی یہ دودہ پیتے مین نے عرض
کیا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بہیجا اب مجہکو کوئی پرواہ نہین جب مین نے خدا
کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتہہ حاصل کی تو کوئی بہی اسکو حاصل کرے **عن** سُلیمان
ابن المُغیرة بهذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی
الله تعالیٰ عنہما قال کُنّا مع النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثین ومائة فقال النبی
صلی الله علیه وسلم هل مع احد منکم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوه
فعجن ثم جاء رجل مشرک مُشعانّ طویل بغنم یسوقها فقال النبی صلی الله
علیه وسلم ابیع ام عطیة او قال ام هبة قال لا بل بیع فاشتری منه شاة فصنعت
وامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بسواد البطن ان یشوی قال وایم الله ما من
الثلاثین ومائة الا حزّ له رسول الله صلی الله علیه وسلم حزة من سواد بطنها
ان کان شاهدا اعطاه وان کان غائبا خبأ له قال فجعل قصعتین فاکلنا
منها اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملته علی البعیر او کما قال **ترجمہ**
عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایکسو تیس آدمی تہے
آپ نے فرمایا تمہارے پاس کہانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس
ایسا ہی پہر وہ سب گوندہا گیا بعد اوس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکہرے ہوئے تہے لنبا بکریان
لیکر ہانکتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یون ہی دیتا ہے اوس نے کہا نہین
بیچتا ہون آپ نے ایک بکری اوس سے خرید لی اسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اسکا کلیجہ بہوننے کا

راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سے تیس آدمیون میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے ایک ٹکڑا اوس کلیجی
مین سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تہا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکہہ چہوڑا اور سو دو پیالون مین آپ
نے گوشت نکالا پہر ہم سب نے اون مین سے کہایا اور سیر ہوگئے بلکہ پیالون مین کچہ بچ رہا اوسکو مین
نے لاد لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا اس حدیث مین آپ کے دو معجزے ہین ایک تو کلیجے مین برکت دوسرے
بکری مین برکت **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان اصحاب الصفۃ
کانوا اناسا فقراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ من کان عندہ طعام
اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس بسادس
او کما قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ جاء بثلاثۃ وانطلق نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بثلاثۃ قال فھو انا وابی وامی
ولا ادری ھل قال وامراتی وخادم بین بیتنا وبیت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ
قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امراتہ ما حبسک عن اضیافک
او قالت ضیفک قال او ما عشیتھم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیھم فغلبوھم
قال فذھبت انا فاختبات وقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لا ھنیئا وقال
واللہ لا اطعمہ ابدا قال فایم اللہ ما کنا ناخذ من لقمۃ الا ربا من اسفلھا
اکثر منھا قال حتی شبعوا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیھا ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ فاذا ھی کما ھی او اکثر قال لامراتہ یا اخت بنی فراس
ما ھذا قالت لا وقرۃ عینی لھی الآن اکثر منھا قبل ذلک بثلاث مرار قال فاکل
منھا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وقال انما کان ذلک من الشیطان یعنی یمینہ
ثم اکل منھا لقمۃ ثم حملھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحت عندہ
قال وکان بیننا وبین قوم عقد فمضی الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل
رجل منھم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل قال الا انہ بعث معھم فاکلوا

مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَىْ كَمَا قَالَ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیون کا کھانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوین یا چھٹے کو بھی لیجاوے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ
تین آدمیون کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیون کو لے گئے (آپ کے اہل وعیال
بھی دس کے قریب تھے، تو گویا آدھا کھانا مہمانون کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر مین مین
تھا اور میری باپ اور میری مان - راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے
اور ابو بکر دونون کے گھر مین تھا عبدالرحمن نے کہا ابو بکر نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہین ٹھہرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہین رہے یہانتک آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے
کے بعد جتنی اللہ تعالی کو منظور تھی ابو بکر گھر مین آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانون کو چھوڑکر
کہان رہ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم نے اُنکو کھانا نہین کھلایا اُنہون نے کہا
مہمانون نے نہین کھایا تمہارے آنے تک اور اُنہون نے مہمانون کے سامنے کھانا پیش کیا تھا
لیکن مہمان اُنپر غالب ہوئے نہ کھانے مین - عبدالرحمن نے کہا مین (ابو بکر کی خفگی کے ڈر سے)
چھپ گیا اُنہون نے مجکو پکارا ای سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجکو اور
مہمانون سی کہا کھاؤ ہر چند یہ کھانا خوشگوار نہین (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابو بکر نے کہا قسم خدا
کی مین نہین کھاؤن گا اسکو کبھی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اُٹھاتے نیچے سے اُتنا
ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ ہو
گیا ابو بکر نے اوس کھانے کو دیکھا تو وہ اُتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اونہون نے اپنی عورت
سے کہا ای بنی فراس کی بہن (اون کا نام اُم رومان تھا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہی
وہ بولی قسم میری آنکھون کی ٹھنڈک کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی
زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابو بکر نے اوس مین سے کھایا اور کہا یہ قسم
جو مین نے کھائی تھی شیطان کیطرف سے تھی (غصے مین) پھر ایک لقمہ اوس مین سے کھایا بعد

اوس کے وہ کہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے مین بہی صبح کو وہین تہا اور ہماری اور ایک قوم کے بیچ مین عقد تہا (یعنے اقرار تہا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے انسر بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تہے اللہ تعالی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تہے پہر وہ کہانا اون سب کے ساتھ کر دیا سب لوگون نے اُس مین سے کہایا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا لِي ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولَى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمَّى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اوترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا کرتے تہے وہ چلے اور مجہہ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن تم مہمانون کی خدمت کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کہانا لائے اونہون نے انکار کیا کہانے سے اور کہا جب تک گہر کے صاحب نہ آوین اور ہمارے ساتھہ نہ کہاوین ہم بہی نہین کہاوین گے مین نے اونکو

کہاؤن کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہاؤ گے تو مجھے ڈر ہے اون سے ایذا ہو مجھے کا اونہون نے نہ مانا جب
ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین اونہون نے کہا مین
تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تہا (عبد الرحمن نے کہا مین سرک گیا تہا اون کے سامنے سے) اونہون نے
پکارا عبد الرحمن مین سرک گیا پہر کہا اے نالائق مین تجہے قسم دیتا ہون اگر تو میرے آواز سنتا ہی
تو آ جب مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی پہر اکوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچہیے مین
اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہاوین گے جب تک آپ نہ آوین ابوبکر نے اُن
سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات
کہانا ہی نہ کہاؤن گا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاوین گے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی
قبول نہین کرتے پہر ابوبکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر
کہانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی
اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی
ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو اُن سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبد الرحمن
نے کہا مجہے خبر نہین ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو یعنے قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد توڑ کفارہ دینا
ضرور ہے

باب فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی
کرنے کی فضیلت

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون
کا کہانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ
يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ
وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن جریج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی
الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عن** جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طعام الرجل یکفی رجلین وطعام
رجلین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی ثمانیۃ **ترجمہ** اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ
کو **باب** المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن
ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یاکل فی
معی واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات
آنتون مین کھاتا ہے اور مومن ایک آنت مین کھاتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
دوسری روایت مین ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ
سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری
بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضون نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب
مین ہے اور طبیبون نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتین ہین ایک معدہ اور تین آنتین باریک
اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے
اور بعضون نے کہا سات آنتون سے سات بری صفتین مراد ہین حرص اور طمع اور امید اور فساد
اور حسد اور موٹاپا اور الیح وغیرہ انتہی مختصراً **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال رای ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسکینا فجعل یضع بین یدیہ و
یضع بین یدیہ قال فجعل یاکل اکلا کثیرا قال لا یدخلن ہذا علی فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء

ترجمہ نافع نے روایت کی عبد اللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے
وہ چلا کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب اونہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کھاتا ہے **عن** جابر و ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی
واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر ابن عمر **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ ان روایتون کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیف وہو کافر فامر لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابہا ثم اخری فشربہ ثم اخری فشربہ
حتی شرب حلاب سبع شیاہ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشاۃ فشرب حلابہا ثم امر باخری فلم یستتمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معی واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء **ترجمہ**
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اوسکی ضیافت
کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا
وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہوگیا پھر آپ نے
حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اوس نے اوسکا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین **باب**
لا یعیب الطعام کھانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہی
شیئا اکلہ وان کرہہ ترکہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو چھوڑ دیتے عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَشْتَھِہٖ سَکَتَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو گذرا

کِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّیْنَۃِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِیْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فِی الشُّرْبِ وَغَیْرِہٖ عَلَی الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْھِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْ یَاْکُلُ اَوْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ذِکْرُ الْاَکْلِ وَالذَّھَبِ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہے اور یہ دونون قول باطل ہین انتہے مختصرا **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو **باب** تَحْرِیْمِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **عن** مُعَاوِیَةَ ابْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِیْمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَیَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ **ترجمہ** معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانیکا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن مین پینے سے اور زین پوش ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر مین) اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونون ریشمی کپڑے ہین) **عن** أَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ یَذْکُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِی الْحَدِیْثِ وَجَعَلَ مَکَانَهُ وَإِنْشَادِ الضَّالِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گمی ہوئی چیز ڈھونڈنے کا ذکر

عن اشعث بن ابی الشعثاء بھذا الاسناد مثل حدیث زھیر و قال ابرار المقسم من غیر شک و زاد فی الحدیث و عن الشرب فی الفضۃ فانہ من شرب فیھا فی الدنیا لم یشرب فیھا فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اُس میں نہ پیے گا عن اشعث بن ابی الشعثاء باسنادھم ولم یذکر زیادۃ جریر و ابن مسھر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اشعث بن سلیم باسنادھم و معنی حدیثھم الا قولہ افشاء السلام فانہ قال بدلھا و رد السلام و قال نھانا عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب و خاتم الذھب من غیر شک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلّے سے عن اشعث ابن ابی الشعثاء باسنادھم و قال و افشاء السلام و خاتم الذھب من غیر شک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عکیم قال کنا مع حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ بالمدائن فاستسقی حذیفۃ فجاءہ دھقان بشراب فی اناء من فضۃ فرماہ و قال انی اخبرکم انی قد امرتہ ان لا یسقینی فیہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشربوا فی اناء الذھب و الفضۃ و لا تلبسوا الدیباج و الحریر فانہ لھم فی الدنیا و ھو لکم فی الاخرۃ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجکو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن عن عبد اللہ بن عکیم یقول کنا عند حذیفۃ بالمدائن فذکر نحوہ و لم یذکر فی الحدیث یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عکیم قال کنا مع حذیفۃ بالمدائن فذکر نحوہ و لم یقل یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال

شهدت حذيفة رضي الله تعالى عنه استسقى بالمدائن فأتاه إنسان بإناء من
فضة فذكر بمعنى حديث ابن عكيم عن حذيفة رضي الله تعالى عنه **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** شعبة بمثل حديث معاذ وإسناده ولم يذكر أحد منهم
في الحديث شهدت حذيفة غير معاذ وحده إنما قالوا إن حذيفة استسقى
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** حذيفة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله
عليه وسلم بمعنى حديث من ذكرنا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الرحمن
بن أبي ليلى قال استسقى حذيفة فسقاه مجوسي في إناء من فضة فقال إني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا في آنية
الذهب والفضة ولا تأكلوا في صحافها فإنها لهم في الدنيا **ترجمہ** عبدالرحمن
بن ابی لیلے سے روایت ہی حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی لایا چاندی کے
برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے مت
پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کہاؤ سونے اور
چاندی کی رکابیون مین کیونکہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین **عن** ابن عمر
أن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه رأى حلة سيراء عند باب المسجد فقال
يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد إذا قدموا عليك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة
ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم منها حلل فأعطى عمر منها حلة فقال
عمر رضي الله تعالى عنه يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت في حلة عطارد
ما قلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لم أكسكها لتلبسها فكساها عمر
أخا له مشركا بمكة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک ریشمی جوڑا دیکہا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے
دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کو آخرت
مین کچہ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپنے ایک جوڑا ان مین سے حضرت عمر کو دیا اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہین اور آپ ہی نے عطارد کے جوڑے مین ایسا فرمایا تہا (عطارد اُس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تہا) آپنے فرمایا مینے تجھے پہننے کے لیے نہین دیا ہے پہر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بہائی کو جو مشرک تہا مکہ مین دیدیا پہننے کو **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ جوڑا نرے ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس مین ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اُسکا پہننا حرام نہین ہے البتہ عورتون کو نرا ریشم بہی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بہی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عطارد التمیمی یقیم بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منھم فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یقیم حلۃ سیراء فلو اشتریتھا فلبستھا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستھا یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ واعطی علی بن ابی طالب حلۃ وقال شققھا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ یحملھا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بھذہ وقد قلت بالامس فی حلۃ عطارد ما قلت فقال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا ولکنی بعثت بھا الیک لتصیب بھا واما اسامۃ فراح فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی فانت بعثت الی بھا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسھا ولکنی بعثت بھا لتشققھا خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکہے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تہا جو بادشاہون کے پاس جایا کرتا اور اون سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اُسکو خرید لین اور جب عرب کے ایلچی آتے مین
اُسوقت پہنا کرین تو مناسب ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون اونہون نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا مین وہ پہنے گا جسکا آخرت مین حصہ
نہین پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پھاڑ کر اپنی عورتون کی
سربندہین بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھے
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب مین کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُنکو معلوم ہوگیا آپ ناراض ہین اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہین آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپ نے فرمایا مین نے اسلیے نہین بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر
اپنی عورتون کے سربندہین بنا دے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ
وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا
فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ
اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
مین بک رہا تھا اُنہون نے اوسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عیدین پہننے کے لیے اور جبوقت باہر والون کے گروہ آوین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوسکا لباس ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے
کو منظور تہا ٹہہرے رہے پہر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جبہ بہیجا دیباج
کا استبرق اور دیباج دونون ریشمی کپڑے ہین حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تو فرمایا تہا یہ اوسکا لباس ہے جسکا آخرت مین حصہ نہین
پہر آپ نے مجہے کیسے بہیجا آپنے فرمایا تو اوسکو بیچ ڈال اور اوسکی قیمت کام مین لا **عن** ابن شہاب
بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر ان عمر رای علی
رجل من عطارد قباء من دیباج او حریر فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اشتریتہ
فقال انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فاھدی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
حلۃ سیراء فارسل بھا الی قال قلت ارسلت بھا الی وقد سمعتک قلت فیھا ما قلت
قال انما بعثت بھا الیک لتستمتع بھا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد مین سے قبا پہنے دیکہا دیبا
کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپنے فرمایا یہہ
وہ پہنے گا جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ
آیا آپنے اوسکو میرے پاس بہیجدیا مین نے عرض کیا یہ جوڑا آپنے مجہے بہیجا اور مین تو سن چکا
ہون جو آپنے اوس کے باب مین فرمایا تہا آپنے فرمایا مین نے اس لیے بہیجا کہ تو اس سے فائدہ اوٹہاوے
(بہیجا ہے) **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان عمر رضی اللہ تعالے
عنہ رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انہ قال انما
بعثت بھا الیک لتنتفع بھا ولم ابعث بھا الیک لتلبسھا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس مین یہ ہے کہ مین نے تم کو اس لیے بہیجا کہ تم اس سے فائدہ اوٹہاؤ اور اسلیے نہین بہیجا کہ تم
پہنو **عن** یحیی بن ابی اسحاق قال قال لی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہما فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منہ فقال سمعت عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول رای عمر رضی اللہ تعالی عنہ علی رجل حلۃ
من استبرق فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیثھم غیر انہ

قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا ترجمہ یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور سخت اور سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اسلیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے عن عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ أَرْسَلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْأُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْأَبَدَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا مِيثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ فَهَذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجکو اسماء نے عبداللہ بن عمر کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنے سرخ ڈہڈہا تا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزوں کو جو تم کہتی ہو تو کیا حکم ہے اوس شخص کا جو ہمیشہ روزے رکھیگا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کو ریشمی نقشوں کا تو میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنیگا

جسکو آخرت مین حصہ نہین تو مجھے ڈر ہوا کہین نقش کپڑا ہی حریر نہ ہوا ور ارجوانی زین پوش تو خود
عبد اللہ کا زین پوش ارجوانی ہے یہ سب مین نے جاکر اسماء سے کہا اونہون نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پہر انہون نے ایک جبہ نکالا کالی چادرون کا اون کی کسروانی (منسوب
ہے طرف کسریٰ کی یعنے بادشاہ فارس کی) جسکا گریبان دیبا کا تہا اور اوس کے دامنون پر سنجاف
تہے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس تہا اون کی وفات تک جب وہ
مرگئین تو یہ جبہ مین نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تہے اب ہم اوسکو
دہو کر اسکا پانی بیمارون کو پلاتے ہین شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار اونگل تک درست
ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث مین آتا ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
يَخْطُبُ يَقُولُ أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ
فِي الْآخِرَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر خطبہ پڑہتے تہے اور کہتے تہے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ
اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے کیونکہ مین نے سنا حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے وہ کہتے تہے مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنیگا
وہ آخرت مین نہین پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اوسکے بعد
اجماع ہوگیا کہ ریشمی کپڑا عورتون کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور مین ہے کہ سونا اور حریر
حرام ہے میری امت کے مردون پر اور حلال ہے عورتون کے لیے انتہے مختصراً **عَنْ**
أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ
كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ
مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ
هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے ہمکو لکہا ہم آذربیجان مین تہے (وہ ایک ملک ہے ایران مین) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہی نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو اون کے ٹھکانوں مین جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے مین (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچا وے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے مگر اتنا اور اوٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا اونکو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہین لگا ہو تو درست ہی) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ **ترجمہ** ابو عثمان سے روایت ہی ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تہے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس میں لکھا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچہ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہی اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہین جتنے گھنڈیان ہوتی ہین طیالسہ کی پہر مین نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادرین ہین عرب کی) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہی ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان مین تہے عتبہ بن فرقد کے ساتھہ یا شام مین تہے اوس مین یہ لکھا تہا **اما بعد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے مین کہ مراد آپ کی نقش ہین عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ عُثْمَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ریشمی کپڑا ...

خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلاث او اربع **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہی حضرت عمر نے خطبہ پڑہا جابیہ مین (ایک مقام ہے) تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر **عن** قتادة بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج اهدي له ثم اوشك ان نزعه فارسل به الى عمر بن الخطاب فقيل قد اوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني عنه جبريل عليه الصلاة والسلام فجاءه عمر رضي الله تعالى عنه يبكي فقال يا رسول الله كرهت امرا واعطيتنيه فما لي فقال اني لم اعطكه لتلبسه انما اعطيتكه تبيعه فباعه بالفي درهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تہی آپکے پاس پہر آپنے اُسیوقت نکالڈالی اور حضرت عمر کو بہیجدی لوگون نے کہا آپنے تو ابہی نکالڈالی یا رسول اللہ آپنے فرمایا جبرئیل نے مجہکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپکے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپنے ناپسند کیا وہ مجکو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا مین نے تمکو پہننے کو نہین دی مین نے اس لیے دی کہ تم اوسکو بیچڈالو پہر حضرت عمر نے وہ دو ہزار درم کو بیچی **عن** علي رضي الله تعالى عنه قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فبعث بها الي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال اني لم ابعث بها اليك لتلبسها انما بعثت بها اليك لتشققها خمرا بين النساء **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجہے بہیجدیا مین نے اُسکو پہنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا آپ نے فرمایا مین نے تجہے اسلیے نہین بہیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بہیجا کہ پہاڑ کر اپنی عورتون کے سربند بنادے **عن** ابي عون بهذا الاسناد في حديث معاذ فامرني فاطرتها بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر فاطرتها بين نسائي ولم يذكر فامرني **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** علي رضي الله تعالى عنه ان اكيدر دومة اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فاعطاه عليا

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ اَبُوْ كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ
ترجمہ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپ نے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑ کر سربندہین بنا دے تینون فاطمہ
کے (ایک فاطمہ زہرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد
حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی ہو اللہ تعالے ان سب سے اور ہمارا حشر اُن کے
غلامون مین کرے) **ف** دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہان کے حاکم کو اکیدر
کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان
ہو کر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اُسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ
کی خلافت مین **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ فَشَقَقْتُهَا
بَيْنَ نِسَائِيْ **ترجمہ** امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا مین پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا پہر مین نے اُسکو پھاڑ کر
عورتونکو دے دیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ
قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو
ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر نے کہا آپ نے مجکو بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہین اس کے باب مین
آپ نے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ
الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا مین حریر پہنے گا وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا **عَنْ**
اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ

ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم قال لا ینبغی ھذا للمتقین ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں آپ نے اسکو پہنا اور نماز پڑہی اوس میں پھر نماز سے فارغ ہوکر اوسکو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اوسکو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں عن یزید بن ابی حبیب بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب اباحۃ لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوھا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی القمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما او وجع کان بھما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اسوجہ سے کہ انکو خارش ہوگئی تہی یا اور کچھ مرض تہا عن سعید بھذا الاسناد ولم یذکر فی السفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن ابن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے عن شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنھما شکوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القمل فرخص لھما فی قمص الحریر فی غزاۃ لھما ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے اون دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی جہاد کے سفر میں ف نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث اونپر حجت ہے باب النھی عن لبس الرجل الثوب المعصفر کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے عن

عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنہ قال رای رسول الله صلی الله
علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان هذه من ثیاب الکفار فلا تلبسها ترجمہ
عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسم کے رنگ کے دو
کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن عن یحیی بن ابی کثیر
بهذا الاسناد وقالا عن خالد بن معدان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنہ قال رای النبی صلی الله علیہ وسلم علی
ثوبین معصفرین فقال امک امرتک بهذا قلت اغسلهما قال بل احرقهما ترجمہ
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم مین رنگے ہوئے دو
کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری مان نے تجھے ایسا حکم دیا ہے مین نے کہا مین انکو دھو ڈالتا ہون آپنے
فرمایا جلادے انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم مین
رنگے ہوئے کپڑون مین تو جمہور علماء انکا پہننا مباح کہتے ہین اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک
کا یہی قول ہے اور بعضون نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثین شاید نہین پہنچین
ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب تم میرے قول
کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہو اور میرا قول چھوڑ دو انتہی مختصراً عن
علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم نهی عن لبس
القسی والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن فی الرکوع ترجمہ حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا
ہے) اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع مین قرآن
پڑھنے سے عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ یقول نهانی النبی
صلی الله علیہ وسلم عن القراءة وانا راکع وعن لبس الذهب والمعصفر ترجمہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع
مین قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے عن علی بن
ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ قال نهانی رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن التختم

بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ **ترجمہ**
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے مین قرارت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ یمن کی چادرون کی فضیلت **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوْ اَعْجَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تھا انہون نے کہا
یمن کی چادر (جو کاڑھی دار مخطط ہوتی ہے واقعہ مین یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ
عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس مین **عَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا
غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ **ترجمہ** ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس گیا انہون نے ایک موٹا تہ بند نکالا
جو یمن مین بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہین پھر قسم کھائی اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ان دونو کپڑون مین ہوئی **عَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ اِزَارًا غَلِيْظًا **ترجمہ** ابوبردہ سے
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل پیوند لگا ہوا
نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑون مین ہوئی **عَنْ** اَيُّوْبَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ اِزَارًا غَلِيْظًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین موٹا تہ بند مذکور ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویرین
بنی ہوئی تہین کالے بالون کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تہا اوس کے اندر
کہجور کی چہال بہری تہی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہونا جس پر آپ سوتے
تہے چمڑے کا تہا اوسکے اندر کہجور کی چہال بہری تہی **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ضِجَاعُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **بَابُ** جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ قالین یا سوزنیون کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا
قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا تونے سوزنیان بنائین مین نے کہا
ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب قریب ہوگی (جب ملک فتح ہوگئے اور مسلمان مالدار ہو
گئے پہر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَ
اَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِيْ نَمَطٌ فَاَنَا اَقُوْلُ نَحِّيْهِ
عَنِّيْ وَتَقُوْلُ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہی جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیان
ہین مین نے کہا ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب ہوجاوینگی جابر نے کہا میری بی بی کے
پاس ایک سوزنی ہے مین کہتا ہون دور کر اوسکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب سوزنیان ہونگی (تو جابر اوسکو دور کرتے تہے مکروہ جانکر کیونکہ وہ زینت ہی دنیا کی) **عَنْ** سُفْيَانَ

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ فَاِذَا سَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کراہت ما زاد علی
الحاجۃ من الفراش واللباس حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش للرجل
وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا
اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی
بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان اوپر جلوس کرے گا مقصود
حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بقصد کبر اور فخر ہو تو
حرام ہے **باب** تحریم جر الثوب خیلاء غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عن**
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ تعالیٰ الی من جر ثوبہ
خیلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور
سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل حدیث مالک وزاد فیہ یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذی یجر
ثیابہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثلہ غیر انہ قال ثیابہ
ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای
رجلا یجر ازارہ فقال ممن انت فانتسب لہ فاذا رجل من بنی لیث فعرفہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی

هَاتَيْنِ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْمَخِيْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں
نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اوس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اوسکو پہچانا تو کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے اندونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار
لٹکا دے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوس کیطرف نہ دیکھیگا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ يُوْنُسَ عَنْ
مُسْلِمٍ اَبِی الْحَسَنِ وَفِیْ رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ وَلَمْ يَقُوْلُوْا ثَوْبَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ اَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلٰی نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ
اَنْ يَّسْاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولے
تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں اون دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکا دے
اونہوں نے کہا میں سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوسکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِیْ اِزَارِیْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ
فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰی اَيْنَ فَقَالَ اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ **ترجمہ** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار
لٹک رہی تھی آپنے فرمایا اے عبداللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اوٹھا لی آپنے فرمایا اور اونچی
کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اوٹھاتا رہا یہانتک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہانتک اوٹھا دی
آپنے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عَنْ** مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَرَاٰی رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ
وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَی الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ جَاءَ الْاَمِيْرُ جَاءَ الْاَمِيْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا **ترجمہ** محمد بن زیاد سے روایت ہو مین نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا اونہون نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤن سے وہ امیر تہا بحرین پر اور کہتا تہا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہین دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان رضی اللہ تعالی عنہ یستخلف ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ وفی حدیث ابن مثنی کان ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یستخلف علی المدینۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسبال یعنے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب مین ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنون سے نیچے جائز نہین اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہی غرور سے لیکن عورتون کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونون نصف ساق تک ہون لیکن ٹخنون تک بہی جائز ہے

باب تحریم التبختر فی المشی مع اعجابہ بثیابہ

اکڑ کر چلنا حرام ہے یا کپڑون وغیرہ پر اترانا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی قد اعجبتہ جمتہ وبرداہ اذ خسف بہ الارض فھو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تہا وہ اپنے بالون اور چادر پر اترا رہا آخر زمین مین دہنسا یا گیا پہر وہ قیامت تک اوسی مین اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت مین ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت مین تہا) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی بردیہ قد اعجبتہ نفسہ فخسف اللہ بہ الارض فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیامۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑا رہا تہا چلنے مین اپنی دو چادرون مین اور اترا رہا تہا تو اللہ تعالی نے اسکو زمین مین دہنسا دیا پہر وہ قیامت تک اوسی مین گہستا چلا جاتا ہے

عن ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یتبختر فی بردین ثم ذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجلا ممن کان قبلکم یتبختر فی حلۃ ثم ذکر مثل حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین چادرون کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے باب تحریم خاتم الذہب علی الرجال سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن خاتم الذہب ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن مثنی قال سمعت النضر بن انس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من ذہب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ وقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ فقیل للرجل بعد ما ذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھہ مین آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم مین سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو اپنے ہاتھہ مین لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگون نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اوس سے نفع حاصل کر یعنے اوس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی مین اوسکو ہاتھہ نہین لگانے کا جبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع اس درجہ کو پہونچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا) عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطنع خاتما من ذہب فکان یجعل فصہ فی باطن کفہ اذا لبسہ فصنع الناس ثم انہ جلس علی المنبر فنزعہ

نقال انی کنت البس هذا الخاتم واجعل فصه من داخل فرمى به ثم قال واللہ لا البسه ابدا فنبذ الناس خواتیمھم ولفظ الحدیث لیحیی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تہا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکھتا پھر پھینکدیا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالیٰ کی اب میں اسکو کبھی نہیں پہنونگا یہ دیکھکر لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینکدین ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردون کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہ دونون مذہب باطل ہین عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث فی خاتم الذھب وزاد فی حدیث عقبۃ بن خالد وجعلہ فی یدہ الیمنی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھہ مین تھی ✦ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاتم الذھب نحو حدیث اللیث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ثم کان فی ید عمر رضی اللہ تعالی عنہ ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حتی وقع منہ فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ قال ابن نمیر حتی وقع فی بئر ولم یقل منہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپکے ہاتھہ مین تھی پھر ابوبکر کے ہاتھہ مین رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتھہ مین رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ مین رہی پھر اون کے ہاتھہ سے اریس کے کنوے مین گرگئے اوس انگوٹھی کا نقش یہ تہا محمد رسول اللہ ف جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اوسی زمانہ سے خلافت مین خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہوا اور نقش مین اللہ کا نام لکہنا بعضون نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

۱ النووی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال اتخذ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما من ذهب ثم القاه ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیه محمد رسول الله وقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی هذا وکان اذا لبسه جعل فصه مما یلی بطن کفه وهو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اوسکو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اور اوس پر کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کرادے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کو ہاتھ سے بیر اریس میں گر گئی عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم اتخذ خاتما من فضة ونقش فیه محمد رسول الله وقال للناس انی اتخذت خاتما من فضة ونقشت فیه محمد رسول الله فلا ینقش احد علی نقشه ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی چاندی کی اور اسمیں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر میں یہ نہ کھدوادے عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر فی الحدیث محمد رسول الله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال لما اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکتب الی الروم قال قالوا انهم لا یقرؤن کتابا الا مختوما قال فاتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من فضة کانی انظر الی بیاضه فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم نقشه محمد رسول الله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اوس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اور اوس پر نقش تھا محمد رسول اللہ عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل له ان العجم لا

فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا مین اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکھتا پھر پھینک دیا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالیٰ کی اب مین اسکو کبھی نہین پہنونگا یہ دیکھکر لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیان پھینک دین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردون کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہ دونون مذہب باطل ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ خَاتَمِ الذَّهَبِ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهٗ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ مین تھی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَتّٰی وَقَعَ مِنْهُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَتّٰی وَقَعَ فِی بِئْرٍ وَلَمْ یَقُلْ مِنْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپکے ہاتھ مین تھی پھر ابوبکر کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر اون کے ہاتھ سے اریس کے کنوے مین گر گئی اوس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اوسی زمانہ سے خلافت مین خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش مین اللہ کا نام لکھنا بعضون نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

النووی، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خاتما من ذھب ثم القاہ ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیہ محمد رسول
اللہ وقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی ھذا وکان اذا لبسہ جعل فصہ مما یلی
بطن کفہ وھو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی ہے اوسکو
پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اوسپر کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ نہ
کراوے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے
بیر اریس مین گر گئی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال للناس انی اتخذت
خاتما من فضۃ ونقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقش احد علی نقشہ ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی
چاندی کی اور اسمین کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی
کی اور اس مین محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر مین یہ نہ کھداوے عن انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا ولم یذکر فی الحدیث محمد
رسول اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قال قالوا انہم
لا یقرؤن کتابا الا مختوما قال فاتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما
من فضۃ کانی انظر الی بیاضہ فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقشہ
محمد رسول اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگون نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہین پڑھتے ہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون آپ
کے ہاتھ مین اوسپر نقش تھا محمد رسول اللہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل لہ ان العجم لا

يَقْبَلُونَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِي يَدِهٖ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو پھر آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپکے ہاتھ میں اوسکی سفیدی دیکھ رہا ہوں عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسری (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو آخر آپنے انگشتری بنوائی جسکا حلقہ چاندی کا تھا اور اوسمیں نقش تھا محمد رسول اللہ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں پھر آپنے اپنی انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اُتار کر پھینک دیں (یعنے سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ حبشے تھا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنے سیاہ عقیق کا) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی۔ داہنے ہاتھ میں اور اسکا نگینہ آپ اندر کو ہتھیلی کیطرف رکھتے عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو تبلایا (یعنے چھنگلیا کو) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ اَوِ الَّتِيْ تَلِيْهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِيْ اَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِيْ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيْهَا شِبْهُ كَذَا وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْاُرْجُوَانِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نرہا کونسی وہ انگلی بتلائی (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطی کو تبلایا یا وسطے اور اُس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے اونہوں نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں دھاریدار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاوون پر بچھاتیں ہیں اپنے خاوندوں کے لیے جیسے ارغوانی چادریں عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى اَوْ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعِیْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ اَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْهَا **ترجمہ** ابو بردہ سے
روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی
مین یا اس انگلی مین انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی انگلی
کیطرف کیونکہ یہ انگلیان ہر کام مین شریک رہتی ہین اور انگوٹھی سے حرج ہوگا البتہ چہنگلیا الگ رہتی
ہے اوسی مین انگوٹھی پہننا بہتر ہے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائین
دونون ہاتھ مین پہننا جائز ہے اور کسی مین کراہت نہین لیکن افضل کیا ہے اوس مین اختلاف ہے

باب استحباب لبس النعال جوتی پہننا مستحب ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزوناها یقول استکثروا من النعال
فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر مین جسمین ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیان
بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے یعنے مثل سوار کے پاؤن کو تکلیف نہین پہنچتی

باب استحباب لبس النعال فی الیمنی اولا والخلع من الیسری اولا وکراهة
المشی فی نعل واحدة پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایان اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا
مکروہ ہے **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع فلیبدأ بالشمال ولینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے
پاؤن سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائین سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونون کو پہنے یا
دونون اتار ڈالے **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یمش احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے
ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے ورنہ پاؤن مین موچ آجانے کا احتمال
ہے اور بد نماہی ہے **عن** ابی رزین قال خرج الینا ابو هریرة رضی اللہ تعالی
عنہ فضرب بیده علی جبهته فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَھْتَدُوْا وَاَضِلُّ اَلَا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا

ترجمہ ابو رزین سے روایت ہو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ مین جھوٹ بولتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور مین گمراہ ہون خبردار رہو مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جبتک اسکو درست نہ کرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَی الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **باب** النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے مین احتباء کرنا منع ہے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائین ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے

ف جسکو عرب مین اشتمال صماء کہتے ہین یعنے کسی طرف سے کپڑا اُٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین آدمی مثل قیدی کے ہو جاتا ہے اور کپڑا پھینکنا اوڑھانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہو جاتا ہے **ف** یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتباء کہتے ہین یہ ایک کپڑے مین منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہون یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَۃٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اُسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھہ سے نہ کہاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ
مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اسکے معنے اوپر بیان ہو چکے) عن جابر رضی اللہ
تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی
ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظھرہ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور
گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاؤن دوسرے پر رکہنے سے چت لیٹ کر کیونکہ ستر
کہلنے کا ڈر ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما یحدث ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمش فی نعل واحدۃ ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل
بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتی مین اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک
تہبند مین اور مت کہا بائین ہاتھہ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکہ اپنا ایک پاؤن دوسرے پر چت لیٹ کر (یہ اسی صورت
مین ہے جب تہبند باندہے ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کہلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کہلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ
پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤن دوسرے پر رکہنا درست ہے اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم
مین سے چت نہ لیٹے ایک پاؤن دوسرے پر رکہکر عن عباد بن تمیم عن عمہ رضی اللہ
تعالی عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی
رجلیہ علی الاخری ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا
اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن دوسرے
پر رکہے ہوئے عن الزھری بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب نھی الرجل عن التزعفر مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا
ہوا کپڑا پہننا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہی عن التزعفر قال قتیبة قال حماد یعنی للرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنے مردون کو عن انس رضی
اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل ترجمہ انس بن مالک سے
منع کیا آپ نے مرد کو زعفران کے رنگ سے **باب** استحباب خضاب الشیب ترجمہ سپید
بالون پر خضاب کرنا مستحب ہے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی بابی قحافة او جاء عام
الفتح او یوم الفتح ورأسه ولحيته مثل الثغام او الثغامة فأمر او فأمر به الی نسائه قال
غيروا هذا بشيء ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ
فتح ہوا آئے انکا سر اور انکی ڈاڑھی ثغامہ کیطرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھانس ہے سفید) آپ
نے اونکی عورتون کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے عن جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ قال اتی بابی قحافة یوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالثغامة
بياضا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے عن ابی هريرة رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری
خضاب نہین کرتے تو تم انکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کیا کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ
کی عادات اور لباس اور وضع مین حتے المقدور کافرون کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک
قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکہنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ
نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنین اور اندا و ہند اون کی وضع
اور روش اختیار کرین۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے اون لوگون کا جو نصاری کی تقلید لباس اور
وضع مین جائز خیال کرتے ہین **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے انکا
نام عثمان تہا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب
عورت اور مرد دونون کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضون کے نزدیک
مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہین خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بہی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بہی کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم انتہے مختصرا

باب تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ جانور کی صورت بنانا حرام ہے

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا فَقَالَتْ وَاللهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنیکا ایک وقت مین پہر وہ وقت آگیا اور جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مبارک مین ایک لکڑی تہی آپنے اُسے پہینک دیا اور فرمایا اللہ تعالی اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پہر آپنے ادہر اودہر دیکھا تو ایک پلّہ کتے کا تخت کے تلے دکہلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلّہ کب آیا اسجگہہ اُنہون نے کہا قسم خدا کی مجہکو خبر نہین پہر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے مجہہ سے وعدہ کیا تہا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹہا تہا لیکن تم نہین آئے اونہون نے کہا یہ کتا تمہارے گہر مین تہا اوسنے مجہکو روک رکہا تہا ہم اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا روپیہ یا اشرفی مین یا پیسہ مین یا برتن مین یا دیوار مین البتہ درخت یا پالان یا اُن چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو

ذلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پر ہو جیسے بچہونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام
نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بہی فرشتے گہر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے
نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف
نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اوسکا رکہنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اوسپر بے سایہ تصویرین تہین اور احادیث مطلق ہین
اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون
کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر
جو سایہ دار ہون اور آنکا توڑنا واجب ہے قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڑیان مستثنی ہین
اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیون کا بہی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکہا ہے اور
بعضون نے کہا کہ گڑیون سے کہیلنے کی بہی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی واللہ اعلم انتہے عن
ابن ابی حازم بہذا الاسناد ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطولہ کتطویل ابن ابی حازم ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک
منذ الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام
کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ام واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط
لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل
علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل
ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر
ترجمہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور
وسمہ سے اور زعفران سے بہی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بہی کیا ہے اون مین سے
ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضے اللہ عنہم
انتہے مختصرا

باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان
جانور کی صورت بنانا حرام ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ساعۃ یاتیہ فیہا فجاءت تلک الساعۃ ولم یاتہ وفی یدہ عصا فالقاہا من یدہ وقال ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریرہ فقال یا عائشۃ متی دخل ہذا الکلب ہہنا فقالت واللہ ما دریت فامر بہ فاخرج فجاء جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آنیکا ایک وقت مین پہر وہ وقت آگیا اور جبریل علیہ السلام نہ آئے اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاتہہ مبارک مین ایک لکڑی تہی آپنے اُسے پہینک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف
نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پہر آپنے ادہر اودہر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے
دکہلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا اسجگہہ اُنہون نے کہا قسم خدا کی مجہکو خبر نہین پہر آپ نے
حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تمنے مجہہ سے وعدہ کیا تہا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹہا تہا لیکن تم نہین آئے اونہون نے
کہا یہ کتا تمہارے گہر مین تہا اوسنے مجہکو روک رکہا تہا ہم اوس گہر مین نہین جاتے جسکے اندر کتا
ہو یا صورت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ
ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا روپیہ یا اشرفی مین یا پیسہ مین یا برتن مین یا دیوار مین
البتہ درخت یا پالان یا اُن چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین
تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ پہ ہو جو

ذلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام
نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بہی فرشتے گہر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے
نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علما صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف
نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اوسکا رکہنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اوسپر بے سایہ تصویرین تہین اور احادیث مطلق ہین
اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون
کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر
جو سایہ دار ہون اور اوسکا توڑنا واجب ہے قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڑیان مستثنی ہین
اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیون کا بہی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکہا ہے اور
بعضون نے کہا کہ گڑیون سے کہیلنے کی بہی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہوگئی واللہ اعلم انتہے عن
ابی حازم بہذا الاسناد ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطولہ کتطویل ابن ابی حازم ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عن میمونۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک
منذ الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام
کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط
لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل
علیہ الصلوۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل
ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر
ترجمہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن

صبحکو اوٹہو چپ چپ رہبیکو کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آج مین نے آپ کی
شکل ایسی دیکہی کہ ویسی آج تک نہین دیکہی تہی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے مجہہ
سے وعدہ کیا تہا اس رات ملنے کا مگر نہین ملے اور انہون نے کبہی وعدہ خلاف نہین کیا قسم
خدا کی میمونہ نے کہا پہر سارے دن آپ اسیطرح رہے بعد اس کے آپکے دل مین خیال آیا ایک
کتے کے بچے کا جو ہماری ڈیرے مین تہا وہ نکالکر باہر کیا گیا پہر آپ نے پانی لیا اور جہان وہ کتا
بیٹہا تہا وہان پانی چہڑک دیا جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آئے آپنے فرمایا
تم نے مجہہ سے وعدہ کیا تہا گذشتہ رات کو آنیکا اونہون نے کہا ہان لیکن ہم اوس گہر مین نہین
جاتے جس مین کتا ہو یا صورت پہر اوسکی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتون کے قتل
کا یہانتک کہ آپ نے چہوٹے باغ کا بہی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چہوڑ دیا **ف**
کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ
سے نہین آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہین لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتہہ رہتے ہین اور
ہر جگہہ جاتے ہین کیونکہ وہ اعمال کو لکہتے ہین اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے
شکاری کتا یا کہیت کا وہ فرشتون کو نہین روکتا انتہے مختصرًا) **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ
وَّلَا صُوْرَةٌ **ترجمہ** ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا یا صورت ہو **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ
بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَذِکْرِ الْاَخْبَارِ فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ
اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰی بَابِهٖ سِتْرٌ فِیْهِ صُوْرَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ
رَبِیْبِ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوَرِ یَوْمَ

الأوّل فقال عبيد الله ألم تسمعه حين قال إلا رقمًا في ثوب **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر صورت ہو بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم اون کی بیمار پرسی کو گئے اور اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جس پر صورت تھی میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے صورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے صورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہیں سنا تھا زید نے یہی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں **عن** أبي طلحة رضي الله تعالى عنه أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال لا تدخل الملائكة بيتًا فيه صورة قال بسر فمرض زيد بن خالد فعدناه فإذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت لعبيد الله الخولاني ألم يحدّثنا في التصاوير فقال إنّه قال إلا رقمًا في ثوب ألم تسمعه قلت لا قال بلى قد ذكر ذلك **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم اون کے پوچھنے کو گئے اون کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس میں تصویریں بنی تھیں میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں انہوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر میں نے کہا میں نے نہیں سنا انہوں نے کہا زید نے یہ کہا تھا **عن** أبي طلحة الأنصاري قال سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول لا تدخل الملائكة بيتًا فيه كلب ولا تماثيل قال فأتيت عائشة رضي الله تعالى عنها فقلت إنّ هذا يخبرني أنّ النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال لا تدخل الملائكة بيتًا فيه كلب ولا تماثيل فهل سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ذكر ذلك فقالت لا ولكن سأحدّثكم ما رأيته فعل رأيته خرج في غزاته فأخذت نمطًا فسترته على الباب فلمّا قدم فرأى النمط عرفت الكراهية في وجهه فجذبه حتّى هتكه أو قطعه وقال إنّ الله لم يأمرنا أن نكسو الحجارة والطين قال فقطعنا منه

وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ **ترجمہ** ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے فرشتے اُس گہر مین نہین
جاتے جسکے اندر کتا ہو یا تصویرین ہون۔ زید نے کہا مین یہ سُنکر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابوطلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہین تم نے بہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اونہون نے کہا نہین مین نے جو دیکہا ہے وہ تجہ سے بیان کرتی ہون
ایکبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو مین نے ایک چادر لیا اور اُسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ
لوٹکر آئے اور چادر دیکہا آپ کو برا معلوم ہوا آپنے اُسکو کہینچا یہانتک کہ پہاڑ ڈالا یا کاٹ
ڈالا اُسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو حکم نہین دیا پتہر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پہر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور اُن کے اندر
کہجور کی چہال بہری آپنے اوسپر عیب نہین کیا **ف** اُس چادر پر تصویرین تہین گہوڑون
کی جیسے دوسرے روایت مین ہے اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا پہنانا منع
ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہین ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے **عن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ
اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ
ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا۔

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی ہمارے پاس ایک پردہ
تہا اوس مین پرندہ کی تصویر بنی تہی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب مین اندر آتا اور اسکو دیکہتا ہون تو دنیا یاد آتی ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تہی جسپر ریشمی بیل
تہی ہم اوسکو پہنا کرتے **عن** ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ
الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيْهِ يُرِيْدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ

الاجنحة فامرني فنزعته ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس
پر پردار گھوڑوں کی صورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اوسکو توڑ ڈالا عن وكيع كلهم
بهذا الاسناد وليس في حديث عبدة قدم من سفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
متسترة بقرام فيه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه ثم قال ان من
اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون بخلق الله عز وجل ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور
میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لیکر
پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالی کی مخلوق
کی صورت بناتے ہیں عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم دخل عليها بمثل حديث ابراهيم بن سعد غير انه قال ثم اهوى
الى القرام فهتكه بيده ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھک کر پردے کی طرف
اور اسکو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا عن الزهري بهذا الاسناد وفي حديثهما ان اشد
الناس عذابا لم يذكرا من ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشة رضي الله تعالى
عنها تقول دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سترت سهوة لي بقرام
فيه تماثيل فلما رآه هتكه وتلون وجهه وقال يا عائشة اشد الناس عذابا عند الله
يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله قالت عائشة رضي الله تعالى عنها
فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتين ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق
یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اسکو پھاڑ
ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا ای عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضی

نے کہا میں نے اُسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّهٗ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ قَالَتْ فَاَخَّرْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ وَسَائِدَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا پاس ایک کپڑا تہا جس مین تصویرین تہین وہ ایک طاق پر لٹکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اودہر نماز پڑہتے تہے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا مین نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور مین نے ایک پردہ لٹکایا تہا جس مین تصویرین تہین آپ نے اُسکو سرکا دیا مین نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهٗ
قَالَتْ فَقَطَعْتُهٗ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ
مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ
لٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهٗ يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے اونہون نے ایک پردہ لٹکایا جسمین تصویرین تہین تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا
مین نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس مین اُس وقت جسکا نام ربیعہ بن عطا تہا تمنے
نہین سُنا ابو محمد سے وہ کہتے تہے حضرت عائشہ کہتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن تکیون
پر آرام کرتے تہے ابن قاسم نے کہا نہین لیکن مین نے قاسم بن محمد سے سُنا **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ عُرِفَتْ فِيْ وَجْهِهٖ

الکراھیۃ فقالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ فماذا اذنبت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ فقالت اشتریتھا لک تقعد علیھا و
توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون
ویقال لھم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملئکۃ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اسہ تعالی عنہا سے روایت ہی انہون نے ایک تو شک خریدی
جس مین تصویرین تہین جب رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو آپ دروازے پر کہڑے
ہو رہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے مین نے کہا یا رسول
اسہ مین توبہ کرتی ہون اسہ تعالے اور اوس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
یہ توشک کیسی ہے مین نے کہا اسکو مین نے خریدا ہے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
نے فرمایا جنہون نے یہ تصویرین بنائین اونکو عذاب ہوگا اور اون سے کہا جاوے گا ان مین جان
ڈالو پہر فرمایا جس گھر مین تصویرین ہون وہان فرشتے نہین آتے **عن** عائشۃ بھذا
الحدیث وبعضھم اتم حدیثا لہ من بعض وزاد فی حدیث ابن اخی الماجشون قالت
فاخذتہ فجعلتہ مرفقتین فکان یرتفق بھما فی البیت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ مین نے اوس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ اون پر تکیہ لگاتے گھر مین **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصنعون
الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم **ترجمہ** عبداسہ بن عمر رضی
اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مورتین بناتے ہین
اونکو قیامت مین عذاب ہوگا اون سے کہا جاوے گا جلاؤ انکو جنکو تمنے بنایا **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ولم یذکر الاشج ان
ترجمہ عبداسہ بن مسعود رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانیوالوں کو ہوگا **عن** الاعمش بھذا الاسناد
وفی روایۃ یحیی وابی کریب عن ابی معاویۃ ان من اشد اھل النار یوم القیمۃ
عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
مسلم بن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیہ تماثیل مریم فقال مسروق ھذا
تماثیل کسری فقلت لا ھذہ تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد
الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون **ترجمہ** مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے
ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں مسروق نے کہا یہ کسرے (بادشاہ ایران) کی تصویریں
ہیں میں نے کہا نہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں مسروق نے کہا میں نے عبد اللہ بن
مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاء رجل
الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فافتنی فیھا
فقال لہ ادن منی فدنا منہ ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یدہ علی راسہ قال انبئک بما سمعت من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور
فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبہ فی جھنم وقال ان کنت لا بد فاعلا
فاصنع الشجر وما لا نفس لہ فاقر بہ نصر بن علی **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور
کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے تب ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آؤ وہ پاس گیا پھر انہوں نے کہا پاس آؤ اور پاس گیا یہانتک کہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا ہاتھ اوس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں
وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک تصویر بنانیوالا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے
گا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر تو بنایا ہی

بناتا ہے تو وہ جنت کی بو اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عن** النضر بن انس بن مالك رضي الله
تعالى عنه قال كنت جالسا عند ابن عباس رضي الله تعالى عنه فجعل يفتي ولا يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى سأله رجل فقال اني رجل اصور هذه الصورة
فقال له ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ادنه فدنا الرجل فقال ابن عباس رضي
الله تعالى عنهما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة في الدنيا
كلف ان ينفخ فيها الروح يوم القيمة وليس بنافخ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت
ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے
یہانتک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آ وہ
پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بناوے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے
کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عن** النضر بن انس رضي الله تعالى عنه ان رجلا اتى
ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي زرعة رضي الله تعالى عنه قال دخلت مع ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه في دار مروان فرأى فيها تصاوير فقال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل ومن اظلم ممن ذهب يخلق خلقا كخلقي
فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے میں
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابو ہریرہ رض
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس سے
زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی
یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عن** ابي زرعة قال دخلت انا وابو هريرة رضي الله
تعالى عنه دارا تبنى بالمدينة لسعيد او لمروان قال فرأى مصورا يصور في
الدار فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يذكر او ليخلقوا
شعيرة **ترجمہ** ابو زرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور ابو ہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہا تہا مدینہ مین سعید کا یا مروان کا وہان ایک مصور کو دیکہا جو گہر مین تصویرین بنا رہا تہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا دیا ہی جیسا اوپر گزرا اسمین جو کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سو روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جس مین مورتین ہون **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر مین گہنٹا اور کتا رکہنے کی کراہت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتہہ نہین رہتے اون مسافرون کے جن کے ساتہہ گہنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گہنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے) **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہنٹا شیطان کا باجا ہے **باب** كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِیْ رَقَبَةِ الْبَعِیْرِ تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت **ف** نووی نے کہا لوگون کی عادت تہی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالتے آپ نے یہ موقوف کردیا اسوجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہین رکتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہی یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے **عَنْ** اَبِیْ بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ لَا تَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ **ترجمہ** ابو بشیر انصاری سو روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے سفر مین تو آپ نے ایک پیام پہونچانے والے کو بہیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا میرا

سمجھتا ہون لوگ اوس وقت اپنی سونے کی مقامون مین تہے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے مین
تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر
لگنے کے خیال سے ڈالتے تہے **باب** النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ
فِيهِ جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر
داغ دینے سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ **ترجمہ** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدہا گذرا
جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اسکو داغا **عن** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُومَ
الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ
فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے
اسکو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے
پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدہے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھون پر اور سب سے پہلے
آپ ہی نے پٹھون پر داغا **باب** جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ سوا آدمی کے
جانور کو داغ دینا درست ہے **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى
تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ
وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ **ترجمہ** حضرت
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم جنین تو مجھ سے کہا اے انس اس بچہ

کو دیکھتا رہ یہ کچھ کہانے نہ پاوے جب تک تو اسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا
اور آپ کچھ چابا کر اوس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پہر مین صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ مین تہے
اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑہی تہی داغ دے رہے تہے اون اونٹون
پر جو فتح مین آپ پاس آئے تہے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین
منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیہ کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابوحنیفہ
کے نزدیک مکروہ ہے اور اون پر یہ حدیثین حجت ہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ یحدث ان امہ حین ولدت انطلقوا بالصبی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یحنکہ قال فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبۃ واکثر
علمی انہ قال فی آذانہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی مان جب جنین تو انہون نے
کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے موہنہ مین کچھ ڈالین گے
مین نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تہے داغ دے رہے تہے اون کے
کانون مین **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ یقول دخلنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مربدا وھو یسم غنما قال احسبہ قال فی آذانہا **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
تہان مین آپ داغ دے رہے تہے بکریون کے کانون پر **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت
فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیسم وھو یسم ابل الصدقۃ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مبارک
مین داغ کا ہتیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹون پر داغ دے رہے تہے **باب**
کراھیۃ القزع قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تہوڑا سر منڈانا
تہوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اوس صورت مین جب علاج کے لیے ہو اور
کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز رکہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے انتہے

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن
القزع قال قلت لنافع وما القزع قال يحلق بعض راس الصبي ويترك بعض ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں
نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے اونہوں نے کہا بچے کا کچھ سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا عن عبيد الله
بهذا الاسناد وجعل التفسير في حديث ابي اسامة من قول عبيد الله ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن عبيد الله مثله والحقا التفسير في الحديث عن ابن عمر
رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔

باب النهي عن الجلوس في الطرقات رستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم
والجلوس في الطرقات قالوا يا رسول الله ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فيها قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا
وما حقه قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن
المنكر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو
تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں
کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور راہ میں
ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع
کرنا عن زيد بن اسلم بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة و
والمتفلجات والمغيرات خلق الله بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور
منہ کی رویئں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنا حرام
ہے

عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنهما قالت جاءت امراة الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان لي ابنة عريسا اصابتها حصبة فتمرق

شَعْرَهَا أَفَأَصِلُهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **ف** ظاہر حدیث سو اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضون نے جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے **عَنْ** هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَهَاهَا **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اُس کے بال گر گئے ہین اور اُسکا خاوند بالون کو پسند کرتا ہے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اُسکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگون نے قصد کیا اون مین جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا مین جوڑ لگادون اُسکے
بالون مین آپ نے فرمایا لعنت ہی جوڑ لگانیوالیون پر **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ
لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ **ترجمہ** اسمین ٹانکنے والیون پر لعنت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ
الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ
تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ
وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ
مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ
لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَقَالَتِ
الْمَرْاَةُ فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ
فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ
اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لعنت کی
اللہ نے گودنے والیون اور گدانے والیون پر اور مُنہ کے بال نکالنے والیون پر اور نکلوانے والیون
پر اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہون) اللہ کی
خلقت بدلنے والیون پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام ام یعقوب تھا وہ
قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت
کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اُکھاڑنے اور اوکھڑوانے اور دانتون کو کشادہ کرنے اور
اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیون پر عبداللہ نے کہا مین کیون لعنت نہ کرون اوسپر جسپر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں نے تو دونوں جلدوں میں جسقدر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا عبد اللہ نے کہا اگر تو پڑھتی تو ملتا جاہیے تہا غور کرکے تو تجکو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تمکو بتلاوے وہ لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بہی کرتی ہے عبد اللہ نے کہا جا دیکھ وہ گئی اور انکی عورت کے پاس تو کچھ نپایا پہر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی انمیں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نکرتے **عن** منصور بھذا الاسناد بمعنی حدیث جریر غیر ان فی حدیث سفیان الواشمات والمتوشمات وفی حدیث مفضل الواشمات والموشومات **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** منصور بھذا الاسناد الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجردا عن سائر القصۃ من ذکر ام یعقوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول زجر النبی صلعم ان تصل المرأۃ برأسھا شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑا لگانے سے **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان عام حج وھو علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی فقال یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساؤھم **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا منع کرتے تھے اس سے یعنی جوڑا لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئیں تو لڑائی سے دل چرانے لگے **عن** الزھری بمثل حدیث مالک غیر ان فی حدیث معمر انما عذب بنو اسرائیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب قال قدم معاویۃ المدینۃ فخطبنا واخرج کبۃ من شعر فقال ما کنت اری ان احدا یفعلہ الا الیھود ان رسول اللہ صلعم بلغہ فسماہ الزور **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہمکو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا اور کہا میں سمجھتا تہا یہ کام کوئی نکریگا سوا یہود کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے یعنی مکاری اور دغابازی **عن** سعید بن المسیب ان معاویۃ قال ذات یوم انکم قد احدثتم زی سوء ان نبی اللہ صلعم نھی عن الزور قال وجاء رجل بعصا علی راسھا خرقۃ قال معاویۃ الا وھذا الزور قال قتادۃ یعنی ما یکثر بہ النساء اشعارھن من الخرق **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایکدن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا بندہ سے ایک شخص آیا ایک لکڑی لیکر اوسکی نوک پر چیتھڑا لگا تہا معاویہ نے کہا یہی زور ہی قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتین چیتھڑی لگاکر اپنے بال بہت کرتی ہین **باب** النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ اون عورتونکا بیان جو پہنی ہین لیکن ننگی ہین آپ ہی سیدہ راہ سے گر گئین خاوند کو بہی موڑ دیتی ہین

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکھا ایک تو وہ لوگ جنکی پاس کوڑی ہین بیلون کی دمونکیطرح لوگونکو اوس سے مارتے ہین دوسری وہ عورتین جو پہنی ہین مگر ننگی ہین یعنے ستر کے لائق اعضا کہلے ہین جیسے حیدرآباد مین عورتونکے سر اور پیٹ اور پاؤن کہلے رہتی ہین یا کپڑے ایسے باریک پہنتی ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین اسیدہی راہ سے ہٹکانیوالی خود ہٹکنے والی اونکے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جہکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اوسکی خوشبو بہی انکو نہ ملیگی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے **باب** النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اوسکو ہی کہنے کی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُوْلُ اِنَّ زَوْجِيْ اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت سے) کہون کہ خاوند نے مجہے وہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپنے فرمایا جو کہے فلان چیز میرے پاس ہے لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنیکو غرور سے اور وہ اوسکے پاس نہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کو دو کپڑے پہنے **عَنْ** اَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ **ترجمہ** اسما سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجہکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکی دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے مجہے یہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپنے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہنے اور اسپنے شیخ اللہ متقی نے بتلایا حالانکہ اصل مین دنیا دار فریبی ہے لاحول ولا قوة الا باللہ)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب الآداب

کتاب آداب کے بیان مین

باب النھی عن التکنی بابی القاسم وبیان مایستحب من الاسماء ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے نامون کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال یا رسول اللہ انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع مین اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادہر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہین پکارا تھا بلکہ فلان شخص کو (اس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلے مین علماء کے بہت سے مذہب ہین ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہین خواہ اسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور یہ کنیت رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھے یہ کہ ممانعت اُسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچوین یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس مین ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچون کا نام محمد رکھتے ہو پھر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کردیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہے مختصرا) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبد الرحیم عبد الملک عبد القدوس عبد السلام وغیرہ جن سے اسد تعالی کی بندگی نکلے اور بری نام وہ ہین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبد الحسین عبد النبی عبد الحسن وغیرہ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقال لہ قومہ لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اوسنے اوسکا نام محمد رکہا اوس کی قوم نے کہا ہم تجھے یہ نام نہین رکہنے دینگے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے پہر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لادکر لایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اسد میرا لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام محمد رکہا میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجھے نہین چھوڑنے کے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے یہ سنکر رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت (یعنی ابو القاسم) نہ رکہو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچہ ملتا ہے (غنیمت یا زکوٰۃ کا مال اسلیے اور کسی شخص کو ابو القاسم نام رکہنا زیبا نہین) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قومی ابوا ان یکنونی بہ حتی تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اوسکا نام محمد رکہا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے نام سے نہین رکہنے کے (یعنے تجھے ابو محمد نہین کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے اوسکا نام اسد تعالے کے رسول کے نام پر رکہا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم اجازت نہ دین آپنے فرمایا میرے نام پر نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو کیونکہ قاسم کر کے مین بہیجا گیا مین تقسیم کرتا ہون تمکو (اور اپنے لیے نہین جمع کرتا)

عن حصين بهذا الاسناد ولم يذكر انما بعثت قاسما اقسم بينكم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانی انا ابو القاسم اقسم بینکم وفی روایۃ ابی بکر ولا تکتنوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو عن الاعمش بهذا الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنہ ان رجلا من الانصار ولد له غلام فاراد ان یسمیه محمدا فاتی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال له فقال احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپنے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم بنحو حدیث من ذکرنا حدیثهم من قبل وفی حدیث النضر عن شعبة قال وزاد فیه حصین وسلیمان قال حصین رضی الله تعالی عنہ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم انما بعثت قاسما اقسم بینکم وقال سلیمان فانما انا قاسم اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر ابن عبد الله رضی الله تعالی عنہ یقول ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلنا لا نکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فاتی النبی صلی الله علیہ وسلم فذکر ذلک له فقال سم ابنک عبد الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اوس نے اسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دینگے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپنے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے عن جابر بمثل حدیث ابن عیینة غیر انه لم یذکر ولا ننعمک عینا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنہ یقول قال ابو القاسم صلی الله تعالی علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی

قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عَنْ** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّہُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِہِمْ وَالصّٰلِحِیْنَ قَبْلَہُمْ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران مین مین آیا تو وہان کے لوگون نے (نصاری نے) مجھپر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم) مین پڑھتے ہو یا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے بہائی تہے اور حضرت موسی حضرت عیسی علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تہے پہر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہوسکتی ہین) جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین نے آپ سے پوچہا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تہوڑے ہین جو موسے کے بہائی تہے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تہی (جیسے اب سب کی عادت ہی) کہ وہ پیغمبرون اور اگلے نیکون کے نام پر نام رکہتے تہے

باب کَرَاهَۃِ التَّسْمِیَۃِ بِالْاَسْمَاءِ الْقَبِیْحَۃِ
برے نامون کا بیان

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَۃِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَّیَسَارٍ وَّنَافِعٍ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلامون کے نام چار رکہنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع **ف** نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکی وجہ دوسری روایت مین مذکور ہے کہ جب کوئی پوچہے یہان افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہین ہے اس مین ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَکَ رَبَاحًا وَّلَا یَسَارًا وَّلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ

إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَ
لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا
يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالی کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا
نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھو اسلیے کہ
تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجہ سے **عن**
مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَ
أَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ
وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ
تَرَكَهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور
برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کردیں پھر آپ چپ ہو رہے
اور کچھ نہیں فرمایا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپنے اس سے منع
نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اوس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں
کیا **باب** اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ برے نام کا بدلنا مستحب ہے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ
وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جسکا نام عاصیہ تہا
اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان گنہ گار اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَۃً لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَتْ یُقَالُ لَھَا عَاصِیَۃُ فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَۃَ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام جمیلہ رکہدیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ جُوَیْرِیَۃُ اسْمُھَا بَرَّۃَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَھَا جُوَیْرِیَۃَ وَکَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ کُرَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جویریہ رکہدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلو رکیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُھَا بَرَّۃَ فَقِیْلَ تُزَکِّیْ نَفْسَھَا فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِھٰؤُلَاءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برّہ تہا لوگون نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام زینب رکہا عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اسْمِیْ بَرَّۃَ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَیْہِ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُھَا بَرَّۃُ فَسَمَّاھَا زَیْنَبَ ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکہدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئین اُنکا بہی نام برّہ تہا آپنے زینب رکہدیا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّیْتُ ابْنَتِیْ بَرَّۃَ فَقَالَتْ لِیْ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ھٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّیْتُ بَرَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّیْھَا قَالَ سَمُّوْھَا زَیْنَبَ ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے مین نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکہا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برّہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت تعریف
کرو اپنی اللہ تعالی جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اسکا آپ نے
فرمایا زینب رکھو **باب** تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا
بیان **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ
تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ
سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ
أَوْضَعُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالی کے پاس اُس شخص کا ہے جسکو لوگ ملک الملوک کہیں
ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالی کے سفیان نے
کہا ملک الملوک کی مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہوں کا بادشاہ اور
شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں نووی
نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ کے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق
الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج بھی ایسا ہی ہے اور اسکے معنے بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی
بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسیطرح قاضی القضاۃ بھی **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ
غصہ اللہ تعالی کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو
بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالی کے **باب** اسْتِحْبَابِ
تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ وَغَيْرِهِ بچے کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان **عن**
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

علیہ وسلم فی عباءۃ یہنأ بعیرا لہ فقال ھل معک تمر فقلت نعم فناولتہ تمرات
فالقاھن فی فیہ فلاکھن ثم فغر فا الصبی فمجہ فی فیہ فجعل الصبی یتلمظہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الانصار التمر وسماہ عبد اللہ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اسوقت ایک کملی اوڑہی تہے اور اپنے اونٹ پر روغن
مل رہے تہے آپ نے پوچہا تیرے پاس کہجور ہے میں نے کہا ہے پہر میں نے آپ کو چند کہجوریں دیں آپ
نے انکو منہ میں ڈالکر چبایا بعد اوسکے بچے کا مونہہ کہولا اور اُس کے مونہہ میں ڈالدیا بچہ اوسکو چوسنے لگا
آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کہجور سے اور اسکا نام عبد اللہ رکہا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی
تحنیک (چبا کر اوس کے منہ میں کچہ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر
ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور اون
کی تہوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کہجور سے تحنیک افضل ہے اسیطرح عبد اللہ
نام رکہنا انتہے مختصرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان ابن لابی طلحۃ
یشتکی فخرج ابو طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقبض الصبی فلما رجع ابو طلحۃ قال
ما فعل ابنی قالت ام سلیم ھو اسکن مما کان فقربت الیہ العشاء فتعشی ثم
اصاب منھا فلما فرغ قالت واروا الصبی فلما اصبح ابو طلحۃ اتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال اعرستم اللیلۃ قال نعم قال اللھم بارک لھما
فولدت غلاما فقال لی ابو طلحۃ احملہ حتی تاتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وبعثت معہ بتمرات فاخذہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال امعہ شیء قالوا نعم تمرات فاخذھا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فمضغھا ثم اخذھا من فیہ فجعلھا فی فی الصبی ثم حنکہ وسماہ
عبد اللہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا تو ابو طلحہ
باہر گئے وہ لڑکا مرگیا جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہوں نے پوچہا میرا بچہ کہاں ہے ام سلیم
(اون کی بی بی انس رضی اللہ تعالی عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اسکو آرام ہے

یہ کیا یہ ہے موت ہو اور کچھ چھوٹ ہی نہین) پہر ام سلیم شام کا کہانا اون کے پاس لائین اونہون نے کہا
بعد اوس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کر دو پہر صبح
کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپنے پوچہا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا ہان آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے اندونو
کو پہر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجہہ سے کہا اس بچہ کو اٹہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتہہ تہوڑی کہجورین بہجین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچہا اس کے ساتہہ کچہہ ہے لوگون نے کہا کہجورین ہین آپ نے کہجور کو
لیکر چبایا پہر اپنے موہنہ سے نکالکر بچہ کے موہنہ مین ڈالا پہر اسکا نام عبد اللہ رکہا **ف**
اسحدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تہین انہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کہاوینگے اور رات بہر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اور اوس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا زری
نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد مین اسحاق پیدا ہوئے اور اون کے نو بہائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تہے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلی
میرا ایک ہی لڑکا تہا اشرف اسکا نام تہا جب مین بار دوم سنہ ۱۲۹۴ ہجری مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ ہیضہ و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تہا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اس سے
بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جنکے نام یہ ہین **اشرف ۔ احسن ۔ محسن ۔**
حقتعالی اونکی عمر مین برکت دیوے اور انکو عالم باعمل کرے آمین یا رب العالمین **عن**
انس بھٰذہ القصۃ نحو حدیث یزید **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** ابی موسٰی قال وُلِدَ
لی غلامٌ فاتیتُ بہ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فسماہُ ابراہیمَ وحنکہ بتمرۃٍ **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپنے اسکا نام ابراہیم رکہا اور اوس کے موہنہ مین ایک کہجور چبا کر ڈالی
عن عروۃ بن الزبیر وفاطمۃ بنت المنذر بن الزبیر انہما قالا خرجت اسماءُ

بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللهِ بِقُبَاءَ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسما بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ مین عبد اللہ بن زبیر تھے وہ قبا مین آئین جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہی وہان عبد اللہ کو جنین پہر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین تا کہ آپ تحنیک کرین اوسکی (تحنیک اوسکو کہتے ہین کہ کہجور چبا کر بچے کے مونہہ مین ڈالنا) آپ نے عبد اللہ کو اسما سے لے لیا اور اپنی گود مین رکہا پہر کہجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کہجور ڈہونڈہتے رہی آخر آپ نے کہجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ مین تہوک دی تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ مین گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک تہا اسما نے کہا پہر آپ نے عبد اللہ پر ہاتہہ پہیرا اور اون کے لیے دعا کی اور انکا نام عبد اللہ رکہا جب وہ سات یا آٹہہ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو آتے دیکہا تو تبسم فرمایا پہر اون سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تہے) **عَنْ** أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ

بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مین حاملہ تھی مکہ معظمہ مین اور میرے پیٹ مین عبد اللہ بن زبیر
تھے جب مین مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر مین مدینہ مین آئی اور قبا مین اتری
وہان عبد اللہ پیدا ہوئے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے عبد اللہ کو اپنی
گود مین رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چبایا پھر عبد اللہ کے منہ مین تھوک دی تو سب سے پہلے
عبد اللہ کے پیٹ مین گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور
برکت کی دعا کی اور عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے مین پیدا ہوئے (یعنے ہجرت کے
بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے) **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اسکا
ملنا مشکل ہو گیا **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي
اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ

فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اُسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اُسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اُسید (اُسکے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اُسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کی ران پر سے اُٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اُسید نے کہا یا رسول اللہ ہمنے اُسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اُسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپ نے فرمایا نہیں اُسکا نام منذر ہے پھر اُسدن سے اُنہوں نے اُسکا نام منذر ہی رکھدیا

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ

جسکا بچہ نہ ہوا ہو اسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَ فَطِيْمًا قَالَ فَكَانَ اِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ قَالَ اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جسکے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اُسکا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اُسکو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ اِبْنِهٖ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهٖ لِلْمُلَاطَفَةِ

غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے

عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹا تو کیون اس رنج مین ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھ پانی کی نہرین اور روٹی کے پہاڑ ہون گے آپنے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا **ف** یعنی ان باتون کی وجہ سے جو مومن ہین وہ ہرگز گمراہ نہ ہون گے بلکہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے مومنون کا ایمان بڑہجاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہون گے **عن** اِسْمٰعِیْلَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُغِیْرَۃِ اَیْ بُنَیَّ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَحْدَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ مغیرہ کو آپنے بیٹا کہا

باب الْاِسْتِیْذَانِ

باب اذن چاہنے کے بیان مین

عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ کُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی فَزِعًا اَوْ مَذْعُوْرًا قُلْنَا مَا شَاْنُکَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ فَاَتَیْتُ بَابَہٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُکَ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَقِمْ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُکَ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا یَقُوْمُ مَعَہٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْھَبْ بِہٖ **ترجمہ** حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے مین مدینہ کی مسجد مین بیٹہا تہا انصار کی مجلس مین اتنے مین ابوموسی اشعری آئے ڈرے ہوئے گہبرائے ہوئے ہم نے پوچہا تم کو کیا ہوا اونہون نے کہا مجکو حضرت عمر نے بلوا بہیجا جب مین اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا اونہون نے جواب نہ دیا مین لوٹ آیا پہر اونہون نے کہا تم میرے پاس کیون نہین آئے مین نے کہا مین تمہارے پاس گیا تہا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تمنے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی تین بار اذن چاہے پہر اسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہو کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور ہر بار اجازت مانگو اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہو پھر اجازت کا مثلاً یون کہے السلام
علیکم أَدْخُلُ یا أَیَدْخُلُ فُلَانٌ اب اگر تینون بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت
مانگے انتہے مختصرا) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ
مین تجھکو سزا دونگا - ابی بن کعب نے کہا ابو موسی کے ساتھہ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگون مین چھوٹا
ہے ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین سب سے چھوٹا ہون ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ اون کے
ساتھہ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم مین سے کم سن شخص کو بھی معلوم
ہے - اس حدیث سے اوس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہین سمجھتا اور یہ مذہب باطل
ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اوسپر عمل واجب ہونیپر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ
اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسی کی روایت کو رد نہین کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے
ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگون کو حدیثین بنا کر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسی کے ساتھہ اون
اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصون کی روایت بھی خبر واحد ہے یہانتک کہ
تواتر کے درجے کو نہ پہنچے انتہے مختصرا) **عن** يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ
فَشَهِدْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا مین ابو موسے
کے ساتھہ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ
مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ
وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ
عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ

وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغُلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم ابی بن کعب کی مجلس مین بیٹھے تھے اتنے مین ابوموسی اشعری آئے غصے مین اور کھڑے ہوکر کہنے لگے مین تمکو قسم دیتا ہون اسکی تم مین سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا - ابی رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تم کیون پوچھتے ہو اسکو اونہون نے کہا مین نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہین ہوئی مین لوٹ آیا آج پھر مین اون کے پاس گیا اور مین نے کہا کل مین تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر مین لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے سنا تھا اوسوقت ہم کام مین تھے تم نے پھر اجازت کیون نہین مانگی جب تک تمکو اجازت ملتی مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسطرح فرمایا ہے اوسطرح مین نے اجازت مانگی اونہون نے کہا قسم خدا کی مین دکھ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہین تو لو گواہ اس حدیث پر اُبی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب مین کمسن ہو اوٹھ اے ابوسعید پھر مین اُٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَا وَاِلَّا لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُوْنَ اِنْطَلِقْ وَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا

اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابوموسی رضی
اللہ تعالی عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پہر انہون
نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پہر اونہون نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا
یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابوموسی لوٹے حضرت عمر نے اونکے پیچہے کسیکو بہیجا اور لوٹالیا حضرت عمر نے
کہا اے ابوموسی اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کی موافق کیا ہے تو گواہ لاو ورنہ
مین تمکو ایسی سزا دون گا جس سے اورون کو نصیحت ہو یہ سنکر ابوموسی ہمارے پاس آئے اور کہنے
لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہی لوگ
ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بہائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا
اے ابوموسی چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین پہر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ بِشْرِ
بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثَلَاثًا فَکَاَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَشْغُوْلًا
فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ اِئْذَنُوْا لَہٗ
فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ لَتُقِیْمَنَّ عَلٰی ھٰذَا
بَیِّنَۃً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا یَشْھَدُ لَکَ عَلٰی ھٰذَا
اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ
خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِیْ عَنْہُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ
ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابوموسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تین
بار اجازت مانگی انہون نے سمجہا کہ وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنے
لوگون سے کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسی کا) کی آواز سنی تہی تو بلاؤ اون کو پہر وہ
بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتہ کرون گا (یعنی سزا
دون گا) ابوموسی نکلے اور انصار کی مجلس مین آئے انہون نے کہا تمہارے ساتہ ہم مین سے چہوٹا ہی گواہی

دیگا جو ہم مین کم سن ہے پہر ابو سعید اوٹہا اور اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجہپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سنی جب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عن** ابن جریج بھذا الاسناد نحوہ ولم یذکر فی حدیث النضر الہانی عنہ الصفق بالاسواق **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ بازارون میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے مین غافل رہا **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فقال السلام علیکم ھذا عبد اللہ بن قیس فلم یاذن لہ فقال السلام علیکم ھذا ابو موسی السلام علیکم ھذا الاشعری ثم انصرف فقال ردوا علی ردوا علی فجاء فقال یا ابا موسی ما ردک کنا فی شغل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاستیذان ثلاثا فان اذن لک والا فارجع قال لتاتینی علی ھذا ببینۃ والا فعلت وفعلت فذھب ابو موسی قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان وجد بینۃ تجدوہ عند المنبر عشیۃ وان لم یجد بینۃ فلم تجدوہ فلما ان جاء بالعشی وجدہ قال یا ابا موسی ما تقول اقد وجدت قال نعم ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال عدل قال یا ابا الطفیل ما یقول ھذا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبحان اللہ انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے اونہون نے اجازت نہ دی اونکو اندر آنے کی پہر اونہون نے کہا السلام علیکم ابو موسی ہے السلام علیکم اشعری ہے پہلے نام بیان کیا پہر کنیت پہر نسبت تا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہ نرہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلاؤ ابو موسی کو بلا لاؤ پہر وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تہے اونہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اجازت مانگنا تین بار ہے پہر اگر اجازت ہو

تو بہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہین تو مین کرونگا اور کرونگا
(یعنے سزا دونگا) ابو موسی یہ سنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر ابو موسی کو گواہ
ملیگا تو شام کو منبر کے پاس تمکو ملینگے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام کو
منبر کے پاس آئے تو ابو موسی موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو موسی تم کیا کہتے
ہو تمکو گواہ ملا اونہون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انسے کہا ای ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسی کیا کہتے ہین ابی
بن کعب نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے
تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے انکو تکلیف مت دو)
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واہ سبحان اللہ مین نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا مین اسکو
زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسی جھوٹے ہین **عن** طلحۃ بن یحیی بھذا الاسناد
غیر انہ قال فقال یا ابا المنذر انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال نعم فلا تکن یا ابن الخطاب عذابا علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ن
لم یذکر من قول عمر سبحان اللہ وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
کراھیۃ قول المستاذن انا اذا قیل من ھذا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھین
کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعوت
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قلت انا قال فخرج وھو یقول انا انا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین
نے پکارا آپنے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین بھی
ہون **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال استاذنت علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال من ھذا فقلت انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا انا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا

کون ہو مین نے کہا مین ہون آپنے فرمایا مین تو مین بہی ہو عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ کہ آپنے برا جانا مین ہون کہنے کو اسکیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہین پوچھنے والے کو معلوم نہین ہوتا کون ہے تو اپنا نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے

باب تَحْرِيْمِ النَّظَرِ فِیْ بَيْتِ غَيْرِهٖ غیر کے گھر مین جہانکنا حرام ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِیْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جہانکا اور آپکے ہاتہہ مین ایک خار تہا آپ اوس سے اپنا سر کہجا رہے تہے جب آپنے اوسکو دیکہا تو فرمایا اگر مین جانتا کہ تو مجہے دیکہہ رہا ہے تو مین تیری آنکہہ کو کونچتا اور آپ نے فرمایا کہ اذن اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکہہ بچے پرائے گہر مین جہانکنے سے جو حرام ہے)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ اوس سے کنگہی کرتے تہے اپنے سر مین عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهٗ لِيَطْعَنَهٗ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹے مین گویا دیکہہ رہا ہون آپ کو آپ چاہتے تہے

کہ غفلت مین اوسکو کو نجا لگاوین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَقَدْ حَلَّ لَھُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر مین بغیر اون کی اجازت کے تو انکو حلال ہے اوسکی آنکھہ پھوڑنا ✤ **ف** یعنے اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکھہ پھوٹ جاوے تو گھر والون کو کچہ سزا نہ ہوگی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلَیْکَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَہٗ بِحَصَاۃٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَہٗ مَا کَانَ عَلَیْکَ مِنْ جُنَاحٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر مین بغیر تیری اجازت کے پھر اُسکو کنکری سے مارے اور اُسکی آنکھہ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچہ گناہ نہ ہوگا

باب نَظْرِ الْفُجَاءَۃِ

جو نظر دفعۃً پڑ جاوے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَۃِ الْفُجَاءَۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجکو نگاہ پھیر لینے کا **ف** یعنے اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پہر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا مونہہ چھپانا واجب نہین بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ زیادہ انتہے **عَنْ** یُوْنُسَ بِمِثْلِہٖ اِلَّا الْاِسْنَادَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان مین

باب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ سوار پیدل کو سلام کرے اور تہوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پہ اور پیدل چلنے والا بیٹہے ہوئے پر اور سلام کرین تہوڑے لوگ بہت لوگون پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہو اور اسکا جواب دینا واجب ہو لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سے کافی ہوجاویگا اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار رہون گے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر السلام علیکم فقط اور سلامٌ علیکم بہی درست ہے اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بہی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بہی کہنا درست ہو اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم مین چند قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ تم اللہ تعالی کی حفاظت مین ہو یا سلام معنوں مین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصرًا **باب** مِنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَی الطَّرِیْقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹہنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ کُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِیَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا لَکُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَیْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاکَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْکَلَامِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہو ہم بیٹہے تہے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹہنے سے کیا مطلب ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لیے نہین بیٹہے بلکہ ہم بیٹہے تہے چپ اور ادہر ادہر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتین کرتے تہے آپنے فرمایا اچہا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکہہ نیچے رکہنا اور اجنبی عورتون کیطرف بدنظر نہ کرنا اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ ہوپنچے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی
الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے
سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ
نے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اونہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے
فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری
بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ**
مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ
وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَاَسْنَدَہٗ
مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوس کے
بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور
بیمار کی خبرگیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ
لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے
حق مسلمان پر چھ ہین لوگون نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے

ملے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح
دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اسکو
پوچھنے کو جا اور جب مرجاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ رہ **باب** النھی عن ابتداء اھل
الکتاب بالسلام وکیف یرد علیھم یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں
تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم **ترجمہ**
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو
اہل کتاب سلام کریں تو تم اوسکے جواب میں وعلیکم کہو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل
الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیھم قال قولوا وعلیکم **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ
اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپنے فرمایا وعلیکم کہو **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود اذا سلموا
علیکم یقول احدھم السام علیکم فقل علیک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہیں تو
ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنے موت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ
قال فقولوا وعلیکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا
قالت استاذن رھط من الیھود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم
فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بل علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللہ عزوجل یحب الرفق فی الامر کلہ قالت الم
تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آنیکی کی راہ آپنے اجازت دی وہ آئے) اُنہوں نے کہا السلام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب مین کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عائشہ اللہ جل جلالہ ہر کام مین نرمی کو پسند کرتا ہے اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہین جو اُنہون نے کہا آپنے فرمایا مین نے تو اُسکا جواب دیدیا اور وعلیکم کہدیا ربس اتنا ہی جواب کافی تہا اور تم نے جو جواب دیا وہ اُس سے زیادہ سخت تہا اور ایسی سختی اللہ تعالی کو پسند نہین ہے ا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین علیکم ہے بغیر واو کے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوْا فَقَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ قَالُوْا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے اُنہون نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا بل علیکم السام و الذام یعنے تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بدزبان مت ہو اُنہون نے کہا آپنے نہین سنا یہود نے جو کہا آپ نے فرمایا مین نے سنا جو انہون نے کہا اور کیا مین نے جواب نہین دیا جو اُنہون نے کہا تہا وہ اونہی پر پہیر دیا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَ زَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اون کی بات کو سمجہ گئین اُنہون نے گالیان دین آنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالی بدزبانی کو نہین پسند کرتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری وَاِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ

رد اللہ یعنی جب وہ آتے ہین تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہین کہ ویسا اسنے نہین سلام کیا تجھکو **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سلم ناس من یہود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک یا ابا القاسم فقال وعلیکم فقالت عائشۃ وغضبت الم تسمع ما قالوا قال بلی قد سمعت فرددت علیہم وانا نجاب علیہم ولا یجابون علینا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہود کے چند لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئین اور انہون نے کہا کیا آپ نے نہین سنا اون کا کہنا آپنے فرمایا مین نے سنا اور اسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہین اونپر وہ قبول ہوتی ہے اور انکی دعا قبول نہین ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبدؤا الیہود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدہم فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ **ترجمہ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ مین ملو تو اسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ مین سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے مین تنگ راہ پہ چلے اگر مسلمان اس راہ پہ چلتے ہون اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہین مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ اسکو گڈہے مین گرا دے یا دیوار کا دہکا پہونچاوے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافرون کو سلام کرنے مین ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداءً انکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کرین تو جواب مین صرف وعلیکم کہین اور یہی قول ہے عامہ علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت مین مسلمان اور کافر دونون ہون اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانون کی انتہے مختصراً **عن** سہیل بہذا الاسناد وفی حدیث وکیع اذا لقیتم الیہود وفی حدیث ابن جعفر عن شعبۃ قال فی اہل الکتاب

وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ترجمہ وہی جو گذرا۔

باب اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ مَعَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جارہا تھا وہ گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جارہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا اون پر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اُسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہے مختصرا باب جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ نَحْوِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھادی

اور میرے بہید کی بات سنی جبتک کہ مین تجہہ کو منع نہ کرون **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا پردہ اٹہانا اور میرا منع نہ کرنا ہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہی **عن** الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب اِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيْمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَاِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ خَرَجْتُ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَاُوْحِيَ اللهُ اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِيْ يَدِهٖ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی جب ہمکو پردے کا حکم ہوا اُس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالی عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت تہین جو سب عورتون سے نکلی رہتین جوٹاپے مین اور جو کوئی اونکو پہچانتا تہا اوس سے چہپ نہ سکتی تہین (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو دیکہا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئین ہمسے چہپا نہین سکتین اسلیے سمجہو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین رات کا کہانا کہا رہے تہے آپکے ہاتہہ مین ایک ہڈی تہی اتنے مین سودہ آئین اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تہی تو عمر نے مجہسے ایسا ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کیحالت ہوئی پہر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپکے ہاتہہ

ہی مین تہی آپ نے اُسکو رکہانہ تہا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پاٸخانہ کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائی حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کی جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیون سے خاص تہا جس مین مُنہ اور ہتہیلیان بہی نہ کہلین اور انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جُثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو اُنکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ اونکا جُثہ معلوم نہ ہو اسے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ إِنَّهُ لَيَتَعَشَّى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ الْحِجَابُ **ترجمہ** اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تہین جب پاٸخانہ کو جاتین اون مقامون کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار اُم المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشا کے وقت وہ ایک لنبی عورت تہین حضرت عمر نے اُنکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اسواسطے کیا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پہر پردے کا حکم اوترا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اسکے پاس جانا حرام ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوس عورت کا خاوند ہو یا اوسکا محرم ہو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولے منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بہائی چچا ماموں دادا وغیرہ **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرایت الحمو قال الحمو الموت **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہو **ف** کیونکہ دیور بہاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان مین یہ بری رسم شائع ہے عورتین اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہین اور مثل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کہولے رہتی ہین یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** یزید بن ابی حبیب حدثہم بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن وہب قال وسمعت اللیث بن سعد یقول الحمو اخو الزوج وما اشبہہ من اقارب الزوج ابن العم ونحوہ **ترجمہ** لیث بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے حدیث مین جو آیا ہے کہ حمو موت ہو تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہین جیسے خاوند کا بہائی یا اوس کے چچا کا بیٹا رخاوند کے سب عزیز جن سے عورت کو نکاح کرنا درست ہو تو وہ سب حمو مین داخل ہین اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہین ان سے پردہ ضرور نہین ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ حدثہ ان نفرا من بنی ہاشم دخلوا علی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا فدخل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وہی تحتہ یومئذ فراہم فکرہ ذلک فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لم ار الا خیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد

برّاھا من ذلک ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال لا یدخلن
رجل بعد یومی ھذا علی مغیبۃ الا ومعہ رجل او اثنان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص سے روایت ہی بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ بھی آئے اوسوقت اسماء اون کے نکاح مین تہین اونہون نے انکو دیکھا اور برا جانا
اونکا آنا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین
دیکھی آپ نے فرمایا اسماء کو خدا اسنے پاک کیا ہے بری فعل سے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر
پر کہڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اُس عورت کے گہر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب
ہو (یعنے گھر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتہہ لیکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتہہ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور
قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہی کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے
کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بیان انہ یستحب لمن رئی
خالیا بامرأۃ وکانت زوجتہ او محرما لہ ان یقول ھذہ فلانۃ لیدفع ظن
السوء بہ جو شخص کسی عورت کے ساتہہ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اُس سے کہدے
کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اُسکو بدگمانی نہ ہو **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مع احدی نسائہ فمر بہ رجل فدعاہ فجاء
فقال یا فلان ھذہ زوجتی فلانۃ فقال یا رسول اللہ من کنت اظن بہ فلم
اکن اظن بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من
الانسان مجری الدم **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتہہ تہے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا
آپ نے اُسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا
یا رسول اللہ مین اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان
انسان کے بدن مین ایسا پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے (تو شاید تیرے دل مین وسوسہ
ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتہہ جارہے ہین) **عن** صفیۃ بنت حیی

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی یقلبنی وکان مسکنھا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انھا صفیۃ بنت حیی فقال سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات میں میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہونچا دینے کو میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے ہم بھلا آپ پہ کوئی بدگمانی کرسکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اوس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انھا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبھا ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اسکو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت ایسے

باتین کہین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانے کو اور آپ بہی اُنکے ساتہہ کہڑے ہوئے پہونچا دینے کو
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہیں

باب مَنْ اَتٰی مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِیْهَا وَاِلَّا وَرَاءَهُمْ جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہین تو پیچہے بیٹھے **عَنْ** اَبِیْ وَاقِدٍ
اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ
وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ
فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ
فَجَلَسَ فِیْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی فَاسْتَحْیَی اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تہے اور
لوگ آپکے ساتہہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے ان مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹھ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایک نے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگون مین گہسنے سے) اللہ نے بہی اوس سے شرم کی تیسرے
نے منہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہ پہیر لیا **عَنْ** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا
فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ فِی الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہا کر آپ وہان نہ بیٹہے
نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹہہ جاوے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹہانا جائز نہین اسی حدیث سے مگر
ہمارے اصحاب نے اسمین سے مستثنی کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو فتوے
دینے کیلیے یا قرآن پڑہنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو
اوس جگہہ بیٹہنا درست نہین انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد مین
کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹہہ جاوے تو اوسکا اوٹہانا درست
نہین اور یہی صحیح ہے **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص
دوسرے کو نہ اٹہاوے اوسکی جگہہ سے پہر آپ اُس جگہہ بیٹہے لیکن پہیل جاؤ اور جگہہ دو **عن** ابنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِی الْحَدِیْثِ
وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ قُلْتُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ قَالَ فِیْ یَوْمِ
الْجُمُعَۃِ وَغَیْرِھَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے
اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ
ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَہٗ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِہٖ لَمْ یَجْلِسْ فِیْہِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو
اوس کی جگہہ سے نہ اُٹہاوے پہر آپ اُس جگہہ بیٹہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے
جب اپنی جگہ سے اوٹہتا تو وہ اُس جگہہ نہ بیٹہتے (اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹہنا جائز ہے مگر یہ
احتیاط تہی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہو) **عن** مَعْمَرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ لْیُخَالِفْ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدَ
فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اِفْسَحُوْا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھا کر آپ وہان جا بیٹھے لیکن یون کہے بہیل جاؤ **باب** إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ **جب** کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھڑا ہوا اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹھا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبد اللہ بن ابی امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجہے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون ہین داخل کر کے جو کمیرے ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے آپ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اوس پر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کی طرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصرًا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوْا يَعُدُّوْنَهُ مِنْ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً قَالَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو اون لوگون مین سے سمجہتین جنکو عورتون سے غرض نہین ہوتی (اور قرآن مین انکا آنا عورتون کے سامنے جائز کہا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تہا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لیکر آتی ہے اور جب پیٹہہ موڑتی ہے تو آٹہہ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجہتا ہون یہ یہان جو ہین انکو پہچانتا ہے (یعنے عورتون کے حسن اور قبح کو سمجہتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پہر اُس سے پردہ کرنے لگے باب جَوَازِ اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِذَا اَعْيَتْ فِي الطَّرِيْقِ اگر اجنبی عورت راہ مین تہک گئی ہو تو اُسکو اپنے ساتہہ سوار کر لینا درست ہے عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهٖ قَالَتْ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَاَكْفِيْهِ مُؤْنَتَهٗ وَاَسُوْسُهٗ وَاَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهٖ وَاَعْلِفُهٗ وَاَسْتَقِي الْمَاءَ وَاَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُ لِيْ جَارَاتٌ لِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِيْ وَهُوَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِيْ خَلْفَهٗ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِيْ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی زبیر بن العوام نے مجھہ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی
زاد بہائی تہے) اور اون کے پاس کچہہ مال نہ تہا نہ کوئی غلام نہ اور کچہ صرف ایک گہوڑا تہا مین ہی
اون کے گہوڑے کو چراتی اور سارا کام گہوڑے کا اور سائیسی بہی کرتی اور گہٹلیان بہی کوٹتی
اون کے اونٹ کے لیے اور چراتی بہی اوسکو اور پانی بہی پلاتی اور ڈول بہی سی دیتی اور آٹا بہی
گوندہتی لیکن روٹی مین اچہی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتین میری روٹیان پکا
دیتین اور وہ بڑی محبت کی عورتین تہین۔ اسماء نے کہا مین زبیر کی اوس زمین سے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تہی گہٹلیان لایا کرتی تہی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تہا (ایک میل چہہ ہزار ہاتہہ کا ہوتا ہے اور ہاتہہ چوبیس اونگل کا اور اونگل
چہہ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایکدن مین وہین سے گہٹلیان لا رہی تہی راہ مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتہہ کئی صحابہ تہے آپکے آپ نے مجہے بلایا پہر اونٹ کے بٹہلانے کی بولی
بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچہے مجکو سوار کر لین مجہے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گہٹلیون
کا بوجہہ سر پر اٹہانا میرے ساتہہ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہی (یعنے ایسے بوجہہ کو تو گوارا کرتی ہی
اور میرے ساتہہ بیٹہہ کیون نہین جاتی) اسماء نے کہا پہر ابوبکر نے ایک لونڈی مجہے بہیجی وہ گہوڑے
کا سارا کام کرنے لگی گویا اونہون نے مجہے آزاد کر دیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام
جیسے روٹی پکانا کپڑے دہونا جانورون کی خدمت کرنا آٹا گوندہنا یہ کام ہین جو مروت اور حسن
معاشرت مین داخل ہین اور عورتین قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندون کے کرتی آئین ہین لیکن
یہ کام عورت پر واجب نہین ہین اوسکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو
ہی کام ہین ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گہر مین رہے اور اس حدیث سے
یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبہی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے
مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبہی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت
کی اجازت نہین ہوتی اور یہ بہی نکلا کہ جو چیزین پہینک دی جاوین جیسے گہٹلیان چیندیان وغیرہ
انکا چننا درست ہی اور وہ حلال ہین اور یہ بہی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ مین ملے تہکی

ہوئی تو اسکو اپنے ساتھہ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً صاحب اور نیک بخت لوگ بہی ساتھہ ہون اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمار ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تہین تو گویا آپ کے گہر والون کیطرح تہین اور اور کسیکو ایسا کرنا درست نہین انتہے مختصراً **عن** اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اخدم الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمۃ البیت وکان لہ فرس وکنت اسوسہ فلم یکن من الخدمۃ شیء اشد علی من سیاسۃ الفرس کنت احتش لہ واقوم علیہ واسوسہ قال ثم انہا اصابت خادما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاہا خادمۃ قالت کفتنی سیاسۃ الفرس فالقت عنی مؤنتہ فجاءنی رجل فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک قالت انی ان رخصت لک ابی ذلک الزبیر فتعال فاطلب الی والزبیر شاہد فجاء فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک فقالت مالک بالمدینۃ الا داری فقال لہا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک ان تمنعی رجلا فقیرا یبیع فکان یبیع الی ان کسب فبعتہ الجاریۃ فدخل علی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وثمنہا فی حجری فقال ہبیہا فقالت انی تصدقت بہا

ترجمہ اسمار سے روایت ہے مین زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گہر کے کام کرتی اون کا ایک گہوڑا تہا اوسکی بہی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجہپر گہوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تہا اوسکے لیے مین گہانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پہر مجہکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجہکو بہی ایک لونڈی دی وہ گہوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میری اوپر سے اوسنے اوٹہا لی پہر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سایہ مین دوکان لگاؤن مین نے کہا اگر مین تجہکو اجازت دون ایسا نہو کہ زبیر خفا ہون تو ایسا کر جب زبیر موجود ہون اونکے سامنے مجہسے کہو وہ آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون مین چاہتا ہون تمہاری دیوار کے سایہ مین دوکان کرون مین نے کہا تجہکو مدینہ بہر مین کوئی اور گہر نہین ملتا سوا میرے گہر کے (یہ ایک تدبیر تہی اسمار کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر نے کہا اسمار تمکو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے پھر وہ دوکان کرنے لگا یہان تک کہ اوسنے روپیہ کیا یا وہ لونڈی مین نے اسکو ہاتہ بیچڈالی جسوقت زبیر میرے پاس آئے تو اُسکی قیمت کے پیسے میرے گود مین تہے زبیر نے کہا یہ پیسے مجہکو ہبہ کردو مین نے کہا یہ مین صدقہ دے چکی ہون **بَابُ** تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پہوسی نکرین تین آدمیون مین سے تیسرے کی مرضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تا کہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر مین اور بعضون نے کہا کہ صرف سفر مین ممانعت ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدا اسلام مین منافق مسلمانون کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تہے لیکن اگر چار آدمی ہون اور دو اون مین سے کانا پہوسی کرین تو کچھ قباحت نہین (نووی) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم مین سے دو کانا پہوسی کرین تیسرے کو جدا کرکے یہانتک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰی علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ

يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ
دعا آپ پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے مین مدد چاہتا ہون وہ تم کو اچھا کرے گا ہر
بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والی
کی برائی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث
مین ہے کہ بے حساب جنت مین وے جاوین گے جو منتر نہین کرتے اور دونون حدیثون مین کچھ
مخالفت نہین ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والون کی تعریف مین وہ منتر مراد ہے جو کافرون کا کلام ہو
یا جس کے معنے معلوم نہ ہون یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان مین ہو تو ایسا منتر برا ہے اس لیے کہ شاید
اس مین کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث مین جو دعائین آئین ہین ان سے
منتر کرنا منع نہین ہے بلکہ سنت ہے اور بعضون نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال مین
لیکن یہ قول مختار نہین ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ
أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ
اللَّهِ أَرْقِيكَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہان
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر
کرتا ہون ہر چیز سے جو تمکو ستاوے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تمکو شفا دیوے
اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون تجھ پر **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ
وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی
چیز تقدیر سے آگے بڑہ سکتی تو نظر ہی بڑہ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑہنے والی نہین)
جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبداللہ مازری نے کہا جمہور علمار
کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہی وہ کہتے ہین نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا
ہے اسکا اور اُن کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد
ہے پہر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے بد نظر جس
نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانیکا لاوین اوسکو زمین پر نہ رکہین وہ شخص اوسمین سے ایک
چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پہر موںہہ دہووے پہر بائین ہاتہہ مین پانی لیکر داہنا ہونچا
دہووے پہر داہنے ہاتہہ مین پانی لیکر بائین کہنی دہووے پہر داہنا پاؤن دہووے پہر بایان پاؤن
اسیطرح جیسے ہاتہہ دہوئے تہے اور کہنیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دہووے یہ سب اوسی پیالہ
کے اندر دہووے پہر اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دہووے اور بعضون نے
کہا اپنی شرمگاہ دہووے پہر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اوس کے سر پر پیچہے سے ڈالا جاوے
اسکی تاثیر حدیث سی ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر
کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض
علیہ الرحمہ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گہر مین رہنے کا
اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کہا کر مسجد مین جانے سی زیادہ
ہے انتہے مختصراً **باب** السحر باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمہ
نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی
ایک حقیقت ہی جیسے اور اشیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سی پیدا
ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے
اور یہ بہی فرمایا کہ وہ سیکہا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور
عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہی اور جو حدیثین اس باب مین مذکور
ہین اون سے بہی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پہر اوسکے انکار کی کوئی وجہ نہین ہے اور سحر کی تاثیر مین علمار کا اختلاف ہو بعض کہتے ہین اوسکا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو مرد مین لڑائی ہوجاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہین اسد تعالی کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر مین یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہین چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہین اور ولی ساحر مین یہ ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہین ہوتی اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اُسکا سیکھنا اور سکھانا بہی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اسد علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین اب اگر ساحر کسیکو سحر سے مار ڈالے اور اُسکا اقرار کرے تو اوسپر قصاص واجب ہوگا اور گواہون سے ثابت نہین ہوسکتا انتہے مختصرًا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اسد تعالی عنہا سے روایت ہو رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تہے یہانتک کہ آپکو خیال آتا کہ مین یہ کام کررہا ہون اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پہر دعا کی پہر دعا کی پہر فرمایا اے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اسد جل جلالہ نے مجھکو بتلادیا جو مین نے اُس سے پوچہا میرے

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤن کے پاس اور وہ دونون فرشتے تھے
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس کو جادو
ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پہر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا
ہے وہ بولا کنگہی مین اور ان بالون مین جو کنگہی سے جہڑے اور نر کہجور کے بالی کے غلاف مین
اوس نے کہا یہ کہان رکہا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوے مین حضرت عایشہ نے کہا پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوے پر گئے آپ نے فرمایا اے عایشہ قسم خدا کی اوس
کنوے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کہجور کے ایسے تھے جیسے شیطانون
کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلا
آپ نے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگون مین فساد پہیلانا مین نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت
جانتے مین کر چکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت
نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا
کی پہر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سنگسار کیجیے
اور شہر سے نکلوا دیجیے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کہڑا کرون اور شور وغل
مچاؤن حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تہی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک بہی آپ کو
جادوگر کہنا صحیح نہوا (تحفۃ الاخیار) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ اَبُوْ كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيْهِ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا
نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرْتُ
بِهَا فَدُفِنَتْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** السّم زہر کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ

قَالَتْ اَرَدْتُّ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر
بکری کا گوشت لیکر آئے آپنے اس مین سے کہایا پہر وہ عورت آپکے پاس لائی گئی آپنے پوچہا یہ تونے
کیا کیا وہ بولی مین چاہتی تہی آپ کا مار ڈالنا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ تجہے اتنی طاقت دینے والا نہین
(کہ تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی نے کہا لوگون نے کہا ہم اوسکو قتل کرین یا رسول اللہ
آپنے فرمایا نہین (یہ آپ کا رحم تہا اوس عورت پر اس سے یہی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تہے ورنہ اگر
بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا مین ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوے مین
پایا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تہا اس مین آپ کے کئی معجزے
ہین ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت مین ہے کہ آپنے بتا دیا کہ اس مین زہر ہے یہ بہی
ایک معجزہ ہے ایک روایت مین ہے کہ اوس گوشت نے کہدیا یہ بہی معجزہ ہے یہ عورت مردود زینب بنت
حارث مرحب کی بہن تہی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی مین مارا ایک روایت مین ہے کہ آپ
نے اوس عورت کو بشر بن براء کے وارثون کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تہا اونہون نے اس
خبیث عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً
جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ بیمار پر منتر پڑہنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا
اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ
اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ اَخَذْتُ
بِيَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ
اجْعَلْنِيْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰى **ترجمہ** ام المؤمنین
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مین سے کوئی بیمار
ہوتا تو اپنا داہنا ہاتہہ اوسپر پہیرتے پہر فرماتے اذہب الباس اخیر تک یعنی دور کردے بیماری کو

اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑا لیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو بلند رفیق کے ساتھ کر یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا یعنی وفات پائی
آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) **عَنِ**
الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَّشُعْبَةَ مَسَحَهٗ بِيَدِهٖ وَقَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ
مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَقَالَ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ
مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنَحْوِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ اَنْتَ
الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا وَّفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَا
لَهٗ وَقَالَ وَاَنْتَ الشَّافِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَجَرِيْرٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ
لَهٗ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذہب الباس اخیر تک **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا عَنْ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض احد من اھلہ نفث علیہ بالمعوذات فلما مرض مرضہ الذی مات فیہ جعلت انفث علیہ وامسحہ بید نفسہ لانھا کانت اعظم برکۃ من یدی وفی روایۃ یحیی بن ایوب بمعوذات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر مین کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر معوذات (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑہکر پہونکتے پہر جب آپ بیمار ہوے اوس بیماری مین جس سے وفات پائی تو مین آپ پر پہونکتی اور آپ ہی کا ہاتہہ آپ پر پہیرتی کیونکہ آپ کے ہاتہہ مبارک مین میرے ہاتہہ سے زیادہ برکت تہی ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا اور منتر پڑہکر پہونکنا آہستہ سے درست ہے اور پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضون نے پہونکنے اور تہوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی پہونکنا ہے جسمین کچہ تہوک بہی نکلے اور آہستہ پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے عَنْ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرأ علی نفسہ بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعہ کنت اقرأ علیہ وامسح عنہ بیدہ رجاء برکتھا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑہتے اور پہونکتے جب بہت بیمار ہوے تو مین پڑہتی اور آپ ہی کا ہاتہہ آپ پر پہیرتی برکت کی امید سے عَنْ ابن شہاب باسناد مالک نحو حدیثہ ولیس فی حدیث احد منھم رجاء برکتھا الا فی حدیث مالک وفی حدیث یونس وزیاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ

نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے عَنْ الاسود قال سالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن الرقیۃ فقالت رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاھل بیت من الانصار فی الرقیۃ من کل ذی حمۃ ترجمہ اسود سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچہا منتر کو انہون نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والون کو زہر کے لیے منتر کرنے کی رجیسے سانپ یا بچھو کے لیے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاھل بیت من الانصار فی الرقیۃ من الحمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ ھکذا و وضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعھا بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی بہ سقیمنا باذن ربنا قال ابن ابی شیبۃ یشفی سقیمنا وقال زھیر لیشفی سقیمنا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب ہم مین سے کوئی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی او نگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا یعنے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم مین سے کسی کی تھوک کے ساتھ اوس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالے کے حکم سے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرھا ان تسترقی من العین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے عن مسعر بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنی ان استرقی من العین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فی الرقی قال رخص فی الحمۃ والنملۃ والعین ترجمہ انس سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس مین پسلی مین زخم پڑجاتے ہین) اور نظر کے لیے عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرقیۃ من العین والحمۃ والنملۃ وفی حدیث سفیان یوسف بن عبد اللہ ابن حارث ترجمہ حضرت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنک (زہر) اور نملہ کے لیے عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجاریۃ فی بیت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رای بوجہہا سفعۃ فقال بہا نظرۃ فاسترقوا لہا یعنی بوجہہا صفرۃ **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا اون
کے گہر مین جس کے منہ پر چہایان تہین آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لال حزم فی رقیۃ الحیۃ وقال لاسماء بنت عمیس ما لی اری اجسام بنی اخی ضارعۃ
تصیبہم الحاجۃ قالت لا ولکن العین تسرع الیہم قال ارقیہم قالت فعرضت
علیہ فقال ارقیہم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی حزم کے لوگون کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے مین
اپنے بہائی کے بچون کو (یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکون کو) دبلا پاتا ہون کیا وہ بہوکے رہتے
ہین اسماء نے کہا نہین انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپنے فرمایا کوئی منتر کر مین نے ایک منتر آپ
کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول
ارخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رقیۃ الحیۃ لبنی عمرو قال ابو الزبیر وسمعت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول لدغت رجلا منا عقرب ونحن جلوس
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ ارقی قال من استطاع
منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگون
کو اور ایک شخص کو ہم مین سے بچہو نے کاٹا ہم اسوقت بیٹہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین منتر کرون آپنے فرمایا تم مین سے جو شخص اپنے بہائی
کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے **عن** ابن جریج بہذا الاسناد مثلہ غیر انہ
قال فقال رجل من القوم ارقیہ یا رسول اللہ ولم یقل ارقی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کان لی خال یرقی من العقرب فنہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی قال فاتاہ فقال یا رسول اللہ انک نہیت عن الرقی وانا

الرقی من العقرب فقال من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں سے منع کر دیا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپنے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں آپنے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے عن الاعمش بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی فجاء آل عمرو بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انہ کانت عندنا رقیۃ نرقی بھا من العقرب وانک نھیت عن الرقی قال فعرضوھا علیہ فقال ما اری باسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا نرقی فی الجاھلیۃ فقلنا یا رسول اللہ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپنے فرمایا اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اوس میں شرک کا مضمون نہو باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار یعنی قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوسپر اجرت لینا درست ہو عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا فی سفر فمروا بحی من احیاء العرب فاستضافوھم فلم یضیفوھم فقالوا لھم ھل فیکم من راق فان سید الحی لدیغ او مصاب فقال رجل منھم نعم فاتاہ فرقاہ بفاتحۃ الکتاب فبرا الرجل فاعطی قطیعا من غنم فابی ان یقبلھا وقال حتی اذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وقال یا رسول اللہ واللہ ما رقیت الا بفاتحۃ الکتاب فتبسم وقال وما ادراک انھا رقیۃ ثم قال خذوا منھم و

اضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے سفر مین تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور اُن سے دعوت چاہی اُنہون نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم مین سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تہا صحابہ مین سے ایک شخص بولا ہان مجھکو منتر آتا ہے پہر اوس نے سورہ فاتحہ پڑہی وہ اچہا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریون کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہہ لون پہر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ مین نے کچھ منتر نہین کیا سوا سورہ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پہر فرمایا وہ گلہ بکریون کا لے لے اور ایک حصہ میرا بہی اپنے ساتہہ لگانا **عن** اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَجَعَلَ یَقْرَأُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَیَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَیَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص سورہ فاتحہ پڑہتا جاتا اور اپنا تہوک جمع کرکے تہوکتا جاتا یہانتک کہ وہ اچہا ہو گیا **عن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ سَلِیْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِیْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهٗ یُحْسِنُ رُقْیَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْیَةً فَقَالَ مَا رَقَیْتُهٗ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰی تَاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا كَانَ یُدْرِیْهِ اَنَّهَا رُقْیَةٌ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمِیْ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل مین اوترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تو تم مین سے کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم مین سے اوٹہ کہڑا ہوا جسکو ہم نہین سمجھتے تہے کہ وہ اچہی طرح منتر جانتا ہے پہر اوس نے منتر کیا سورہ فاتحہ کا وہ اچہا ہو گیا اون لوگون نے اُسکو بکریان دین اور ہم کو دودہ پلایا ہمنے کہا کیا تم کوئی اچہا منتر جانتے تہے وہ بولا مین نے تو سورہ فاتحہ کا منتر کیا مین نے کہا ان بکریون کو مت ہلاؤ یہان سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاوین پہر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریون کو اور اپنے ساتہہ ایک حصہ میرا بہی لگاؤ **ف** نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت
لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں اسیطرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت
لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ
یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گذرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے
والے کا حق تہین لیکن آپ نے تبرعاً اور مروۃً سب ساتہیون کا حصہ اوس میں کردیا عن ہِشَامٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا كُنَّا نَأْبُنُهٗ بِرُقْيَةٍ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جسکو ہم نہیں
خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے **باب** اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهٖ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ
دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا عن عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِي جَسَدِهٖ
مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ
جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ
وَاُحَاذِرُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انھون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ نے
فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوذُ
بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے میں پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی کی برائی سے اوس چیز
کے جس کو پاتا ہون میں اور جس سے ڈرتا ہون میں **باب** التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ
الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں عن عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى
يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ **ترجمہ** عثمان بن ابی

عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز مین حائل ہوگیا اور
مجھکو قرآن بہلا دیتا ہے آپنے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو
تو اللہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائین طرف تین بار تہوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے
کہا مین نے ایسا ہی کیا پہر اللہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا **عن** عُثْمَانَ بْنِ
اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي
حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ
الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِيْ ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے **عن**
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ
فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہونچتی ہے تو اللہ کے
حکم سے شفا ہو جاتی ہے **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث مین اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب
ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل
ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس مین رد ہے اون متصوفین کا جو دوا
کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی
دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکہتے ہین کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بہی تقدیر سے ہے اور
یہ ایسا ہی ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافرون سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئین ہلاکت سے
بچانیکا حالانکہ اجل نہین بدلتی نہ مقادیر مین تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر مین ہے وہ ضرور
ہونے والا ہے انتہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ
قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ
شِفَاءً **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے عیادت کی مقنع کی پہر کہا
مین نہین اٹہونگا جب تک تم پچہنے نہ لگاؤ کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اس مین شفا ہے **عن** عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي
قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ
أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ
عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ
كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ
فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ **ترجمہ** عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاری
ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنے قرحہ پڑ گیا تھا) جابر نے پوچھا تجھ
کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھپر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لیکر آ وہ بولا پچھنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر
نے کہا میں اوس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھکو ستاوینگی اور کپڑا
لگیگا تو تکلیف ہوگی مجکو اور سخت گذرے گا مجھپر جب جابر نے دیکھا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچھنے
لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری
دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ
تیسرے انگارے سے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا
راوی نے کہا پھر پچھنے لگانیوالا آیا اور پچھنے لگائے اوسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی
ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہیں تو انکا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے
مرض ہیں تو انکا علاج مسہل سے ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے
جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصراً **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ
الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

سے اونہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے حکم دیا ابوطیبہ کو اُن کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابوطیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے جن سے پردہ ضرور نہین اور ضرورت کیوقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اوس نے ایک رگ کاٹی (یعنے فصد کی) پھر داغ دیا اوسپر

عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلٰى أَكْحَلِهِ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُبی بن کعب کو احزاب کے جنگ مین ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اون کے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالے عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اُسکو تیر کی پہل سے اپنے ہاتھ سے اُنکا ہاتھ سوج گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک مین بھی دوا ڈالی (یعنے ناس لی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنے دیتے تھے) تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهٗ فِيْ جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اللہ اوس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤن دہونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کہلانا مفید ہے مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکھتے ہین کہ سر پر برف رکھین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کہلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے اوترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپنے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے موتہہ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تہے (یہ سزا دی آپنے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) **عَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلٰى مَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تہین انہون نے کہا مین اپنے ایک بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابہی کہانا نہین کہایا تہا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہہ پر چہڑک دیا اور مین ایک بچہ کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو مین نے دبایا تہا (اونگلی سے) عذرہ کی بیماری مین (عذرہ حلق کا ورم ہے) آپ نے فرمایا کیون تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گہانٹی سے تم لازم کر لو عود ہندی (کوٹ) کو اس مین سات بیماریون کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (ربانجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب مین اوسکا منہ مین لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی مین قسط کہتے ہین اور ہندی مین اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بحر الجواہر مین ہے کہ وہ تیسرے درجہ مین گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے جہڑکنے سے اور سر درد ون کو اوسکا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن لوگون نے ذات الجنب مین قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہین کہ بلغمی ذات الجنب مین قسط مفید ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑہاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بہی قاتل ہے جب شہد مین ملا کر استعمال کیا جاوے اور چہائیون کو دور کر دیتا ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہین انتہی مختصراً

عن اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا

ذَالِکَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا **ترجمہ** اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ مہاجرات پہلی عورتون مین سے تہین جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اپنا ایک بچہ لیکر جس نے اناج نہین کہایا تہا اور عذرہ کی بیماری سے اونہون نے اوسکا حلق دبایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑہانے سے (او انگلی یا لکڑی سے یا گہیرنی سے چڑہ کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس مین سات بیماریون کا علاج ہے ایک اون مین سے ذات الجنب بہی ہے عبید اللہ نے کہا اُم قیس نے مجہ سے بیان کیا کہ اُسی بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چہڑک دیا اور اُسکو دہویا نہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے مین شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹہیک ہے اور بعضے کہتے ہین رائی مراد ہے اور بعضون نے کہا بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بہی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریون مین جو بادی اور بلغمی ہون اکسیر کا حکم رکہتی ہے اور پیٹ کے کیڑون کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث مین تمام بیماریون سے مراد سردی کی بیماریان ہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ **ترجمہ** دونون روایتونکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَ

خَاصَّتَهَا امَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی جب اون کے گھر مین کوئی مرجاتا تو عورتین جمع ہوتین پھر چلی جاتین صرف اون کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اوسوقت وہ حکم کرتین ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ ہوسی یا آٹے کا کبھی اوسمین شہد بھی ملاتے ہین) پھر وہ پکتا اوس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اوسپر ڈالدیتین پھر وہ کہتین عورتون سے کہاؤ اوسکو کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اُس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّیْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بہائی کو دست آرہے ہین آپنے فرمایا اُسکو شہد پلاوی اوس نے پلادیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پھر یہی فرمایا کہ شہد پلاوے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا مین نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپنے فرمایا اللہ تعالی سچا ہے اور تیرے بہائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اوس نے شہد پلایا وہ اچھا ہوگیا **ف** شہد مین بالخاصیت شفا ہی خود قرآن مجید مین اوسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اُسکا علاج اسہال ہی اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسیواسطے شہد پلانے سے دست بڑہتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اسپر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہمنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اسلیے نہین کہ حدیث کی تصدیق

ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹ کہیں تو ہم طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعوی ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اسکا مطلب صحیح بیان کریں گے (نووی سے زیادہ) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُہٗ فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکَہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْہُ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک مین طاعون ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی مین طاعون نمود ہو تو مت نکلو بھاگ کر اوس کے ڈر سے

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا اونگلیوں یا اور کہیں بدن مین نمود ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا ہی طاعون کو کہتے ہین اور وبا ہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک مین بکثرت نمود ہو اور دوسرے ملکون مین نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ مبارک میں شام مین نمود ہوئی تھی وہ طاعون تھی جسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور اسکا بیان مقدمہ کتاب مین گذرا اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے صحیحین مین ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بہاگے اللہ کی تقدیر پر بہروسا کرکے
اوس کو شہید کا ثواب ہے اور طاعون کے ڈر سے بہاگنا منع ہے حضرت عایشہ نے کہا وہ ایسا
ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بہاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بہاگنا اور جہان
طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکہا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسیٰ اشعری اور مسروق اور اسود بن
ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بہاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بہاگو پہاڑون کی گہاٹیون
اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے اور ان لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ
ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجہین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والا
بہاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے
کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بہاگنے والے کے
لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بہاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والے
کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بہاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون
کے ملک مین جانا اور وہان سے بہاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صاف موجود ہے
البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **مترجم** کہتا ہے
طاعون یا وبا سے بہاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون
مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان ان سے بچ نہین سکتا
اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہے کیونکہ حکما نے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق
مائت پہر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہے اس سے بہاگنا ہماری کتنی بڑی بیوقوفی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ مِنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا
کہدو اے محمد موت یا قتل سے بہاگنا کچھ فایدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے بہی تو چند روز اور جئین گے
پہر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بہی دنیا مین رہین پہر بہی دنیا سے سیری
نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے
اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطاعون آیة الرجز ابتلی الله عز وجل به ناسا
من عباده فاذا سمعتم به فلا تدخلوا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تفروا منه
هذا حدیث القعنبی وقتیبة نحوه **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالی نے اپنے بعضے بندون
کو آزمایا ہے جب تم سنو کسی ملک مین طاعون نمود ہوا تو وہان مت جاؤ اور جب تم وہین ہو تو وہان
سے مت بھاگو **عن** اسامة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان هذا الطاعون رجز سلط علی من کان قبلکم او علی بنی اسرائیل فاذا کان بارض
فلا تخرجوا منها فرارا منه واذا کان بارض فلا تدخلوها **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن عامر بن سعد اخبره ان رجلا سال سعد بن ابی وقاص عن الطاعون فقال
اسامة بن زید رضی الله تعالی عنهما انا اخبرک عنه قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم هو عذاب او رجز ارسله الله تعالی علی طائفة من بنی اسرائیل او ناس
کانوا قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوها علیه واذا دخلها علیکم فلا
تخرجوا منها فرارا **ترجمہ** عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے
پوچھا طاعون کو اسامہ نے کہا مین بیان کرتا ہون تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
جو اوپر گزرا **عن** عمرو بن دینار باسناد ابن جریج نحو حدیثه **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم انه قال ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلکم
ثم بقی بعد بالارض فیذهب المرة ویاتی الاخری فمن سمع به بارض فلا یقدمن
علیه ومن وقع بارض وهو بها فلا یخرجنه الفرار منه **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا
تھا پھر وہ زمین مین رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک مین طاعون
ہے وہان نہ جاوے اور جب اوسی کے ملک مین طاعون نمود ہو تو وہان سے بھاگے بھی نہین
عن الزهری باسناد یونس نحو حدیثه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

حَبِيْبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَنْ مَنْ قَالُوْا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوْا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيْتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا قَالَ حَبِيْبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ مین تھے مجکو خبر پہونچی کہ کوفہ مین طاعون نمود ہوا ہے تو عطا بن یسار اور اور لوگون نے مجہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی ملک مین ہو اور وہان طاعون شروع ہو تو مت بہاگ وہان سے اور جب تجکو خبر پہونچے کسی ملک مین طاعون نمود ہونے کی تو وہان مت جا مین نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی اونہون نے کہا عامر بن سعد سے مین اون کے پاس گیا لوگون نے کہا وہ نہین ہین مین اون کے بہائی ابراہیم بن سعد سے ملا اون سے پوچہا اونہون نے کہا مین موجود تہا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگون کو ہوا تہا پہر جب یہ بیماری کسی ملک مین شروع ہو اور تم وہان موجود ہو تو وہان سے مت بہاگو اور جب تمکو خبر پہونچے کہ کسی ملک مین یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہان مت جاو حبیب نے کہا مین نے ابراہیم سے پوچہا تمنے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور سعد نے اونہون نے انکار نہین کیا ابراہیم نے کہا ہان مین نے سنا

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيْثِ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ **عَنْ** إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ **عَنْ**
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ
حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى
إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ
الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ
بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ
قَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ
الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا
مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا
نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا
يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ
لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ
أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ
اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ
حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا
فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ❊

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام

کیطرف نکلو جب سرغ مین پہونچو (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات کی اجناد کے لوگون نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور ساردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا نمود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے دونو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور اون سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا پہیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب نہین سمجھتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجھتے اونکو وبائی ملک مین لے جانا حضرت عمر نے کہا اچہا اب تم لوگ جاؤ پہر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا انہون نے مشورہ لیا اون سے انصار بہی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پہر کہا اب قریش کے بوڑہون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے یا فتح کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بہی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا ہم مناسب سمجھتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ لیجیے آخر حضرت عمر نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹونگا) یہ سنکر صبح لوگ بہی سوار ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بہاگتے ہو حضرت عمر نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر برا جانتے تہے انکا خلاف کرنے کو ہان ہم بہاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین چراؤ تو اسکی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بہی اسکی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اسکا فعل قابل تعریف کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بہی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جو ملک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور وہ ہرے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر
الٰہی ہے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا توکل اور
تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجاوے اسوقت صبر اور سکوت اور رضا لازم ہے یہ نہ
کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **ف** اتنے میں عبدالرحمن
بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی
دلیل موجود ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک
میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں یہ سنکر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اللہ کا شکر کیا (انکی راے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے
عن مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ
لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ رَعَى الْجَدْبَ وَتَرَكَ الْخِصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَسِرْ اِذًا فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوعبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا
ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چراوے اور اچھا کنارہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا
ابوعبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو پھر چلو پھر وہ چلے یہانتک کہ
مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **عن**
ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ
اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ
فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا
فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّمَا انْصَرَفَ
بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہے حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پہیلنے کی
عبد الرحمن بن عوف نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو
کسی ملک مین وبا پہیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پہیلے اور تم وہین ہو تو
مت نکلو وہانسے بہاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ
سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگون کے ساتھ لوٹے عبد الرحمن بن عوف
کی حدیث سنکر **باب** لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ
وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نو اور غول
یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکہین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى ۔ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ
فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيْءُ الْبَعِيْرُ
الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز
نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے
ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پہر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور اون مین جاتا
ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاوین
ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اوس سے
مراد نفی ہے اوس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل
الہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتھ رکہنے سے منع کیا ہے اوس مین احتیاط اور پرہیز
کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہوتا ہے اوس کو نہ کرنا چاہیے
اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر
سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسئ یہ غلط ہے یا
صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجہتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں
کرتے اور ہامہ سے مراد اُلو ہے اوسکو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے
کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بنجاتی ہے انتہے مختصراً مع زیادة **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ولا صفر ولا
ہامۃ فقال اعرابی یا رسول اللہ بمثل حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں
یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی فقام اعرابی فذکر بمثل حدیث
یونس وصالح وعن شعیب عن الزہری قال حدثنی السائب بن یزید ابن اخت
نمر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا صفر ولا
ہامۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف رضی
اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ویحدث
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یورد ممرض علی مصح قال ابو سلمۃ
کان ابو ہریرۃ یحدثہما کلیہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
صمت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بعد ذلک عن قولہ لا عدوی واقام
علی ان لا یورد ممرض علی مصح قال فقال لہ الحارث بن ابی ذباب وہو ابن عم
ابی ہریرۃ قد کنت اسمعک یا ابا ہریرۃ تحدثنا مع ہذا الحدیث حدیثا آخر
قد سکت عنہ کنت تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی فابی
ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان یعرف ذلک وقال لا یورد ممرض علی مصح
فماراہ الحارث فی ذلک حتی غضب ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرطن بالحبشیۃ
فقال للحارث اتدری ماذا قلت قال لا قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انی
قلت ابیت قال ابو سلمۃ ولعمری لقد کان ابو ہریرۃ یحدثنا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی فلا ادری انسی ابو ہریرۃ او نسخ احد
القولین الآخر **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بہی بیان کرتے تہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس **ف** لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ
کو تندرست اونٹ والے پر یعنے تندرست اونٹون کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکہا گیا **ف**
ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ ان دونو حدیثون کو رسول اسد صلعم سے روایت کرتے تہے پہر بعد اوسکے اونہون نے یہ حدیث
کہ بیماری نہین لگتی اسکو چہوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست
اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بہائی تہے اون سے کہا اے ابو ہریرہ ہم سنا
کرتے تہے تم اسحدیث کے ساتہہ دوسری ایک حدیث بہی بیان کرتے تہے اب تم اوسکو نہین بیان کرتے وہ
یہ حدیث ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی ابو ہریرہ نے انکار کیا اور کہا مین
اسحدیث کو نہین پہچانتا البتہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر
حارث نے اونسے جہگڑا کیا اس مین ابو ہریرہ غصے ہوئے انہون نے حبش کی زبان مین کچہ کہا پہر حارث سے
پوچہا تم سمجہے مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین ابو ہریرہ نے کہا مین نے یہی کہا کہ مین انکار کرتا ہون اس
حدیث کے بیان کرنیکا ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہ ہم سے اسحدیث کو بیان کیا کرتے تہے کہ رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین پہر معلوم نہین ابو ہریرہ اسحدیث کو بہول گئے یا ایک
حدیث سے دوسری حدیث کو انہون نے منسوخ سمجہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث
کو بہول جاوے تو اوس کی صحت مین خلل نہین ہوتا بلکہ اوسپر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابو ہریرہ کے
سائب بن یزید اور جابر بن عبد اسد اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی
چیز نہین پہر اوس کے ثبوت مین کیا شک ہے انتہی **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِکَ لَا یُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اسد صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر **ف** نوء کہتے ہین ستارہ کے طلوع
اور غروب کو عرب گمان کرتے تہے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچہتر سے بارش سمجہتے ہین اور بعضون
نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اسکی مرضی اور حکم

سے ہے تاروں کو اسمین دخل نہین اور اسکا بیان کتاب الصلوٰۃ مین گذر چکا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا غُوْلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** یعنی عوام کہتے ہین کہ جنگل مین

غیلان رہتے ہین انکو غول کہتے ہین رات کو چراغون کیطرح چمکتے ہین مسافر کو راہ بتلا دیتے ہین مار ڈالتے ہین یہ

سب غلط ہے غول وول کچھ نہین فقط وہم ہی وہم ہے اور جنگل مین جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین

کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیون مین بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان مین اس قسم کی

روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضون نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہین ہے بلکہ غرض ابطال ہے

اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتین بدلتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی

کو بہکا نہین سکتا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب غیلون کا زور ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت مین ہے کہ میری

کھجور کو غول آنکر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عَنْ** جَابِرٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا عَدْوٰی وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عَنْ** اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یَذْکُرُ

اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَھُمْ قَوْلَہٗ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِیْلَ لِجَابِرٍ کَیْفَ قَالَ کَانَ یُقَالُ دَوَابُّ

الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ یُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ ھٰذِہِ الْغُوْلُ الَّتِیْ تَغَوَّلُ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہون نے

سنا جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہین صفر کچھ نہین غول

کچھ نہین ابن جریج نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کو

کہتے ہین جابر سے کہا گیا کیونکر انہون نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے مین اور غول کی تفسیر بیان نہین کی

ابو الزبیر نے کہا غول وہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو) **باب** الطِّیَرَۃِ وَالْفَالِ وَمَا یَکُوْنُ فِیْہِ الشُّؤْمُ بدفالی

اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ

یَسْمَعُھَا اَحَدُکُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہین

(یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

میں سنو عن الزہری بہذا الاسناد مثلہ وفی حدیث عقیل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل سمعت وفی حدیث شعیب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال معمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھ کو پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال قیل وما الفال قال الکلمۃ الطیبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ واحب الفال الصالح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھ کو پسند ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا طیرۃ واحب الفال الصالح ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں ف شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہ سالم کی آواز سنے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاویگا یا کوئی کام ہو اور وہ واجد کا لفظ سنے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خان کوئی شخص ملے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی الدار والمراۃ والفرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ وانما الشوم فی ثلاثۃ المراۃ والفرس والدار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشوم بمثل حدیث مالک لا یذکر احد منہم فی حدیث ابن عمر العدوی والطیرۃ غیر یونس بن یزید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان یک من الشوم شیء حق ففی الفرس

وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہوتے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی **ف** نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں امام مالک اور ایک طایفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالےٰ سبب کر دیتا ہے ہلاک کا اسیطرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھو نحوست ان تین چیزون میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت علما نے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اسکو نکال دے بیع اور طلاق سے اور بعضون نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہون اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق نالایق ہو انتہی مختصرا

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكَهَانَةِ وَاِتْيَانِ الْكُهَّانِ کہانت کی حرمت اور کاہنون کے پاس جانیکی حرمت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهٗ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے مین کیا کرتے تھے ہم کاہنون کے پاس جایا کرتے آپنے فرمایا اب کاہنون کے پاس مت جاؤ میں نے کہا ہم برا شگون لیا کرتے تھے آپنے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل مین گذرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو **ف** قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اسکو آیندہ باتین آسمان کی خبرین لاکر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبرین جو دور دراز ہوتی
ہین اور پوشیدہ ہوتی ہین بتا دیوے اور اس قسم کا اب بہی ہونا بعید از قیاس نہین لیکن معتزلہ اور
بعض اہل کلام نے ان دونون قسمون کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے زور
سے آیندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند مین بہی بتلاتے ہین اور یہ قوت اللہ تعالے
بعض لوگون مین پیدا کرتا ہے لیکن اکثر انکی خبرین جہوٹ ہوتی ہین اسی قسم مین ایک عرافت بہی
ہے جو عرافت جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہین عراف اسباب اور علامات سے آیندہ واقعہ کو پہچان
لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسمون کو کہانت کہتے ہین اور شرع نے ان سب کو جہوٹا کہا
اور سب کے پاس جانے سے اور انکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ
فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ
وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا بعضے لوگ لکیرین
کہینچتے ہین آپنے فرمایا ایک پیغمبر بہی لکیرین کرتے تہے پہر اگر کوئی اوسیطرح لکیرین کرے تو خیر
ف اسکی بات ایک آدہ سچ ہو جاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیرین کرنا کسیکو معلوم نہین
اسوجہ سے آیندہ کی بات بہی دریافت نہین ہوسکتی بعضون نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام
تہے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہین ریت کو وہ ریت مین لکیرین کہینچتے مترجم نے رمال
کا امتحان لیا ہے اور انکی باتین سب غلط پائین اور اسکی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تہا وہ
باقی رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے مین مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈہکوسلون پر اعتقاد
رکہتے ہین اور قرآن اور حدیث پر التفات نہین کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع
ہے انکے ہوتے ہوئے علم نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہین ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ

یخطفها الجنی فیقذفها فی اذن ولیہ یزید فیہا مائۃ کذبۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتین جو نجومی کہتے ہین اور وہ سچ نکلتے ہین آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اسکو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے اور سو جھوٹ اوسمین بڑھا دیتا ہے

عن عائشۃ قالت سال اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانہم یحدثون احیانا الشیء یکون حقا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا اکثر من مائۃ کذبۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے بعض لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنون کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہین کچھ اعتبار کے لائق نہین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات انکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن اوڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے جیسے مرغ مرغ کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اسکی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح جن کی بات اسکا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہین سمجھتے) پھر وہ اسمین اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہین (اور لوگون سے کہتے ہین) عن ابن شہاب بہذا الاسناد نحو روایۃ معقل عن الزہری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن عبد اللہ بن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینما ہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم فاستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماذا کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی بمثل ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم کنا نقول ولد اللیلۃ رجل عظیم ومات رجل عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لا یرمی بہا لموت احد ولا لحیاتہ ولکن ربنا تبارک وتعالی اسمہ اذا قضی امرا سبح حملۃ العرش ثم سبح اہل السماء الذین یلونہم حتی یبلغ التسبیح اہل ہذہ السماء الدنیا ثم قال الذین یلون حملۃ العرش لحملۃ العرش ماذا قال ربکم فیخبرونہم ماذا قال قال فیستخبر بعض اہل السموات بعضا حتی یبلغ الخبر ہذہ السماء الدنیا فتخطف الجن السمع فیقذفون الی اولیائہم ویرمون بہ فما جاؤا بہ علی وجہہ فہو حق ولکنہم یقذفون فیہ ویزیدون ترجمہ عبد اللہ بن عباس

سے روایت ہی جیسا ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
بیٹھے تھے اتنے مین ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپنے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے مین کیا کہتے تھے
جب ایسا واقعہ ہوتا او نہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے مین
یون کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہی یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی
کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہین ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے
اوٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہین پہر اون کے آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح
کہتے ہین یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والون تک پہونچتی ہے پہر جو لوگ عرش اوٹھانے والے
فرشتون سے قریب ہین وہ اون سے پوچھتے ہین کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہین اسیطرح
آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہین یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والون تک آتی
ہے اوس کو وہ جن اوڑا لیتے ہین اور اپنے دوستون کو آکر سناتے ہین فرشتے جب اون جنون کو دیکھتے
ہین تو ان تارون سے مارتے ہین (تو یہ تارے اون کے کوڑے ہین) پہر جو خبر جن لاتے ہین اگر
اتنی ہی کہین تو سچ ہے لیکن وہ جہوٹ ملاتے ہین اوس مین اور زیادہ کرتے ہین **عن** عبد اللہ
بن عباس قال اخبرني رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار وفي
حديث الاوزاعي ولكن يقرفون فيه ويزيدون وفي حديث يونس ولكنهم يرقون ما
يزيدون وكذا في حديث يونس وقال الله حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال
ربكم قالوا الحق وفي حديث معقل كما قال الاوزاعي ولكنهم يقرفون فيه و
يزيدون **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** صفية عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه
وسلم عن النبي صلعم قال من اتى عرافا فسأله عن شيء لم يقبل له صلوة اربعين ليلة **ترجمہ**
صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تہین آپنے فرمایا جو شخص عراف
کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچھے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول
نہو گی **ف** معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا
گناہ ہے پہر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت مین ہی کہ وہ کافر ہو جاوے گا
ہمارے زمانے مین بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہین جو شرع کی پکی پکی باتون کا انکار کرتے ہین لیکن

نجومی اور بدشگونی پر اعتقاد رکھتے ہیں ضعفا کی ہنسی اُنکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوه جذامی سے پرہیز کرنیکا بیان
عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلعم انا قد بايعناك فارجع
ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے اُنہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلعم نے
اسکو کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے **ف** اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ
کھایا اور فرمایا کہا اللہ پر بھروسا ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور اُنکے نزدیک پرہیز کی
حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعض
علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور
لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا (نووی مختصراً) **كتاب** قتل الحيات وغيرها
سانپوں کے مارنے کا بیان **عن** عائشة قالت امر رسول الله صلعم بقتل ذي الطفيتين فانه يلتمس البصر
ويصيب الحبل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دھاری والے سانپ کو مارڈالنے کا کیونکہ
وہ آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے **عن** هشام بهذا الاسناد وقال الابتر وذو الطفيتين
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں دُم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر عن النبي صلعم قال اقتلوا الحيات
وذا الطفيتين والابتر فانهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر قال فكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها فابصره
ابو لبابة بن عبد المنذر او زيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال انه قد نهي عن ذوات البيوت **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور
دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے
اسکو مارڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے اُنکو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع
کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بقتل الكلاب
يقول اقتلوا الحيات والكلاب واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبالى
قال الزهري ونرى ذلك من سميهما والله اعلم قال سالم قال عبد الله بن عمر فلبثت لا اترك حية
اراها الا قتلتها فبينا انا اطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بي زيد بن الخطاب رضي الله عنه
وابو لبابة وانا اطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
امر بقتلهن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن ذوات البيوت

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتون کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو دہاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونون بینائی کہو دیتے ہین اور پیٹ والیون کا پیٹ گرا دیتے ہین۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر مین یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا مین تو جو سانپ دیکہتا اوسکو فوراً مار ڈالتا ایک بار مین گھر کے سانپون مین سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابو لبابہ میرے سامنے سے گذرے اور مین اسکا پیچھا کر رہا تہا انہون نے کہا ٹھہرا اے عبد اللہ مین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم دیا ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابو لبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کہولنے کے لیے اون کے گھر مین تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاوین اتنے مین لڑکون نے سانپ کی ایک کینچلی پائی عبد اللہ نے کہا سانپ کو ڈہونڈہو اور مار ڈالو ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپون کے مارنے سے جو گھر مین ہون

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ ترجمہ نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سب سانپون کو مار ڈالتے یہانتک کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اوس دن سے عبد اللہ

بن عمر نے موقوف کر دیا عن نافع انه سمع ابا لبابة رضی الله تعالی عنه یخبر ابن عمر رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل الجنان ترجمہ نافع نے سنا ابو لبابہ سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے عن ابی لبابة رضی الله تعالے عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل الجنان التی فی البیوت ترجمہ ابو لبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان سانپون کے مارنے سے جو گھر مین رہتے ہین عن نافع ان ابا لبابة بن عبد المنذر الانصاری رضی الله تعالی عنه وکان مسکنه بقباء فانتقل الی المدینة فبینما عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنه جالس معه یفتح خوخة له اذا هم بحیة من عوامر البیوت فارادوا قتلها فقال ابو لبابة رضی الله تعالی عنه انه قد نهی عنهن یرید عوامر البیوت وامر بقتل الابتر وذی الطفیتین وقیل هما اللذان یلتمعان البصر ویطرحان اولاد النساء ترجمہ نافع سے روایت ہے ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کا گھر قبا مین تھا وہ مدینہ چلے آئے ایک بار عبد اللہ بن عمر اون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے ایک ہی ایکا ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑے عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا ابو لبابہ نے کہا اون کے مارنے سے ممانعت ہے یعنے گھر کے سانپون سے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے ہین اور عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین عن نافع قال کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنه یوما عند هدم له فرای وبیص جان فقال اتبعوا هذا الجان فاقتلوه قال ابو لبابة الانصاری رضی الله تعالی عنه انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل الجنان التی تکون فی البیوت الا الابتر وذا الطفیتین فانهما اللذان یخطفان البصر ویتبعان ما فی بطون النساء ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہان سانپ کی کیچلی دیکھی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسکو مار ڈالو ابو لبابہ نے کہا مین نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا اون سانپوں کے مارنے سے جو گھروں مین رہتے ہین مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیرین ہوتی ہین کیونکہ یہ دونو بینائی او چک لیتے ہین اور حبب نظر ملاتے ہین اور عورتونکا پیٹ گرا دیتے ہین ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اونکی نظر مین یہ تاثیر ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْصُدُ حَيَّةً نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی ابو لبابہ عبداللہ بن عمر کے پاس گذرے وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تہا وہان کہڑے ہوے ایک سانپ کو تاک رہے تہے اخیر تک **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے ہوے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہین اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل مین ہو یا گھروں مین سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہین اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہی کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہان سانپوں کی شکل پر رہتا تہا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ گھروں کے سانپوں کو ہر شہر مین بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد مین بہی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھر کے سانپوں مین بہی دو دہاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہی کہ سانپ سے یون کہے مین تجہکو قسم دیتا ہون اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا تہا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آیندہ مت نکلنا۔ پہر اگر وہ نکلے تو اسکو مار ڈالے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً اِنْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے غار مین اوسوقت آپ پر سورۂ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا اتری تہی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تہے استنے مین ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو ہم لپکے اوس کے مارنے کو وہ

نکلکر جلد یا آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے اُسکو بچایا تمہارے ہاتھہ سے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے **عن**
الاعمش بهذا الاسناد بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله رضي الله تعالى
عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر محرما بقتل حية بمنى **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندہے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا مین **عن** عبد الله رضي الله تعالى عنه قال بينما نحن مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في غار بمثل حديث جرير وابي معاوية **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابي السائب مولى هشام بن زهرة انه دخل على ابي سعيد الخدري رضي
الله تعالى عنه في بيته قال فوجدته يصلي فجلست انتظره حتى يقضي صلاته
فسمعت تحريكا في عراجين في ناحية البيت فالتفت فاذا حية فوثبت لاقتلها
فاشار الي ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الى بيت في الدار فقال اترى هذا البيت
فقلت نعم فقال كان فيه فتى منا حديث عهد بعرس قال فخرجنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى الخندق فكان ذلك الفتى يستاذن رسول الله صلى الله
عليه وسلم بانصاف النهار فيرجع الى اهله فاستاذنه يوما فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم خذ عليك سلاحك فاني اخشى عليك قريظة فاخذ الرجل
سلاحه ثم رجع فاذا امراته بين البابين قائمة فاهوى اليها بالرمح ليطعنها به واصابته غيرة
فقالت له اكفف عليك رمحك وادخل البيت حتى تنظر ما الذي اخرجني
فدخل فاذا بحية عظيمة منطوية على الفراش فاهوى اليها بالرمح فانتظمها
به ثم خرج فركزه في الدار فاضطربت عليه فما ندري ايهما كان اسرع
موتا الحية ام الفتى قال فجئنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرنا ذلك له
وقلنا له ادع الله يحييه لنا فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال ان بالمدينة جنا
قد اسلموا فاذا رايتم منهم شيئا فاذنوه ثلاثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه
فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو السائب سے روایت ہے جو غلام تہا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ابو السائب نے کہا مین نے اُنکو نماز مین پایا تو مین بیٹھہ گیا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا استنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین
مین نے اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹہ جا مین
بیٹہ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مین نے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہرون کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور موقع دیکہکر مشرکون کیطرف ہوگئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتہیار لیے جب اپنے گہر پر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون پٹون کے بیچمین دروازے
پر کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اوٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جا کر دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اوٹہایا اور اوسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالی اوس جوان کو پہر جلا دیوے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوگئے ہین پہر اگر سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک اونکو خبردار کرو (اوسیطرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلین اونکو مار ڈالو
وہ شیطان ہین (یعنے کافر جن ہین یا شریر سانپ ہین) **عن** اسماء بن عبید حدثنا
عن رجل يقال له السائب وهو عندنا ابو السائب قال دخلنا على ابي سعيد الخدري
رضي الله تعالى عنه فبينما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سريره حركة فنظرنا فاذا حية
وساق الحديث بقصته نحو حديث مالك عن صيفي وقال فيه فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان لهذه البيوت عوامر فاذا رأيتم شيئا منها فحرجوا عليه
ثلثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کے تلے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھروں میں عمر والے سانپ تھے ہیں جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن
تک اُن کو تنگ کرو یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تمکو تکلیف پہنچے گی اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں
تو اُسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو **عن**
اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ سَمِعتُہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ بِالمَدِینَةِ نَفَرًا مِنَ الجِنِّ قَد اَسلَمُوا فَمَن رَاٰی شَیئًا مِن هٰذِهِ العَوَامِرِ فَلیُؤذِنهُ
ثَلَاثًا فَاِن بَدَا لَهُ بَعدُ فَلیَقتُلهُ فَاِنَّهُ شَیطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے
ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اوسکو تین بار خبر دیوے اگر وہ
اسپر بھی نکلے تو اُسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے **باب** اِستِحبَابِ قَتلِ الوَزَغِ گرگٹ کا
مارنا مستحب ہے **عن** اُمِّ شَرِیکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا
بِقَتلِ الاَوزَاغِ **ترجمہ** اُم شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا گرگٹوں
کے مارنے کا **عن** اُمِّ شَرِیکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهَا اَنَّهَا اِستَأمَرَتِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی قَتلِ الوِزغَانِ فَاَمَرَ بِقَتلِهَا وَاُمُّ شَرِیکٍ اِحدٰی نِسَاءِ بَنِی عَامِرِ بنِ
لُؤَیٍّ اِتَّفَقَ لَفظُ حَدِیثِ ابنِ اَبِی خَلَفٍ وَعَبدِ بنِ حُمَیدٍ وَحَدِیثُ ابنِ وَهبٍ قَرِیبٌ مِنهُ
ترجمہ اُم شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم
دیا اُن کو مارنیکا۔ یہ اُم شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی **عن** سَعدٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتلِ الوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَیسِقًا **ترجمہ**
سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اُسکا نام فویسق
رکھا یعنے چھوٹا فاسق) **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِلوَزَغِ الفُوَیسِقُ زَادَ حَرمَلَةُ قَالَت وَلَم اَسمَعهُ اَمَرَ بِقَتلِهِ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ
کو فویسق کہا حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اوسکو مار ڈالنے کا **عن**
اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن قَتَلَ

وَزَغَةً فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُوْلٰى فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مارڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار مین مارے اُوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی مار سے کم اور جو تیسری مار مین مارڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری مار سے کم **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيْرًا وَحْدَهُ فَاِنَّ فِي حَدِيْثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مارڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوینگی اور دوسری مار مین اُس سے کم اور تیسری مار مین اُس سے کم **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی مار مین جو گرگٹ کو مارڈالے تو اوسکو لیے ستر نیکیان لکھی جاوینگی **ف** نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے ۔ بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابرہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ ... پھونک بھڑکاتا تھا اسو سطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہوا

باب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِي اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالی کی پاکی بولتی تہی **ف** پہر اگر اللہ تعالی کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے انکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بہی تباہ ہو جاوین تو کیا بعید ہے **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ہماری مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اور اس مین ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑیا کو مارنے سے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اترے انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا چہتہ نکالا گیا پہر اونہون نے حکم دیا وہ جلایا گیا تب اللہ تعالی نے انکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تہا) تو نے سزا دی ہوتی (اور دوسرون کا کیا قصور تہا) **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ بلی کے مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہانتک کہ وہ مر گئی پہر اوسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم مین گئی القاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہو گی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور
بڑھ گئی نووی علیہ الرحمت نے کہا صحیح ہو کہ وہ مسلمان تہی لیکن اُس گناہ کی وجہ سے جہنم مین گئی
اور یہ گناہ صغیرہ نہین ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ
ہمیشہ جہنم مین رہے گی) اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی حبس اوسکو قید مین رکہا نہ اُسکو چہوڑا
کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ترجمہ دونون روایتون کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ
تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جسکو اُسنے کہانا نہ دیا
نہ پانی نہ اُسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ
حَشَرَاتِ الْاَرْضِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ترجمہ وہی
جو گذر چکا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا جانورونکو
پلانے اور کہلانے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا
فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ
خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ
مین جا رہا تہا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنوان ملا وہ اوس مین اُترا اور پانی پیا پہر نکلا تو ایک
کتے کو دیکہا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کہا رہا ہے وہ شخص

بولا اس کتے کا بہی حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تہا پہر وہ کنوے مین اترا اور اپنے موزے مین
پانی بہرا اور موزہ منہ مین لیکر اوپر چڑہا اور وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اُس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا لوگون
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو ان جانورون کو پلانے اور کہلانے مین بہی ثواب ہی آپنے فرمایا ہر تازی جگر والے مین
ثواب ہی یعنے ہر حیوان کو جو موذی نہو **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان امرأة بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانہ من العطش فنزعت لہ بموقہا فغفر
لہا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرامکار
عورت نے ایک کتے کو دیکہا گرمی کے دنون مین جو کنوے کے گرد پہر رہا تہا اور اپنی زبان باہر نکالدی تہی اُس عورت
نے اپنی موزے سے پانی نکالا اور اُس کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اسکو بخشدیا **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما کلب یطیف برکیة قد کاد یقتلہ العطش اذ راتہ
بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقہا فاستقت لہ بہ فسقتہ ایاہ فغفر لہا بہ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوے کے گرد پہر رہا تہا جو
پیاس کے مارے مرنے کو تہا اُسکو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکہا تو اپنا موزہ اُتارا اور اُسکو پانی پلایا اللہ
تعالی نے اُس نیکی کے بدلے اُسکو بخشدیا

باب النهی عن سب الدهر زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

عن ابی ہریرة سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل یسب ابن آدم الدهر وانا الدهر
بیدی اللیل والنہار **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرا ہاتہ مین ہے رات اور دن میرے اختیار مین ہے **عن**
ابی ہریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ عز وجل یؤذینی ابن
آدم یسب الدهر وانا الدهر اقلب اللیل والنہار **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی مجہے ایذا دیتا ہی برا کہتا ہے زمانے کو اور مین خود زمانہ ہون (یعنے
زمانے سے کوئی کام نہین ہوتا ہی بلکہ کام کرنیوالا مین ہون) پلٹتا ہون رات اور دن کو **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تبارک وتعالی یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبة الدهر
فلا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فانی انا الدهر اقلب لیلہ ونہارہ فاذا شئت قبضتہما **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

تکلیف دیتا ہے مجھکو آدمی کہتا ہے ہائے کمبختی زمانے کی تو کوئی تم میں یوں نہ کہے ہائے کمبختی زمانے کی اسلیئے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن لاتا ہوں جب میں چاہونگا توراتِ اور دن موقوف کردونگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنے زمانے کو اسواسطے کہ اللہ تعالے خود دہر ہے (یعنے دہر کچھ نہیں کر سکتا کرنے والا اللہ ہی ہے) **ف** نووی نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالی خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اسکا سبب یہ ہی کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالی دہر ہے یعنے تم جسکو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہونچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہی تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ

باب کَرَاهَةِ تَسْمِیَةِ الْعِنَبِ کَرْمًا

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت **ف** عرب لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے کرم کے معنے بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اسکی شراب کو کرم کہتے جب شراب حرام ہوا تو آپ نے انگور کے لیے اس نام کے بولنے کی بھی ممانعت کردی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوے دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ لِلْعِنَبِ الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے (اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ تعالی کو برا کہنا ہے) اور نہ کوئی تم میں سے انگور کو کرم کہے اسلیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو
کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تسموا العنب الکرم فان الکرم ھو المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم الکرم
فان الکرم قلب المؤمن ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے عن ھمام بن منبہ
قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل
المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلۃ یعنی العنب
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو
(یعنی انگور کو) عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ ترجمہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو) باب
حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولی والسید عبد یا امۃ یا مولی یا سید ان لفظوں
کے بولنے کا بیان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ
ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی
میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور

تمہاری عورتیں خدا کی بندیاں ہیں لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد میری جوان عورت **ف** دوسری روایت مین ہے غلام بہی یون نہ کہے میرا رب بلکہ یون کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہے اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ نادر کہنے سے قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کو کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکہا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اوٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کے واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے ستولہ معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امتہ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ مین ایسی تعظیم ہے جو حقتعالی سے خاص ہے انتہے مختصرا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکہنا مکروہ ہے گو نام رکہنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکہنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکہنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے موافق نہین اور ان نامون مین اسیطرحکا کذب بہی ہے کس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتی ہین پس بہتر یہ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلے یہ نام رکہے یا پیغمبرون کے نام رکہے جیسے موسے عیسی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہے میرا

جوان اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید **عن** الاعمش بھذا الاسناد
وفي حديثهما ولا يقل العبد لسيده مولاي وزاد في حديث ابي معاوية فان
مولاكم الله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولی نہ کہے
کیونکہ مولی تمہارا اللہ تعالی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں
نہیں ہے اور اسکا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولی کا اطلاق سوا خدا کے اوروں پر آیا ہے۔
عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا يقل احدكم اسق ربك اطعم ربك وضئ ربك وقال لا يقل احدكم
ربي وليقل سيدي مولاي ولا يقل احدكم عبدي امتي وليقل فتاي فتاتي
غلامي **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب
کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے
بلکہ سید یا مولی کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد یا
جوان عورت کہے **باب** كراهة قول الانسان خبثت نفسي یہ کہنا کہ میرا نفس
پلید ہو گیا مکروہ ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل لقست نفسي هذا حديث
ابي كريب وقال ابو بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر لكن **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنے پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا
(خبیث اور پلید کا ذکر لقب ہے اور بہت کریہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے
سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت
ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں) **عن** ابي معاوية بهذا الاسناد
عن سهل بن حنيف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقول احدكم

نسخہ: وضئ

خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر چکا **باب** اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقًا مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھنگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اُس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اوس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی اون دونوں لمبی عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اوسکو نہ پہچانا اوس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا **ف** اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مشک پاک ہے اور اُسکا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اُسکی بیع جائز ہے بالاجماع اور مشک اوس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کیجاوے وہ مردار ہے یا اُسکا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودھ کے ہے اور اُس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہنکر اپنے تئیں لنبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمایش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيبِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دار گھاس دیا جاوے یا خوشبو دار پھول دیا جاوے تو اسکو نہ پھیرے اسلیے کہ اسکا بوجھ

بو جیہہ نہین اور خوشبو عمدہ ہے عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّۃِ غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ وَبِکَافُوْرٍ یَطْرَحُہٗ مَعَ الْاُلُوَّۃِ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا کَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب دہونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس مین اور کچہ ملا نہوتا یا کافور کی اوسکو عود کے ساتہہ ڈالتے پہر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اسیطرح خوشبو لیتے ۔

کِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان مین

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُّہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُّہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُّہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سوار ہوا ایکدن آپنے فرمایا تجہ کو اُمیہ بن ابی الصلت کی کچہ شعرین یاد مین مینے کہا ہان آپنے فرمایا پڑہ مین نے ایک بیت پڑہی آپنے فرمایا اور پڑہ یہانتک کہ مین نے سو بیتین پڑہین عَنْ الشَّرِیْدِ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَہٗ فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اسْتَنْشَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ وَزَادَ قَالَ اِنْ کَادَ لَیُسْلِمُ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ قَالَ فَلَقَدْ کَادَ یُسْلِمُ فِیْ شِعْرِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیہ بن ابی الصلت کی شعرون کو پسند کیا اور زیادہ پڑہنے کی خواہش کی کیونکہ اُن مین اقرار تہا توحید الٰہی کا اور اقرار تہا حشر کا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر مین فحش مضمون نہو اُسکا پڑہنا اور سننا جائز ہے اگرچہ

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہی کہ بہت شعرین پڑہا کرے یا بہت شعرین یاد کرے لیکن قلیل مین کوئی قباحت نہین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگون نے کہا ہی لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی ہین شاعر) الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اسکا ترجمہ اردو مین یہ ہے ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس مین یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تہا کیونکہ اوس کے عقائد اچہے تہے گو وہ اسلام سے محروم رہا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالتہ الشعراء الا کل شیء ما خلا اللہ باطل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ما زاد علی ذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف الرجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل یریہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بہرے یہان تک کہ اوس کے پہیپہڑے تک پہونچے یہ اوس کے حق مین بہتر ہے اپنے پیٹ مین شعرین بہرنے سے **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریہ خیر من

اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی مین ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور
تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھ تھوڑی سی شعرین بھی یاد
ہون تو کچھ قباحت نہین اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہین بھرا بعض علماء نے مطلقًا شعر کو مکروہ
رکھا ہے اگرچہ اس مین فحش نہ ہو وہ کہتے ہین شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا
ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین سُنی ہین اور پڑہوائی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم
دیا آپنے مشرکون کی ہجو مین شعرین کہنے کا اور آپکے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ مین شعرین
پڑہی ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلاے سلف نے شعرین پڑہی ہین اور کسی نے انکار نہین کیا
البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپنے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ
رات دن شعر مین مصروف ہوگا یا اوسکی شعرین بری ہونگی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ
شَاعِرٌ یُّنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ
لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے ہم عرج (ایک گانون ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جا رہے تھے اتنے مین ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑہ رہا تھا آپنے فرمایا اس شیطان
کو پکڑو اگر تم مین سے کسیکا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے **باب**
تَحْرِیْمِ اللَّعْبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ چوسر کہیلنا حرام ہے **عن** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ
خِنْزِیْرٍ وَّدَمِہٖ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر
کہیلا اوس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ
چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے
کہ چوسر کہیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور
شطرنج ہمارے مذہب مین مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے

م اور اگر شعر کا یہ قول [illegible]

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہوں نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بہی ہو جب بہی اوس صورت مین جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کامون مین خلل نہ پڑے اور نماز مین دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کہیلون مین نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا مین کوئی نہیں اسکو اچہے اور مفید کامون مین صرف کرے۔

کتاب الرؤیا

کتاب خواب کے بیان مین

عن ابی سلمۃ قال کنت اری الرؤیا اعری منہا غیر انی لا ازمل حتی لقیت اباقتادۃ فذکرت ذلک لہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلثا ولیتعوذ باللہ من شرھا فانھا لن تضرہ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے مین خواب دیکہتا تہا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تہی مگر کپڑے نہین اوڑہتا تہا یہانتک کہ مین ابوقتادہ سے ملا اون سے بیان کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے اچہا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پہر جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے یا تہوتہو کرے (بے تہوک کے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اوس کے شر سے پہر وہ خواب اوسکو ضرر نہ کرے گا **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولم یذکر فی حدیثہم قول ابی سلمۃ کنت اری الرؤیا اعری منہا غیر انی لا ازمل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزہری بھذا الاسناد ولیس فی حدیثہما اعری منہا وزاد فی حدیث یونس فلیبصق عن یسارہ حین یہب من نومہ ثلاث مرات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

اِبِی قَتَادَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ
فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّھَا
فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ فَقَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا اَثْقَلَ عَلَیَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا ھُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِھٰذَا
الْحَدِیْثِ فَمَا اُبَالِیْھَا **ترجمہ** وہی جو گذرا۔ ابو سلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بھی زیادہ مجھپر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھکو کچھ پرواہ نہ رہی **عن** یَحْیَی
بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ فَاِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَابْنِ نُمَیْرٍ قَوْلُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ
فِیْ رِوَایَۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ **ترجمہ** وہی جو گذرا
ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تھوتھو کرے اور اسد کی پناہ مانگے پھر اُس کروٹ
سے پھر جاوے **عن** اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الرُّؤْیَا
الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالرُّؤْیَا السُّوْءُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی رُؤْیَا فَکَرِہَ مِنْھَا شَیْئًا
فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ لَا تَضُرُّہٗ وَلَا یُخْبِرْ بِھَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰی
رُؤْیَا حَسَنَۃً فَلْیُبْشِرْ وَلَا یُخْبِرْ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا خواب اسد تعالی کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے
اور اُسکو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
کہے اب وہ خواب اُسکو ضرر نکرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نکرے اور اگر نیک
خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اُسی سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہو یا بیکار رنج ہو **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا تُمْرِضُنِیْ قَالَ فَلَقِیْتُ اَبَا قَتَادَۃَ
فَقَالَ وَاَنَا اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا فَتُمْرِضُنِیْ حَتّٰی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ
وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّھَا وَلَا
یُحَدِّثْ بِھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ **ترجمہ** حضرت ابو سلمہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت

ہی مین بعضا خواب ایسا دیکہتا کہ بیمار ہوجاتا اوس کے ڈرسے پہر مین ابو قتادہ سے ملا اونہون نے
کہا میرا بہی یہی حال تہا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اچہا
خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے سو جب کوئی تم مین سے اچہا خواب دیکہے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست
سے اور جب برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور
کسی سے بیان نہ کرے تو اسکو نقصان نہ ہوگا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ
باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکہے جسکو برا
سمجہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر
لیٹا ہو اُس سے پہر جاوے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم
رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمسۃ واربعین جزءا من النبوۃ والرؤیا
ثلاث فرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث
المرء نفسہ فان رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہا الناس قال واحب
القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین فلا ادری ہو فی الحدیث ام قالہ ابن
سیرین **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمانہ یکسان ہو یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی تو مسلمان
کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب ویسا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان
کا خواب نبوت کے پینتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب
جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سے تیسرے وہ خواب جو
اپنے دلکا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو کہڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون
سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکہنا اچہا سمجہتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجہتا
ہون - ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتوں مین چھیالیس حصون کا ذکر ہے بعض مین ستر کا بعض مین چھیالیس کا بعض مین چالیس کا بعض مین اونچاس کا بعض مین پچاس کا بعض مین چھبیس کا بعض مین چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کیحالت پر ہے اگر وہ موسن ہے تو اُسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور فاسق کا ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے اور بعضون نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب مین وحی آتی تو خواب چھیالیس حصون مین کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب مین دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اوس کی تعبیر گناہون سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیون کی صفت ہے انتہے مختصراً عَنْ اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَیُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثُبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہی اور طوق کو مکروہ جانتا ہون اور بیڑی کی تعبیر دین مین مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہی ابو ہریرہ پر عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَذْکُرِ الرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنْ سِتٍّ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین کمی بیشی ہے عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المسلم یراہا او تری لہ وفی
حدیث ابن مسھر الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب
وہ خود دیکھے یا کوئی اور اوس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت مین نیک خواب ہی۔ ایک حصہ
ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین
جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی **عن**
یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبد اللہ بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک
خواب نبوت کے ستر حصون مین سے ایک حصہ ہی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا
یتمثل بی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے خواب مین دیکھا مقرر اوس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہین
بن سکتا **ف** ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اوسکا خواب صحیح ہے لغو خیال نہین
نہ شیطان کے اغوا سے ہی اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہی جیسے
آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت مین مختلف مکانون مین دیکھتے
امام مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہی اور کوئی دلیل اسپر نہین ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سو اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہو اسحالت پر
جب آپ کو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہو اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت مین وہ
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہین کہ آپ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت
ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بنکر جھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل مین اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی
نے کہا اللہ تعالی کو بھی خواب مین دیکھ سکتا ہے **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ
فِی الْیَقَظَۃِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقَظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ
اَبُوْ قَتَادَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو
خواب مین دیکھے وہ قریب مجھکو جاگتے مین دیکھیگا **ف** مراد وہ لوگ ہین جو آپ کے زمانے مین
تھے یعنے جس نے ہجرت نہین کی اور دوسرے ملک مین مجھکو خواب مین دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا
اور مجھسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین مجھکو دیکھیگا اور اپنی خواب کو سچا پائیگا اس لیے کہ آخرت
مین آپ کو سب مسلمان دیکھینگے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین ایک خاص قرب کے ساتھ جو اورون
کو نہ ہوگا مجھے دیکھیگا **ف** یا جو خواب مین مجھے دیکھے اوس نے گویا بیداری مین مجھکو
دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ابو سلمہ نے کہا ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے دیکھا اوس نے سچ دیکھا **عن** اِبْنِ اَخِی الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ فَذَکَرَ
الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْھِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِیْ
اِنَّہُ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا
بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ فِی الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک مجھکو دیکھا اس لیے
کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اور جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو کسی سے
بیان نہ کرے شیطان خواب مین اوس سے کھیلتا ہے **عن** جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہین کہ میرے صورت بنے **عن** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا مین نے خواب مین دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور مین اوس کے پیچھے جا رہا ہون آپ نے اسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھہ سے کھیل کرتا ہے خواب مین مت بیان کر کسی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپکو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یون کہتے ہین کہ اوسکی حکومت یا دولت مین خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہوگا واللہ اعلم **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے مین اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہون آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگون سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب مین جابر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اوس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ مین کوئی تم مین سے بیان نہ کرے جو شیطان اُس سے کھیلے خواب مین **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقال یا رسول اللہ رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ و
سلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامہ فلا یحدث بہ الناس وفی روایۃ
ابی بکر اذا لعب باحدکم ولم یذکر الشیطان **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے
خواب مین دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم مین کسی کے ساتھ
شیطان کھیل کرے خواب مین تو کسی سے ذکر نہ کرے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اری اللیلۃ فی
المنام ظلۃ تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منہا بایدیہم فالمستکثر و
المستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک اخذت بہ فعلوت ثم
اخذ بہ رجل من بعدک فعلا ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا ثم اخذ بہ رجل فانقطع
بہ ثم وصل لہ فعلا قال ابوبکر یا رسول اللہ بابی انت واللہ لتدعنی فلاعبرنہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبرہا قال ابوبکر اما الظلۃ فظلۃ الاسلام
واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقران حلاوتہ ولینہ واما ما یتکفف الناس
من ذلک فالمستکثر من القران والمستقل واما السبب الواصل من السماء الی الارض
فالحق الذی انت علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ بہ ثم یاخذ بہ رجل من بعدک
فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فینقطع بہ ثم
یوصل لہ فیعلو بہ فاخبرنی یا رسول اللہ بابی انت وامی اصبت ام اخطات قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال فو اللہ یا رسول
اللہ لتحدثنی ما الذی اخطات قال لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
مین نے رات کو خواب مین دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ
اسکو اپنی لپون سے لیتے ہین کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور مین نے دیکھا آسمان سے زمین
تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑکر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسکو تھاما

وہ بہی اوپر چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما وہ بہی چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما تو وہ رسی
ٹوٹ گئی پہر جڑ گئی اور وہ بہی اوپر چلا گیا۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجہے اسکی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا
اچہا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سو قرآن کی حلاوت اور
نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہین وہ بہی بعضون کو بہت قرآن یاد ہے بعضون
کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جسپر آپ ہین پہر خدا آپ کو اسی دین
پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اُسکو تہامیگا (آپ کا خلیفہ) وہ بہی اوسیطرح چڑہ
جاویگا پہر اور ایک شخص تہامیگا اوسکا بہی یہی حال ہوگا پہر ایک شخص تہامیگا تو کچہ خلل
پڑیگا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاویگا اور وہ بہی چڑہ جاویگا اب مجہ سے بیان کیجیے یارسول
اللہ مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچہ تو نے ٹہیک کہا کچہ غلط کہا ابوبکر نے عرض
کیا یارسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے مین نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کہا **ف**
اور غلطی بیان نہین کی کس لیے کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علماء نے کہا کہ ابوبکر نے تعبیر مین
غلطی نہین کی بلکہ اونکی غلطی یہی تہی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین
کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کس لیے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی
عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت مین تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سو انہون نے
قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گہی سے مراد حدیث ہی
یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت مین انہون نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاویگا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرلیگا حالانکہ ایسا نہین ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا
خلافت سے اُتارے گئے اور قتل ہوئے پہر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکو جوڑا۔ اور
ابوبکر نے قسم کہائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا
پورا کرنا اوسیوقت ضرور ہے جب اوس مین کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے مین
کوئی مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کی قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا نامناسب تہی
(نووی مختصرًا) **عن** ابنِ عبّاسٍ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال جاءَ رجُلٌ الی النّبیِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَہٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فِی الْمَنَامِ ظُلَّۃً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ اُحد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تہا اخیر تک **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ اَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَی اللَّیْلَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اَعْبُرْھَا لَہٗ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ ظُلَّۃً بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَۃَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَۃَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اُس حالت مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے ترچہوارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمار ادرجہ دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت کین نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے **ف** آپنے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اَرَانِی فِی المَنَامِ اَتَسَوَّکُ بِسِوَاکٍ فَجَذَبَنِی رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاکَ الاَصْغَرَ مِنْھُمَا فَقِیْلَ لِی کَبِّرْ فَدَفَعْتُہٗ اِلَی الاَکْبَرِ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا میں مسواک کر رہا ہوں اوس وقت دو شخصوں نے مجکو کھینچا (یعنے ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک اون میں بڑا تھا تو مین نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے سے میں نے بڑے کو دیدی **عن** اَبِی مُوْسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی المَنَامِ اَنِّی اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلیٰ اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھَلِی اِلیٰ اَنَّھَا الیَمَامَۃُ اَوْھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ المَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِی رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّی ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ المُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْریٰ فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِیْنَ وَرَاَیْتُ فِیْھَا اَیْضًا بَقَرًا وَاللّٰہُ خَیْرٌ فَاِذَا ھُمُ النَّفَرُ مِنَ المُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الخَیْرُ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الخَیْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِی اٰتَانَا اللّٰہُ بَعْدُ یَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب میں دیکھا مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کھجور کے درخت مین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب بھی ہے اور مین نے اپنی اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اسکی تعبیر مسلمانون کی شہادت نکلی احد کے دن پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور مین نے اوسی خواب مین گائین دیکھین (جو کاٹی جاتی تہین) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنے یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ وہ لوگ تہے مسلمانون کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تہی جو اللہ تعالے نے بہیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے نے ہمکو عنایت فرمایا بعد کو بدر کے دن **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہیں

میں دکہلایا گیا اور یہ ثابت تجہہ کو میری طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسیلمہ کذاب نے قرآن مجید کے
مقابلہ میں یہ خرافات اور رواہیات تک بندی کی تہی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے
لائق نہیں اسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتاہے ثابت بن قیس بڑے
فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تہے اور سو فد جو آتے انکی جواب دہی وہی کرتے
چنانچہ […] نے اوسکی خرافات کو ایسا چہتہاڑا کہ کچہ ثابت نہ رہا **ف** پہر آپ وہان سے چلے گئے اور
[…] میں نے لوگون سے پوچہا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب میں مجہے
دکہلایا گیا […] ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں سو رہا تہا میں نے اپنے ہاتہہ میں سونے کے دو کنگن دیکہے وہ مجہکو برے معلوم ہوئے خواب
ہی میں مجہکو حکم ہوا انکو پہونک مار میں نے پہونکا وہ دونون اڑ گئے میں نے اونکی تعبیر یہ کہی کہ
دو جہوٹے ہیں جو میرے بعد نکلین گے ایک ان میں کا عنسی صنعاء والا اور دوسرا
یمامہ والا **ف** صنعا یمن میں ایک شہر ہے وہان حضرت کے وقت مبارک میں ایک
[…] تہا یعنے ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیغمبری کا منکر نہ تہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوے
کرتا تہا […] میں صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ہاتہہ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں خدا تعالے
نے […] دکہلادی صرف اون دو جہوٹون کا تردد ہوا تہا سو خدا تعالی نے انکو بہی برباد کیا معلوم
ہوا کہ خواب میں ہاتہہ میں کنگن دیکہے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
لکہا ہے کہ عورتون کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے دیکہے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکہنا دلیل
[…] سے ملنے کی اور پاؤن میں گہرے دیکہنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)
حدثنا […] ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابوہریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اتیت خزائن الارض فوضع فی یدی اسوارین
من ذہب فکبرا علی واہمانی فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما فذہبا فاولتہما